



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله الطاهرين وآزواجه الطهارات
 ائمتنا المؤمنين وعلنا الراشدين المهديين وسائر النجاة ائمة الدين كلهم جميعين بعد حجة الرسل
 كي فخر عبادان گين محمد نور الدين ولد محمد اشرف غفر الله له ولوالديه منوچر سلطان اسلام آباد
 عرف چا حکام کا حضرات دین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہ عاصی پر معاصی علوم تحصیل کرنی کی
 قصدی اہل عمرین حسب تقدیر ملک ہندوستان میں گیا تھا پھر ایک مدت طویل کی بعد طوطا ٹن
 مالوت آبادی کی رجوع کرتی وقت ۱۲۸۴ ہجری قمری میں جب دارالامارہ کلکتہ کی اندر آچکے تھے
 بعض احباب وطنی ان فرمایش کی کہ رسالہ معتبر و مالاً بدستہ تصنیف عالم حسانی مقبول حضرت سچائے
 جامع علوم مشمول و منقول قدوة العلماء از جہۃ الشفہا مفسر کلام اللہ حضرت قاضی ثنائی الدین مالوتی
 قدس سرہ کا اردو زبان میں ترجمہ کر رہی تھیں عوام کو نفع عام پہنچے پس اس عاجز گنگا گری منہ شکر کہ ترجمہ
 کرنا وسیلہ نجات کا سمجھ کر ارشاد احباب غرض کا بجا لایا اور جو مقام وقت طلب تھا اس کو خوب سا فسخ
 کر دیا اور فوائد لایہ رہی ہی بجا لکھ دی کیونکہ غرض ترجمہ کرنی سی سمجھنا عوام کا ہی نہ خواہم کہ اور
 نام اس ترجمہ کا کشف الحجاب رکھا اب معلوم کرنا چاہی کہ رسالہ مذکورہ کو کتاب اور

ایک غامی پرستش ہی اول کتاب الایمان اس میں ایک فصل ہی نماز کی انتہام کی بیان میں
 دوم کتاب الطہارۃ اس میں دس فصلیں ہیں فصل پہلی وضو کی بیان میں فصل دوم سری
 وضو توڑیوالی چیزوں کی بیان میں فصل تیسری غسل کی بیان میں فصل چوتھی غسل واجب کرنا
 چیزوں کی بیان میں فصل پانچویں نجاسات کی بیان میں فصل چھٹی نجاست طہی ہی طہارت کرنی
 کی بیان میں فصل ساتویں نجاست خفیہ ہی طہارت کرنی کی بیان میں فصل آٹھویں اپنی حاجی
 اور بانی کثیر کی بیان میں فصل نوین کوئین کی بیان میں فصل دسویں تہم کی بیان میں سوم
 کتاب الصلوۃ اس میں پندرہ فصلیں ہیں فصل پہلی نماز کی وقتوں کی بیان میں فصل دوم سری
 نماز کی شرطوں کی بیان میں فصل تیسری نماز کی ارکان کی بیان میں فصل چوتھی نماز کی اجابت
 کی بیان میں فصل پانچویں سجدہ سہو اور جماعت اور امامت کی بیان میں فصل چھٹی سنت کی طاق
 پر نماز پڑھنے کی بیان میں فصل ساتویں نماز میں حدیث ہونی کی بیان میں فصل آٹھویں وقفہ
 نماز کی فصائیں پڑھنے کی بیان میں فصل نوین نماز کی مستندات اور مکروہات کی بیان میں فصل دسویں
 بیمار کی نماز پڑھنے کی بیان میں فصل گیارہویں مسافر کی نماز کی بیان میں فصل بارہویں
 جمعہ کی نماز کی بیان میں فصل تیرہویں واجب نمازوں کی بیان میں فصل چودھویں نفلوں کی
 بیان میں فصل پندرہویں سجدہ تلاوت کی بیان میں چارم کتاب الحجۃ نماز میں
 فصلیں ہیں پہلی فصل شہد کی بیان میں دوم سری فصل نائم کی بیان میں تیسری فصل
 زیارت منور کی بیان میں چہم کتاب الزکوۃ اس میں تین فصلیں ہیں پہلی فصل زکوۃ کی صرف
 کی بیان میں دوم سری فصل صدقہ فطر کی بیان میں تیسری فصل صدقہ نفل کی بیان میں
 ششم کتاب الصوم اس میں تین فصلیں ہیں پہلی فصل قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزوں
 کی بیان میں دوم سری فصل نفل روزوں کی بیان میں فصل تیسری استحکامات کی بیان میں
 ہفتم کتاب الحج ششم کتاب التقوی اس میں پانچ فصلیں ہیں پہلی فصل کہانی کی
 چیزوں کی بیان میں دوم سری فصل لباس وغیرہ کی بیان میں تیسری فصل مطہی وغیرہ کی
 بیان میں چوتھی فصل کسب و تجارت کی بیان میں پانچویں فصل منقذات اور اداب ساقط
 اور حقوق الناس کی بیان میں ہفتم کتاب الاحسان والتقرب خاتمہ کلمات کفر

اور برکت کی بیان میں دامت برکاتہم العالیہ فی الدنیا و الاخریٰ فی کلّ وقت و مکان کتاب الایمان کتاب
 بیان کی بیان میں حمد اور تعریف خاص اس خدا کی لیتی ہے کہ آپ اپنی پاک ذات کی ساتھ موجود
 ہی اور تمام مٹی اسکی پیدا کر کے کی سب سے موجود اور وجود اور بقا میں اسکی محتاج ہیں اور وہ کسی چیز کو
 نہیں اور وہ اگر ذات اور صفات میں اور کار و بار میں ہی اور کسی شخص کو اسکی ساتھ کسی کام میں
 ساتھ نہیں اور نہ وجود اسکا مانند وجود اشیا کی اور نہ حیات اسکی مانند حیات اشیا کی اور نہ علم اسکا
 مثل علم مخلوق کی اور نہ سنا اور دیکھنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اسکا مانند رستی اور دیکھنی اور
 قدرت اور ارادہ اور کلام مخلوقات کی یا ان حق تعالیٰ کی ان صفات کی ساتھ مخلوقات کی ان صفات
 کو شرکت آتی ہی نہ حقیقی اور شرکت آتی کی ہی نہ معنی میں جسطرح حق تعالیٰ کو عالم کہتی ہیں جسطرح مثلاً
 زید کو بھی عالم کہتی ہیں لاکن اس عالم حقیقی کی علم کی کمال کی ساتھ کیا نسبت ہی اس شے خاک کی علم کو
 علیہ صفات البوائی اور تمام مستفیض اور سب کار و بار حق تعالیٰ کی بی مانند اور بی مثل ہیں یعنی جو اسکی ذات
 میں دوسری کی ذات میں نہیں مثلاً اسکی صفاتوں میں سے ایک صفت علم کی دیکھو کہ یہ صفت خاص
 اسکی ذات کی لیتی خدمت ہی اور اگر اسی سبب یعنی وہ اگر اسی شامل ہی سبکو کہ ساری معلومات ازلی اور ابدی
 کو ان کی مناسب احوال اور مختلف احوال کی نسبت ایک شامل ایک ان میں جان لیا اور خاص خاص
 وقتوں میں جو احوال ہر ایک کی گذرتی جاتی ہیں وہ بھی ایک آن میں معلوم کر لیا کہ یہ مثلاً خلائی وقت
 میں زندہ ہی اور خلائی وقت میں مردہ اور سب طرح غم و اور خال اور شہر و غیرہم کو بھی جانا اور سب طرح
 سہ اسکی علم کی صفت شامل ہی سب کو سب طرح اسکا کلام لپی شامل ہی ساری کلام کو کہ تمام کتابیں
 آتاری جو یہ تفصیل اس کلام کی ہیں اور پیدا کرنا اور وجود میں لانا یہ صفت بھی خاص اس بار تعالیٰ کی
 ذات کی لیتی ہے اور کسی ممکن کو طاقت نہیں کہ ایک ممکن دوسری ممکن کو پیدا کر سکی پس ساری ممکن خواہ
 جو ہر ہون خواہ عمر من خواہ بندی کی کار و بار اختیار ہی سب کی سب مخلوق اس خالق کی ہیں بندہ
 خالق نہیں نہ اپنی کام نہ کسی اور چیز کا لاکن اس خالق نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو پردہ کر رکھا
 اپنی کام کا فاعلی ظاہر میں کہتی ہیں کہ مثلاً زید نے یہ کام کیا اور حقیقت میں کہ نہی الا اسکا حق تعالیٰ
 ہی نہ زید پر نہ کوچ میں پردہ والا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کر دیا اپنی کام کی ثابت کرنی پر چھا
 پتھر کی مٹی سے ساری عقل مند بلانی والی کی طرف عقل و ذرا ہی ہیں اور بھائی ہیں کہ پتھر کی ذات میں

یافت اس حرکت کی نہیں بیشک اس کی اپنی حرکت دینی والا کوئی اور ہی اور ہیطرح وہ غفلت کہ جس کی انہیں خبر نہ تھی
 سرسری روشن ہوئی ہیں وہ جانتی ہیں کہ بندی کی افعال اختیار یہ کا خالق حق تعالیٰ ہی ہند نہیں
 اس لئے کہ بندہ ممکن ہی اور ایک ممکن اپنی مانند دوسرا ممکن پیدا نہیں کر سکتا ہی خواہ وہ دوسرا ممکن
 کو ہی فعل ہو افعال میں ہی خواہ عرض میں ہی یا ان بندی کی اختیاری کاموں کی
 درمیان اور پھر کی حرکت کی درمیان اس قدر فرق ثابت ہی کہ حق تعالیٰ ہی بندہ کو صورت قدرت
 اور صورت ارادی کی بخشی ہی نہ میں قدرت اور میں ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد کسی کام کا
 کرتا ہی تو حق تعالیٰ اس کام کو پیدا کر دیتا ہی اور ظاہر میں لانا ہی اس لئے کہ عادت حق تعالیٰ کی پوری
 جاری ہی کہ جو وقت بندہ کام کا ارادہ کری آپ اس کو پیدا کر دیوی پس سب اس صورت ارادہ اور
 صورت قدرت کی بندہ کو کاسب کہتی ہیں اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہ سب اس پر تیار
 ہوتی ہیں اور پھر حق تعالیٰ ہی اس قدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہیں ہی اس لئے اس کو
 کاسب ہی نہیں کہتی ہیں اور نہ وہ سختی ثواب اور عذاب کا ہوتا ہی بلکہ وہ مجبور محض ہی پس پھر اور جو ان
 کی حرکت کی فرق پر ایمان لانا واجب ہی اور انکار کرنا اس فرق کا کفر ہی اور خلاف شرع اور خلاف
 ظاہر عقل کی اور خدا کی سوا کسی کو خالق اشیا کا جانتا ہی کفر ہی اس واسطے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ ہماری امت کی اندر فرقہ قدر یہ جو میں فرقہ قدر یہ ایک فرقہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
 امت میں ہی ہی وہ کہتی ہیں کہ بندی اپنی فعل کی قادر مطلق ہیں یعنی خالق ہیں اپنی افعال کی اور خدا
 کسی چیز میں حلول نہیں کرتا ہی اور نہ کوئی چیز اس کی وجود میں حلول کرتی ہی ف حلول کہتی ہیں ایک چیز
 کی ہر ہر جز میں دوسری چیز کی ہر ہر جز کا داخل ہونا اور اللہ تعالیٰ ہی گہیر لیا ہی ساری اشیا کو احاطہ ذاتی
 کی ساتھ یعنی جو احاطہ مناسب اس کی ذات کو ہی لاکن گہیر نا اس کا اس طرح پر نہیں ہی کہ ہماری خاص سمجھ
 کی لائق ہو ہی اور اللہ تعالیٰ قرب اور محبت اشیا کی ساتھ رکھتا ہی اور اس کا قرب ہی اس طور پر
 نہیں کہ ہم لوگ سمجھیں کہ جو چیز ہماری دریافت کی لائق ہی وہ چیز حق تعالیٰ کی پاک جناب کے
 شایان ہی نہیں ہی اور جو چیز کشف او شہود سی صاحبان کشف معلوم کرتی ہیں حق تعالیٰ کی ذات
 اتنی ہی پاک ہی پس ایمان غیب پر لانا چاہتی اور جو چیز صاحبان کشف کو کشف سی ظاہر اور واضح ہو
 ہی وہ شبہ اور شال ہی نہ ذات پس اس کو چھوڑ کر اللہ کی چاہی اعلیٰ کرنا اور دین کی بزرگوں

ان اس طاعت فرمایا کہ ایمان الی تین ہم کہ حق تعالیٰ گنہگاروں کو ایسا ہی کرے کہ جیسا کہ لاکھ معنی املاط
 قرب اور محبت کی ہم نہیں دانتی ہیں کہ کیا ہی **ف** تفصیل اس اجمال کی یوں ہی کہ جو چیز کشف اور شہود
 سی صاحبان کشف معلوم کرتی ہیں اور اس شیئی معلوم کو ذات باری کی سمجھتی ہیں فی الحقیقت میں نہ ذات
 اسکی نہیں ذات اسکی اس شیئی معلوم سی شہود ہی بلکہ ذات پاک حق تعالیٰ کی نورون کی بروی کی بری ہی
 وہاں تک نہیں اور جو چیز کشف سی ظاہر ہوتی ہی وہ محض شبہ ہی نہ ذات پس اس شبہ کو بھی کوئی لاکھ کی
 چاہتی نہ اخل کرنا برگر اس شبہ کو ذات نہ چاہتی تھوینا کیون دین کی برگرگون فی فرمایا ہی کہ ذات باری
 فی بیشک سب کو گنہگار ہی و سبکی ساتھ قریب ہی لاکھ معنی قرب اور املاط کی ہم نہیں دانتی ہیں کہ کیا ہی
 اسکی حقیقت ہم سبط در یافت نہیں کر سکتی ہیں نہ کشف سی اور نہ عقل سی اور سبط معنی قرب اور املاط کی
 معلوم نہیں سبط معانی ان الفاظون کی بھی معلوم نہیں کہ حدیثون اور آیتون میں نہ الفاظ دار دین
 اغنی سید یا ہونا اسکا عرض پر اور سمانا اسکا مومن کی دلیس اور اورنا اسکا آخر شب میں نیالکی آسمان پر اور
 اس سبط لفظید اور وجہ کہ آیات قرآن کی ان پر ناطق ہیں ان کی معنی ہی نہیں معلوم لاکھ ایمان
 چاہتی لانا اور انکو ظاہر ہی معنی چیل نہ چاہتی کرنا اور ان الفاظ کی تاویل میں نہ چاہتی لانا بلکہ انکی تاویل طبع
 انکی پر سر چاہتی کرنا ایسا ہونکہ ناحق کو حق جانی تو کیونکہ خدا کی صفیون اور کار و بارون میں شہر کو لاکھ
 کو بھی حیرانی اور نادانی سوا اور کو چہ نصیب نہیں پس سبب نہ سمجھنے کی انکار کرنا آیتون کا کفر ہی و تاویل
 کرنی اسکی چل ہر ک **ف** یعنی انکار کر بیٹھنا اس طرح کہ خدا کی لہمی نہ بدی ہی اور نہ وجہ اور نہ استواء اور نہ
 بلکہ مراد ہی قدرت ہی اور مراد وجہ سی ذات اور مراد استواء سی استیلا اور مراد احاطہ سی احاطہ
 نہ احاطہ ذاتی پس اس طرح انکار کرنا کفر ہی اور اس طرح پر تاویل کر کی مراد اپنی طرف سی مقرر کر لینا تری
 نادانی طبیعت دور میان بارنگاہ است بدخیز ازین پی نہ بردہ اند کہ ہست ہذا اور ایک قسم دوسری قرب
 اور محبت حق تعالیٰ کو ہی کہ پہلی قسم کی ساتھ شرکت اسمی سوا اور کہ چہ سا جہا نہیں اور یہی دوسری قسم
 خاص بند و نگو نصیب ہی یعنی قرشی اور انیا اور اولیا کو اور عوام مومن ہی اس قسم قرب سی لاکھ
 نہیں اور یہی قرب مرتبہ بی نہایت رکھتا ہی اسکی شہر کی کوئی حد مقرر نہیں چنانچہ حضرت مولوی
 فرماتی ہیں طبیعت اسی برادر بی نہایت در گہیت پدھر چہ بروی سیر سی بروی مایست خواہ بہا
 خواہ برالی جو ظاہر میں آوی خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تا بعد ازی خواہ تا فرمائی جو بندی سی ظاہر ہو

سبقت تعالیٰ کی ارادہ کی ساتھ ہی پر حق تعالیٰ کفر اور نافرمانی سے امنی نہیں بلکہ اور ہر عذاب
مقرر رکھا اور تابعداری اور ایمان لانی پر ثواب دینی کا وعدہ فرمایا کوئی نہ سمجھی کہ خدا کا ارادہ
رضا مندی ایک چیز ہی بلکہ ارادہ اور چیز ہی اور رضا مندی اور چیز

نعت رسول علیہ السلام

اور ہزاروں ہزار درود بی شمار تصدق اور پراپنا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کہ اگر وہی لوگ یہ سب
نو کوئی شخص اس حدیث کی نہ دیکھتا اور دین کی علموں میں نہ پہنچتا ساری اینا برحق ہیں اولیٰ
ادھم علیہ السلام ہیں اور آخر اکی اور بہتر اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور
الحق تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سے بیت المقدس کی مسجد میں اور وہاں ہی ساتویں آسمان پر اور
سیدۃ المسنتیٰ میں جانا حق ہی اور کتابیں آسمانی جو نبیوں پر اتری ہیں تو رات حضرت موسیٰ پر اور
انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد پر اور قرآن حضرت محمد مصطفیٰ پر اور صحائف حضرت ابراہیم اور
انکی غیروں پر علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام حق ہیں ساری اینا اور خدا کی ساری کتابوں پر ایمان چاہیو
لانا لاکن ایمان لانی کہیں نبیوں اور کتابوں کی کہنی کا لحاظ نہ چاہیو نہ کہنا کس واسطیٰ کہ کہنی اینا اور
کتابوں کی دلیل قطعی ہی ثابت نہیں ہوی اور تمام اینا صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں اور جو ہو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہی دلیل قطعی کی ساتھ ثابت ہوی ان پر ایمان چاہیو لانا اور چاہیو ایمان لانا
اس بات پر کہ بیشک فرشتی بندی خدا کی ہیں اور پاک ہیں گناہوں سے اور نہ مرد ہیں اور نہ عورت اور
یہ حاجت طرف کہانی اور پس کی نگاہ رکھنی والی وحی کی ہیں اور اٹھانی والی غرض کی اور جس کلام پر حکم
کی گئی اسی پر قائم ہیں اور اینا اور فرشتی باوجود اسکی کہ ساری مخلوق سے بہتر ہیں اور مقرب درگاہ
الہی کی لاکن وہ سب خود اپنی ذات سے کچھ علم اور قدرت نہیں رکھتی ہیں بلکہ اس مقدمی میں صلی اللہ
مخلوق ہیں ویسی ہیں ہاں مگر حقہ علم اور قدرت خدائی آنکو دیا اسقدر جانتی ہیں اور اسقدر کا
اختیار رکھتی ہیں اور وہ لوگ خدا کی ذات اور صفات پر ایمان رکھتی ہیں مانند ساری مسلمانوں کی اور
خدا کی کہ معلوم کرنی کی باب میں عاجزی اور قصوری کی قائل ہیں اور بندگی کی حقوق بحال لانی
میں بقدر طاقت کی کوشش کرتی ہیں اور خدائی اس بندگی پر ان کو جو تو مفت دی اسکی شکر گزار ہیں
خدا کی خاص بندہ کو خدا کی صفتوں میں شریک ٹھہرانا یا آنکو اسکی بندگی میں شریک جانا کفر ہی

جس طرح اور کفار بیوں کی انگاری کا فریبی اس طرح نصارا حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہہ کر کافر ہوئی اور عرب کی
 مشرکوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا اور عظیم غیب کا جانتا ان پر مسلم رکھا وہ بھی کافر ہوئی اور فرشتوں کو خدا
 مستنون میں شریکیت چاہی کرنا اور غیر انبیاء کو ان کی مثل ال وغیرہ کو انبیاء کی صفات میں شریک نہ چاہی
 کرنا اور رحمت انبیاء اور فرشتوں کی سوا اوروں کی لئی ثابت نہ چاہی کرنا خواہ وہ صحابہ ہو یا
 خواہ اہل بیت خواہ اولیا اور تابعدار بیوں کی قول و فعل کی چاہی کرنی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کی جس چیز کی خبر دی اسپر ایمان چاہی لانا اور جو فرمایا اسپر عمل چاہی کرنا اور جس چیز سے منع کیا اسی
 باز چاہی رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قول و فعل سے سر کی بال برابر فلا
 ہوا اسکو ترک چاہی کرنا اور پیغمبر خدا کی خبر دی کہ منکر اور کفر کا سوال کرنا قبر میں جی ہی اور خدا ب قبر
 حق ہی خاص کر کافر کو اور بعض مسلمان گناہگار کو کہو بھی تو ہماری اور بعد موت کی قیامت کی دن
 اٹھنا حق ہی اور سور کا پہننا مارنی اور جلانی کی لئی حق ہی اور اول صورت میں بہت جانا آسانو
 اور گر پڑنا ساروں کا اور اوڑنا پہاڑوں کا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسری صورت میں نکل آنا دروچا
 قبروں ہی اور ہر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کی حق ہی اور حساب دن قیامت کا اور گواہی دی مٹھنا
 کی اور ٹوٹنا علو و کفاز زمین اور رکھنا پل صراط کا دوزخ کی سیٹھ پر تلوار سی تیز زیادہ اور مال
 باریک زیادہ ہی حق اور اس پل صراط پر بعض مانند جلی اور بعض مانند کھوڑی تیز رو کی اور بعض سستہ
 چلی جائیں گی اور بعض کٹ کر دوزخ میں گرین گی اور شفاعت انبیاء اور اولیا اور نیک آدمیوں کی حق ہی اور
 حوض کوثر حق ہی پانی اسکا سفید زیادہ دودھی اور سیٹھا زیادہ شہد سی ہی اور اسکی پائیں کوڑی
 ہووین گی مانند ساروں کی جو شخص اسی ایک بار پوچھا اسکی بعد پیاسا نہوگا اور حق تعالیٰ بخاری اگر
 چاہی گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کی بخش دیوی اور اگر چاہی صغیرہ پر عذاب کری اور جو شخص صدق قیل ہی
 توبہ کرنا ہی گناہ اسکا حق تعالیٰ موافق وعدہ کی بیشک بخش دیتا ہی اور کفار ہمیشہ دوزخ کی عذاب میں
 رہیں گی اور گناہگار مسلمان سب اگر دوزخ میں پڑیں گی تو آخر کار خدا جلدی خواہ دیر سی بیشک نکلیں گی
 اور بہشت میں داخل ہووین گی اور بعد اسکی بہشت میں ہمیشہ رہیں گی اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنی سی
 کافر نہیں تو ہماری اور نہ ایمان سی باہر ہوتا ہی اور جو اقسام عذاب دوزخ کی ہیں انہی سانپ و بکچو
 اور بخیرین اور طوق درگاہ اور گرم پانی اور کانٹے اور پچ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خدا کو

ذکر فرمایا اور قرآن ان پر ناطق ہی سب حق ہیں اور جو اقسام ہر وقت کی نعمتوں کی ہیں انہی کہا نامیاد
 حور اور رحمانات مصفا اور غیر انکی یہی سب ہی حق ہیں اور ہر وقت کی نعمتوں میں سب ہی عمر و نعمت خلک کا
 ہی کہ ساری مسلمان حق تعالیٰ کو بہشت میں بغیر حجاب کی دیکھ سکی لاکن نہ کوئی کثیت اور نہ کوئی مثال ہوگی
ف تحقیق اسکی یون ہی کہ دنیا میں جب ہم کوئی چیز دیکھتی ہیں تو اسکی ساتھ دوسری چیز بھی کہانی تھی
 ہی اس سبب مقابلہ اور طرٹ اور دوسری خصوصیات عقل کی نظر میں یہ ساری لحاظ ہوتی ہیں اور
 تعالیٰ کی دیکھنی میں سب چیزیں مجھو ہو جائیں گی اور حق تعالیٰ کی ساتھ دوسری کوئی چیز اصلاً دکھانی نہ کی
 اس سبب ہی لحاظ جہت اور مقابلہ اور دوسری خصوصیات کا عقل کی نظر سے اسقاط ہو گا یہ غلامی
 تقریریں عزیز کا بیان ایمان اور ایمان عبارت ہی تصدیق کرنا دسی سخت کی ساتھ دراز قرار
 کی ساتھ لاکن دراز بانی ضرورت کی وقت ساخط ہو تا ہی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ دل کی
 سچی اعتقاد سی سؤل اور احکام شرع کو حق جاننا اور ان احکام پر رغبت کرنا اور بانی ہی اقرار کرنا اسکا
 نام ایمان ہی اور جو فقط اقرار بانی ہو اور تصدیق قلبی نہ ہو تو اسکو ایمان نہیں کہتی ہیں اور جو دلیل عقلی ہو
 اور بانی اقرار موقوف ہو ضرورت کی لہی تو اسکو ایمان کہتی ہیں مثلاً کسی شخص کو کا فر زدرسی کہ کفر
 کا کہلا دی اور وہ نہ کہی تو یقیناً مارا جاسی تو اس صورت لا چاری میں اگر اقرار بانی موقوف ہو جاسی تو
 یہی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب عادل تھی کوئی فاسق نہ تھا اگر کسی
 سی کہی کوئی گناہ ظاہر ہو ایں مہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت آستین قرآن کی اور بہت حدیث
 صحابیون کی تعلق سی پرین اور قرآن میں یہی ہی کہ وہ سب اسپین پیار اور ملاپ کہتی تھی اور
 کافرون کی مقابلہ اور انکی سزا دینی پر بڑی سخت تھی جو شخص عقیدہ رکھتا ہی کہ صحابہ اسپین بغض اور
 دشمنی رکھتی تھی وہ شخص قرآن کا منکر ہی اور جو شخص انکی ساتھ بغض و دشمنی رکھتا ہی قرآن میں اسکو
 کافر کہنا آیا ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ لی لعیظکم **الکفار** تاکہ غصی میں والی سبب انکی کافرو کو صحابہ
 یاد رکھنی والی قرآن کی اور روایت کرنی والی فرقان کی تھی پس جو شخص منکر صحابہ کا ہو گا اسکو قرآن
 پر اور قرآن کی سوا ایمان کی اور متواترات چیزوں پر ایمان لانا ممکن نہ ہو گا **ف** وجہ ممکن ہونے کی یہ
 ہی کہ قرآن اور قرآن کی سوا جو چیزیں ایمان کی ہیں یہ ساری ہم لوگوں کو صحابیون کی وسیلے سے
 پہنچیں ہیں اگر انسی صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات انکی اسکی نزدیک نہ

ذہن سند کی نبوین کی جب روایات انکی قابل سند کی نبوین نے قرآن کا انرا رسول علیہ السلام پر اور اسکا
 برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور انہوں نے ثابت ہوا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سارے
 اصحاب سے افضل ہیں بعد انکی عمر رضی اللہ عنہ اور ساری صحابہ نے ابو بکر کو افضل جاننے کی مخالفت پر
 بیعت کی اور ابو بکر کی حکم سے عمر کی خلافت پر بیعت کی اور ابو بکر کی بعد عمر کی فضیلت پر اجماع ہوا اور عمر
 بعد میں ان صحابہ نے آپس میں مشورہ کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جاننے کی خلافت پر اجماع کیا
 اور بیعت کی اور عثمان کی بھی تمام صحابہ ہا جریں اور انصار کی جو یہ نبی میں تھی سب نے علی مرتضیٰ
 کرم اللہ وجہہ کی ساتھ بیعت کی جن نے علی کرم اللہ وجہہ کی ساتھ قسم کیا وہ خطا پر تہا لاکن چاہا کہ
 صحابہ پر نہ چاہی کرنی اور انکی آپس کی لڑائی اور قسم کو نیک محل پر فاس چاہی کرنا اور ہر ایک
 صحابہ کی ساتھ اعتقاد اور محبت چاہی کہنی ہی عقیدہ اہل حق کا ہی یعنی سنت و جماعت کا فصل
 در اہتمام نماز نازکی کوشش کرنی کی بیان میں اول عقیدہ درست کرنا چاہی اور عقیدہ درست
 کرنی کی بعد بدلتی عبادتوں میں سب سے عمدہ عبادت نماز ہی صحیح مسلم میں چاہے رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ پونہ درمیان بندہ موسیٰ اور درمیان کفر کی ترک نماز ہی یعنی ترک
 نماز کفر میں پہنچا تا ہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور بریدہ
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عہد درمیان ہماری اور درمیان آدمی کی نماز ہی جو شخص نماز
 ترک کرے گا فرمودہ گا اور ابن ماجہ نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا ابی الدرداء
 نے کہ وصیت کی مجھ میری دوست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرک خدا کی ساتھ نہ کرنا اگرچہ مارا جاوے
 یا جلا یا جاوے اور نماز مانی ما با ب کی مت کرنا اگرچہ حکم کرین مجھ کو کہ الگ ہو جائی عورت اور بچہ
 اور مال ہی اور نماز فرض منہ خدا ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض منہ خدا ترک کرے وہی دوزخ کا راستی
 چھوٹ جاتا ہی شیعہ یعنی کسی حال پر حق تعالیٰ کی حمایت نہیں کر تا ہی اور احمد اور دارمی اور
 بیہقی نے روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اور عمرو بن آن سرور علیہ السلام سے کہ جو شخص
 نماز پر محافظت کرے گا اسکو نوزاد رحمت اور خلاصی ہوگی دن قیامت کو اور جو شخص محافظت نہ کرے گا
 اسکو نوزاد دوزخ ہوگی اور ابو یوسف و یحیٰ وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن
 خلف کی ساتھ اور ترمذی نے عبداللہ بن شعیب سے روایت کی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و مسلم کی کوئی ایسی چیز کو نہیں جانتی تھی کہ اسکا چھوڑنا سب کفر کا موئی ہو مگر نماز کو یعنی نماز چھوڑنے کی حاجتی تھی کہ
 ترک کرنا والا اسکا کافر ہو اسباب حدیثوں کی امام احمد حنبل رحمہ اللہ ایک نماز ترک کرنے والی کو کافر جانتی
 ہیں اور امام شافعی اسکو مکرم قتل کرتی ہیں نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم کی اس شخص کو ہمیشہ قتل رکھنا
 واجب ہے جب تک تو نہ مکرری اسد اعظم سے رہا ہے جانتا کہ نماز کی ایسی شرائط اور ایسا کن ہیں چنانچہ غصب
 ذکر کسی جائین کی اور نماز کی شرائط میں سے ہی پاک کرنا بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی ہی اور پاک کرنا کچا
 اور کچیر کا پس جاہلی کہ پہلی مسائل طہارت کی یکسین کتاب الطہارۃ اس میں دس فصلیں ہیں
فصل پہلی وضو کی بیان میں جان تو کہ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں پہلی دھونا منہ سے کا ماتی کی
 بالون سے اہلندی کے نیچے تک اور دونوں کان تک دوسری دھونا دونوں ہاتھ کا دونوں کہنی سمیت
 تیسری مسح کرنا چوتھائی حصہ سر کا چوتھی دھونا دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت اگر دائرہ کہنی ہو
 تو پہنچا نا پانی کا دائرہ کی بالون کی نیچے ضرور نہیں اگر ان چار اعضا میں سے کسی کی برابر ہی سو کہا
 رہ جائی تو وضو درست نہ ہو گا اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی سنت اور قریب
 ہی وضو میں فرض ہی اور نزدیک امام مالک کی ایک عضو کو کہنی کی قبل دوسرے کا دھونا بھی فرض
 ہی اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کی سم اللہ کہنی اور پانی منہ اور ناک میں ڈالنا بھی فرض ہی اور
 احمد اور مالک کی نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بھی فرض ہی پس حیاط وہ ہے یہ سب افعال
 ادا کئی جائیں اور یہ سب افعال نزدیک امام اعظم کی سنت ہیں مسئلہ سنت وضو میں وہ ہے کہ پہلے
 دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھووی اور سبم اللہ الرحمن کریم کہی اور تین بار پانی منہ میں ڈالی
 اور سواک کری اور تین بار پانی ناک میں ڈالی اور ناک چھارتی اور تین بار تمام منہ دھووی اور
 تین تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھووی اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کری اور دونوں کانوں کو
 بھی سر کی ساتھ مسح کری اسکی لمبی سیاہی لینا شرط نہیں اور اگر پاؤں میں موزہ ہوئی اور پوری
 وضو کی بعد موزہ پہنا گیا ہی تو مقیم کو چاہی کہ حدیث کی وقت سے ایک ات اور ایک دن تک موزہ
 پاؤں سے نہ نکالی اس موزے پر مسح کرنا بھی اور مسافر کو چاہی کہ حدیث کی وقت سے تین رات
 اور تین دن تک موزہ پاؤں سے نہ نکالی اور مسح موزے پر کرنا بھی حدیث کی وقت سے
 مسح کی مدت مقرر کرنے کی مثال یوں ہے کہ ایک مقیم نے مثلاً فجر کی وقت وضو کر کے موزہ پہنا

اسکا وضو اس دن کی مغرب تک واجب مغرب کی نماز پڑھ چکا تب وضو نہ تو اس منہم کی مسح کی دست
 اس مغرب سے لیکر دوسری دن کی مغرب تک شمار ہی اور جو مسح کا وضو کر کے موزہ پہنا اور اس
 وضو سے اس دن کی مغرب پڑھی تھی تو اسکا حساب نہ ہوگا اور اگر موزہ پہنا ہو اسطرچہ کہ چٹنی من
 نہیں لگنی کی برابر پاؤں ظاہر ہو تا ہی تو مسح کرنا اس موزی پر درست نہ ہوگا اگر ایک شخص وضو ہی
 آسنی ایک موزہ پاؤں ہی اس حد تک نکالا کہ اکثر حصہ قدم کا اپنی جگہ سے موزی کی پٹلی من
 آیا یا موزی کی مسح کی مدت تمام ہوئی تو ان دونوں صورت میں دونوں موزی نکال کر دونوں پاؤں کو
 دہوی اور دہرانا تمام وضو کا ضرور نہیں مگر نزدیک ایک حصہ اند کی عادی وضو کا ضرور ہی اور پاکہ
 کی تین انگلی کی برابر موزی کا مسح کرنا فرق ہی پاؤں کی پہلے پر درست مسح میں دہی کہ پانچون
 انگلیان ہاتھ کی پاؤں کی انگلیوں کی سروں کی پٹلی تک کچی اور ہینہ نزدیک مام احب کی فرس
 ہی اور اس میں احتیاط ہی اور دوسری وضو کی بعد یہ دعا پڑھی **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ**
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَكَوْنُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَاجْعَلْ لِيْ مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَجِّهْ لِيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ گواہی دینا ہوں میں اس بات کی کہ کسی بندگی نہیں سوا اس کی کہ وہ ایک ہی اسکا شریک
 کوئی نہیں اور گواہی دینا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی اس کی ہیں اور رسول اس کی بارخدا لیا کر
 تو مجھ کو توبہ کرنا ہوں میں اور کردی تو مجھ کو پاک لوگوں میں باقی ہوتا ہوں تیری ہی اللہ اور خور
 ہوں تیری تعریف میں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی محبوب دیگر تو اور بخشش مانگتا
 ہوں تجھی اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف اور در رکعت نماز پڑھی تختہ الوضو کی **فصل دوسری**
 وضو تو پڑھنے والی چیزوں کی بیان میں جو چیز ان کی یا چھپی کی ہوا سی نکل آوی چیز وضو پڑھنے والی
 ہی اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پ کہ بدلتی نکل کی اگر اس مکان تک پہنچے کہ جبکہ وہ غسل
 وضو میں لازم ہو تا ہی تو وضو ٹوٹ جاوے گا **ف** جانو کہ نجاست بدن کی اندر سی نکل کی بعد
 اسکی پہنا ہی شرط ہی اس لہی کہ اگر نجاست بدلتی نکل اور نہ ہی تو اس صورت میں نجاست
 وضو نہ تو پڑھی کی مثلاً لہو کہ زخم کی سری پر لگیا اور نہ پہا توبہ ہو وضو نہ توڑے گا اور دوسری شرط
 اس میں یہ ہے کہ پہنا اس نجاست کا ایسی مکان پر نہ ہوئی کہ جبکہ وہ ناکھن ہو تا ہی خواہ

غسل کی حالت میں خواہ وضو کی حالت میں تب وضو توڑنے والی ہوگی اور اگر نجاست بدن سے نکل کر ٹپک
 اس مکان پر نہ پہنچی کہ جبکہ اوپر فرض ہو جائے غسل یا وضو میں بلکہ اس مکان پر پہنچی کہ جبکہ اوپر فرض
 نہیں ہو جائے تو اس صورت میں بھی وہ نجاست باہر آنی والی وضو نہ توڑے گی مثلاً انگبہ میں جن میں غسل اگر کیا
 انگبہ کی باہر نہ پہنچا تو اس جن کی ٹپک سے وضو نہ توڑے گا اس اسی کہ اندر انگبہ کی دھوئے نہ غسل میں وضو نہ
 اور وضو میں اور وضو نہ توڑے گی سی وضو توڑنا ہی جو اگر کسی مکان یا جگہ پر خواہ وہ جگہ جو سو یا محرم کی
 اور نزدیک الیٰ لوٹنے کی اگر بغیر بیٹ سے نہ پہنچ کر پہنچے تو وضو ٹوٹ جائے اور اگر کہو نہ ہو کہ دست
 غسل آدمی اور نہ ہو کہ کا رنگ سرخ کر دے تو وہ وضو نہ توڑے گا اور اگر نہ ہو کہ کا رنگ زرد کر دے تو نہ توڑے گا
 اور اگر تھوڑی تھوڑی فی کسی بار کی پس اگر ایک تسلی کی سبب سے کسی تو ابی بوسنت کی نزدیک پہنچے
 ہی کہ وہ فی جمع کی جاویں اگر جمع کرنے کی بعد منہ بہرے تو اس سے وضو توڑے گا اور اگر اس قدر
 نہیں تو نہ توڑے گا اور نزدیک امام محمد کی یہ ہے کہ اگر مجلس مسجدی یعنی ایک مجلس سے تو وہ فی جمع کی جا
 وے جتنی نزدیک امام محمد کی اتحاد مجلس کا مستحب ہی نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس میں چند بار
 فی کی ہی تو اسکو بعد جمع کرنے کی دیکھا چاہی اگر وہ منہ بہرے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر اس قدر نہیں
 تو نہ توڑے گا اور منہ خواہ چہ سو جاویں خواہ کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز میں اسطر جہ کہ اگر تکیہ نکالا جائے
 تو کر تیری اور سو جانا کہ تیری یا نہ تیری بغیر تکیہ کی رکوع یا سجدہ میں ناقض وضو کا نہیں لاکن رکوع اور سجدہ
 سنت کی طور پر ہونا شرط ہے یعنی آئین بیٹ ران سے دور رہی اور دو نو باز زمین سے دور
 رہیں اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ اسکی رکعت ہو دی تو اس رکوع اور سجدہ میں بیٹونی سے وضو ٹوٹ
 جائے گا اور بالغ نماز کی انتہی کی منہ سے وضو توڑتی ہے رکوع اور سجدہ میں الیٰ نماز میں آوردی وائلی اور
 منہ سے آوردی ہوتی ہے ہر حال میں وضو ٹوٹنا ہی جسے حالت نماز میں ہی اور اسکی غیر میں ہی اور
 مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہے مباشرت فاحشہ اسکو کہتی ہیں کہ مرد اور عورت دونوں کی
 ہو وین اور ایک کا بدن دوسری کی بدن سے ایک جاویں بر دخول نہ ہو دی اور اپنی خصوصیت
 یا کسی عورت کو ہاتھ لگانی سے نزدیک امام اعظم کی وضو نہیں ٹوٹتا اور نزدیک دوسری بارون
 کی ٹوٹتا ہے اور اوٹ کی گوشت کہانی سے نزدیک امام احمد کی وضو ٹوٹتا ہے اور بچان ان سب
 سے بہت بہتر ہے غسل مستحکم کی بیان بن فرض غسل میں تین تین ایک تو تمام بدنگا

دہونا اور دوسرا غرو کرنا تیسرا ناک میں پانی ڈالنا اور سنت غسل میں وہی کہ اول ہاتھ دھو کر
 بعد اسکی وضو کرے لاکن اگر پانی جھنسی کی جگہ میں نہاوی تو پاؤں بعد پانی کی دھو بیوی اور زمین
 ساری بدن کو دھووی اور عورت پر فرس ہی پانی پہنچا مگنہ ہی ہوی بالون کی جڑ میں اور کھونا
 بالون کا سرور نہیں اور اگر مرد کی سرریاں ہو دین تو کھونا ان کا اور سری جڑ تک ہونا ان کا فرس
 فصل چھٹی غسل واجب کرنا الی چیزوں کی بیان میں میں چیزیں غسل واجب کرنا الی میں
 ایک آن میں سی طی بھی واجب کر لی غی غسل علی دفعہ غسل سے خواہ قبل میں ہو وی خواہ در بین اگر جھنسی
 نہ نکلے دوسری آن میں سی نکلنا منی کا کو ذکر شہوت کی ساتھ جاگنی میں و نکلے خواہ دین میں اور خواہ
 دیکھنی سی غسل واجب نہیں تو باہی بغیر زنا کی اور اگر جھنسی شہوت کی ساتھ کو ذکر خارج ہو وی
 تو غسل واجب ہو گا لاکن ہی شہوت اپنی مکان سی جدا ہو وی اسوقت شہوت ہونا شرطی
 پس اگر منی اپنی مکان سی شہوت کی ساتھ جدا ہو وی اور اسنی سر ذکر کا پکڑنا شہوت رک گئی بعد
 چوڑائی کی منی نکلے ہی تو اس صورت میں ہی غسل واجب ہو گا اور اگر بدون شہوت کی منی اپنی
 مکان سی جدا ہو وی اور نکلے ہی تو امام اعظم کی نزدیک غسل واجب ہو گا تیسری آن میں سی
 حیض اور نفاس ہی جب ہو تو ہوتی ہیں ہید و دو تب غسل واجب ہو وی مسئلہ کثرت حیض
 کی تین آن ہی اور اکثر مدت اس کی دس دن میں دس دن کی اندر جس تک کا لہو ہو خالص سیدھا
 سوا دہو حیض کا ہی اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روزی اور اس سی کثرت کی مدت نہیں پس اس
 چالیس روز کی درمیان جس تک کا لہو ہو گا سوا خالص سیدھا کہ لہو نفاس میں شمار ہو گا اور حیض کا
 دنوں میں جو خون تین دن بھی کم ہو یا دس دن سی زیادہ وہ خون حیض کا نہیں بلکہ بیماری ہی نماز
 اور روزی کا مانع نہیں ہونا اور اس طرح حالت نفاس میں جو خون چالیس دن سی بڑھ جائی وہی
 ان دو کو مانع نہیں ہو سکا اور اگر کسی عورت کو حیض اپنی عادت سی زیادہ ہو عامی تو دس روز تک
 مرض کہنا جائیگا اور اگر دس دن سی زیادہ ہو تو مہنی دن زیادہ عادت سی ترین کی سو دہنی دن
 مرض کی ہیں اور جو عادت نہی ہو قائم رہی کی ف مثلہ کسی عورت کو عادت حیض کی چہ روز
 کی تہی اسنی خلاف عادت کی دس دن تک لہو دیکھا اس صورت میں عادت سی بڑھ کر چار
 دن لہو دیکھا وہ بھی گنتی میں حیض کی ہو وی اور اگر مثلاً تیرہ دن لہو دیکھا تو اس صورت میں

عادت کے بعد جو سات دن تہیہ استحاضی میں شمار ہوگی نہ حیض میں اور حادثہ جو اسکی نہیں ہوتا حکم سر ہے
 اور اول حیض والی کو جو پہلے دن ہی سوا ہو وہ بیاری کہلا دی گی مثلاً ایک نو برس کی
 عورت اپنی پہلی بار چودہ روز تک لہو دیکھا پس دس دن حیض کی ٹہری اور چار دن استحاضی کی اور
 طہر کی مدت پندرہ دن سی کم نہیں ہوتی اور جو طہر اس سی کم ہو اور وہ طہر حیض کی اندر پایا جا
 تو وہ بھی حیض میں گنا جائیگا نہ طہر میں مثلاً کسی عورت کو ہر چاند میں حیض کی عادت دس
 دن کی تھی جب اسکی عادت پہنچی تب اسنی ایک دن خون دیکھا بعد اسکی آئندہ دن تک پاک رہی
 پھر دسویں دن لہو دیکھا اس صورت میں جو چھ مین آئندہ دن پاک رہی وہ بھی حیض میں شمار ہوگی
 اس لیے کہ یہ طہر غفلت کم ہی پندرہ دن سی اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر اس عورت کی اکدن
 خون دیکھا بعد اس کی چودہ روز پاک ہی پھر پندرہویں دن خون دیکھا تو اس صورت میں اول کی
 دس دن حیض میں شمار ہوں گی اور اخیر کی چھ روز پاکی میں یہ دونوں صورتیں موافق نہ سب نام الی یوسف
 کی ہیں اور اکثر علما کا فتویٰ اسی پر ہے حیض اور نفاس سی نماز معاف ہو جاتی ہی اور روز کی کو ہی
 وہ دو نواضع ہوتی ہیں برائے کھانا کرنا ہوتا ہی اور وضو حیض اور نفاس میں حرام ہی نہ استحاضی
 میں اور حیض اگر دس دن سی الکی ہو قوف ہو جائی تو عورت کی نہائی بدو ن طہی درست نہوگی مگر
 اس صورت میں درست ہوگی کہ بعد موقوف ہوئی حیض کی وقت ایک نماز کا گذر جاوی اور دس
 دن گذرنی کی بعد جب موقوف ہو تو بغیر غسل کی بھی طہی درست ہی اور اکثر اماموں کی نزدیک اس
 صورت میں بھی بغیر غسل کی و طہی درست نہیں مسئلہ فی وضو کہ قرآن چھونا درست نہیں
 اور بغیر آئندہ لگای پڑنا درست ہی اور ناپاک اور حیض اور نفاس الی کو نہ چھونا درست ہی نہیں
 اور اگر کو مسجد میں جایا اور کعبہ کا طواف کرنا بھی درست نہیں فصل بالاختیارین نجاسات کی
 میں شتاب جاتا تو زما کول اللحم اور گھوڑ کا اور بٹ چڑی غیر ماکول اللحم کا نجاست جھینٹہ جی جو تہائی
 اکبری سی کم میں پھر جاوی تو معاف ہی نماز اوس کپڑی چارڑ ہوگی لاکن اگر تہوڑی پانی میں کی
 الکی تو پانی ملید کر دی گی اور بخیال چڑی ماکول اللحم کا پاک ہی سوای بخیال مرغ اور بطخ ف
 ماکول اللحم کہتی ہیں ان جانوروں کو کہ حنا گوشت حلال ہی اور غیر ماکول اللحم انکو کہتی ہیں کہ خنکا گوشت
 حرام آدمی کا پیشاب اگر جہ غفل ہو اور گدی اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گود آدمی

نکاح اور گوبرا درپہ وغیرہ چار پانچ نجاست غلیظہ ہیں اور ہر سال رکابینتی والا بھوہی نجاست
غلیظہ ہے اور شراب اور مینی ہیں اور نجاست غلیظہ دو قسم ہے ایک پتلی دوسری کاڑھی تیس
روپی کی مقدار یعنی ہیشیل کی خاطر برابر اور کاڑھی میں ساڑھے چار ماٹہ کی انداز معاف ہی کار
تھوڑی سی پانی کو اس قدر بھی ناپاک کرتی ہے اور جو ٹہنا آدمی اور کھونڈی اور جانور کا گوشت اور
میں ان سب کا اور پسینا گدہ ہے اور خچر کا پاگ ہے اور جو ٹہنا پانی اور جو با آؤ گھر میں شنی اکیلا نور
اور پنجہ گبر جو نکاح مکروہ ہے اور جو ٹہنا گشتی اور شور اور پہاڑ بنوالی جو پانی اور سیاہی اور حرام گوشت
والی جانوروں کے نجس ہیں اور پیشاب کی چشمت اگر رسول کی سرگی مانند چیز بادین تو معاف ہیں
فصل چہشیم نجاست حکمی سے پاک حاصل کرنے کی میان میں جانتے کہ نجاست حکمی سے پاک حاصل
نہیں ہوئی ہے مگر پانی سے خواہ وہ پانی مسنونہ سے اترا ہو یا زمین سے نکلتا مانند پانی دریا اور کنوئیں
اور چشمی کی مطلب یہ ہے کہ درخت یا پہل کی پانی سے چشمی پانی تریز یا لیلیٰ کا ایس سے پاک
حاصل نہیں ہوئی اور اگر پانی میں کوئی پاک چیز کر جائے مانند شنی اور صابون اور زعفران کی
توند و اس سے درست ہی مگر جب اس پانی کو کاڑھا کر دی یا اجڑا اسکا پانی کی برابر یا پانی سے
زبادہ مل جائے چنانچہ آدھ سپر کا آب آدھ سپر پانی میں مل گیا یا پانی کا نام باقی نہ رہا مثلاً نام اوکا
شور یا میسر کہ یا کا آب وغیرہ ہو گیا تو ان صورتوں میں وضو اور غسل اس پانی سے بالائے شان ہے
اور نجس کبریٰ وغیرہ کا اس سے دھونا جائز نہیں الامام اعظم کی نزدیک اور نزدیکی امام شافعی اور محمد
اور خبر ان دونوں کی جائز نہیں فصل ساتویں نجاست حیثیتی سے پاک حاصل کرنے کی میان
میں جو منی کاڑھی خشک کبریٰ پر گجادی ہو کہ چشمتی سے کٹر پاک ہو جائے اور دیوار وغیرہ وسیع کر
سی پاک ہوئی ہیں اور نجس میں اگر خشک ہو جائے اور نہ نجاست کا اس سے الٹہ جائے تو نہ
اسپر درست ہو جائیگی یتیم اور یدیم حکم است کی قرین اور درخت اور دیوار اور گیاس خبر کبریٰ
فت یعنی یہ چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں جب نجاست خشک ہو کر اثر سمیت جاتی رہی اور کسی
ہوشی گیاس بغیر دھونی کی پاک نہیں ہوئی ہے اور جس چیز میں نجاست نظر آنوالی ہو اس نجاست
کا جسم دھونا جائی سے وہ چیز نزدیک امام اعظم کی پاک ہو جاتی ہے اور نزدیک بعض کی نجس کی حد
دور ہوئی کی بعد ان چیز کو بین دفعہ دھوا جائے دھونا اور ہر بار دھوا جائے شیخ را اگر موسیقی اور اگر موسیقی

تو پانی خشک کرنا فطری ملکی تک اور نجاست غیر دو کھائی دینی دانی کو تین برسی ساتھ پاک
 چاہی دھونا اور ہر بار چاہی پنجونزا اور اگر کچھ بلکرا کہ ہو تو نزدیک امام محمد کی پاک ہو جانا ہی
 نہ نزدیک ابی یوسف کی اور گدا اگر تک کی کہانین گزرنک ہو جا تو نزدیک امام محمد کی پاک پنا
 اور کھال ہزار کی سنواری سی پاک ہوتی ہی **مصل** آٹھویں پانی جا اور پانی کثیر کی بیان میں
 ان دو لون پانین نجاست پڑنی سی پانی ناپاک نہیں ہوتا ہی اور نہ وہ پانی نجاست غیر مری پڑتی
 ناپاک ہوتا ہی مگر جس وقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بواد میں ظاہر ہو تو نجس ہوگا اور اگر کتا جاری
 پانی کی نہر میں بہتہ جانی یا کوئی مردار او میں گرجانی یا قریب پڑنا کی نجاست پڑ ہو اور نہ بہ کھائی
 اوس بہت کی پر نالی سی بہت رہا ہوا کہ ورتو نہیں اگر اکثر پانی کتی اور نجاست کو ملا ہوا بہت رہا تو نجس
 ہوگا اور اگر ایسا نہیں تو پاک ہی اور تھوڑا سا پانی تھوڑی نجاست گرنی سی پلید ہوتا ہی اور پانی
 قلیقین کا کہ یا سچ مشک پانی ہوتا ہی اور مشک مقدار سوطل کی ہی نزدیک اکثر امام کی اب کثیر ہی
ف وزن ایک رطل کا چھتیس سو برابر ہوتا ہی کی سکی سی چنانچہ صدقہ فطر کی فصل میں بیان
 اسکا اوچا پس اس ایک رطل پر حساب کر لینا چاہی اور رطلوں کو اور نزدیک امام اعظم کی اب کثیر ہو
 اکہتی ہیں کہ ایک طرف کی پانی ہلائی سی دوسری طرف کا پانی نہ ملی اور پچھلی علمانی اسطور بر اندازہ
 کیا کہ جس پانی کا چاروں طرف میں گز ہو ہی وہ اب کثیر ہی **مصل** نویں کوئین کی بیان میں
 اگر کوئی جانور کوئین میں گز کر جانی پس اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اوسکوئین کا
 نکالنا ضروری اور اگر نہ تھوڑا اور نہ ریزہ ریزہ ہو پس اس صورت میں اگر جانور برای مثل ملی کی یا
 اونی ہی مڑا تو بھی سارا پانی نکالنا چاہی اور اگر تین جانور اوسط مرتبی کی گرجا میں جب ہی بھی
 حکم ہی اور اگر جانور چھوٹا ہی مانند چو اور گورینکی تو بیس ڈول پہنچا چاہی تیس تک ورتو
 اور اوسکی مانند کی مرنی سی چالیس ڈول نکالنا واجب ہی ساتھ تک سبب اور تین گوریہ کا ایک
 کوڑ کا حکم ہی واندہ علم **مصل** سبویں تیم کی بیان میں اگر فصلی پانی پر قادی ہو وی اس سبب
 کہ پانی ایک کوس کی فز پر ہی اور کوس چار ہزار قدم کا یا اوسکی پاس پانی موجود ہی مگر
 بیماری پیدا ہونی کی یا صحت میں یر لگی کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرنا ہی یا پانی کی گہات
 پر دشمن یا پہاڑ کھانیوا لا جانور سنبھالی یا پاس پانی ہی پڑتا ہی کہ اگر اوس پانی سی وضع

کری تو آپ بیاضا رو باوی یا کوان پاس ہی پر دول اور سنی میسر نہیں ان سب صورتوں میں اور سکو
جائز ہی کہ وضو غسل کی عوض تحیم کر لی زمین کی جس پر خواہشی بخواد بالخواہ چونہ خواہ کج خواہ
پتھر سرخ خواہ کا لاخواہ مرمر شیشیکہ چیزیں پاک ہوں اول نیت تحیم کی کر لی پھر دونو ہاتھ زمین
پر سا کی ایک مرتبہ تمام منہ پرٹی اور پھر زمین پر مار کی دونوں ہاتھوں کو کہیں سیت ہی زمین
چیزیں تحیم میں فرض ہیں اگر ناخن کی برابر ہی ہاتھ یا منہ سی کوئی عضو باقی رہے گا تو تحیم درست
نہوگا پس اگر ہاتھ میں انگلی ہو تو اسی بلاوی اور خلل اوں کیون نہیں کری اور تو سکتے
قبل تحیم کر لینا درست ہی اور ایک تحیم سی کئی نماز میں فرض اور فضل پر بھی ہی جائز ہیں حسب
پانی پر قادر ہوگا تب تحیم اوں کا باطل ہوگا اور نماز کی اندر اگر قادر ہو تو نماز اوں کی ٹوٹ گئی
اور اگر کوئی نمازی کہ سارا بدن اوں کی پر اوں کا نا پاک ہی اور دو بیماریاں کی استمال پر
قدرت نہیں رکھتا ہی تو اوں کو اس نا پاکی کی سیت نماز پڑھنی جائز ہی بشرطیکہ شہر پاکو
کی قدر کچھ پاک اوسی میسر نہوے مسئلہ اگر دونوں اعضا میں سی ایک عضو میں مرض ہو
کہ پانی پینچائی میں اوس عضو پر ضرر ہو تا ہی یا مرض پینچائی ہی تو اوں کو جائز ہی کہ اوس عضو پر
سج کری اور دوسری اعضا کو نہووی اور اگر دونوں اعضا میں سی اکثر اعضا میں جھنم
یا مرض ہو کہ دہونا ان اعضا کا ضرر کرتا ہے تو اس صورت میں تیسہ کر لے

کتاب الصلوٰۃ

اس میں پندرہ مسئلے ہیں پہلی نماز کی وقتوں کی بیان میں وقت اسی نماز فرض ہو ہی مسلمان
عادل بالغ پراور جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو اوپر مسئلہ نماز کا وقت اگر تحریم کی قدر پائے
رہ جائی اور اوس وقت میں کوئی کافر مسلمان ہو جائے یا لڑکا بلوغ میں پہنچی یا دیوانہ ہو جس میں او
تو اوپر نماز اوس وقت فرض ہوگی و دوسری وقت اوس نماز کی نفاس اوپر لازم ہوگی اور
اگر نماز کی خبر وقت میں عورت کا حیض یا نفاس موقوف ہو تو اوس صورت میں اگر مقدار وقت باقی
ہو کہ اس میں نہانا اور تحریم کرنا ہو سکتا ہی تو اوس وقت کی نماز اوپر فرض ہوگی اور اگر وقت
میں مقدار وضعت نہیں ہی تو نماز اوس وقت کے اوپر فرض نہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق
کی تکلیفی سی شروع ہوتا ہی آفتاب کا کنارہ نظر آئی تک باقی رہتا ہی آخر ظہر کا وقت بعد ظہر

دو پہر کی شروع ہوتا ہی اور بڑبڑاہی جب تک سایہ بر حیزون کا برابر ان حیزون کی ہوتا ہی سایہ
 پہلی کی سوائے یعنی اوس بابر ہونی میں سایہ پہلی کو سایہ میں نہیں شمار کرتی ہیں یہ قول
 امام ابی یوسف اور امام محمد اور باعلما کا ہی اور امام عظیم کی ایک روایت اس قول کی موافق ہے
 اور دوسری روایت ہے کہ امام عظیم سی یہی کہ جب تک سایہ بر حیزون کا دو چنداوی ہو وی سوا سایہ
 پہلی کی تب تک ظہر کا وقت نمازی کی گاہتہ نہ جائیگا اور سایہ پہلی ڈیڑہ قدم کا ہو تا ساونین
 اور اسی قبل اور بعد ایک ایک بڑبڑاہی چار تک بعد اوسکی دو دو اور قدم ساوا ان حصہ ہوتا
 ہر چیز کا وقت جب تک ظہر کا تمام ہوتا ہی خواہ اول قول کی موافق ہو یا قول کی موافق نہ ہو وقت کا
 ہوتا اور آفتاب کے نزدیکی تک کامل وقت رہتا ہی اور بعد اوسکی وقت گراہت کا ہی سو پہر دو تک اور
 اوس وقت کے بعد میں اوس کے عصر ساتھ گراہت تخریمی کی جائی ہی دوسری نماز فرض اور قبل
 جائز نہیں اور بعد غروب سورج کی مغرب کا وقت آجاتا ہی سرخی دہنی تک وقت اوس کا رہتا ہی
 نزدیک اکثر علما کی اور نزدیک امام عظیم کی دو قول ہیں ایک قول موافق انہی اکثر کی ہی اور دوسرا
 قول ان کا یہی کہ سپیدی دہنی تک وقت مغرب کا رہتا ہی اور سارا ظاہر ہونی کی چچی نماز مغرب
 کی پڑھنی مکروہ تیز ہی اور مغرب کے وقت تمام ہونی کی بعد وقت عشا کا شروع ہو گا خواہ اول قول کے
 بعد خواہ ثانی قول کی بعد اور اگر ات تک ہا کرنا ہی نزدیک جہوں کی اور نزدیک امام عظیم کی صحیح صادق کے
 نکلنی تک رہتا گراہت تخریمی کی ساتھ اور وقت ترک عشا کی بعد ہی صحیح صادق نکلنی تک پہنچا اور وہ
 اگر نماز ظہر کی گرمی میں اور دیر کرنی نماز عشا کی ہتھارات تک سبب اور اجالا کرنا اور وقت کو اوس تک
 کہ ہتھارات سنون کی ساتھ نماز اوس میں اگر سکی اور بعد اگر کی اگر سنا دھام ہو خواہ وضو خواہ نماز میں
 ساتھ ہتھارات سنون کی یعنی ساتھ چالیس تک نماز ادا کر سکی سبب اور دوسرے نماز و نین دیکھتے کہ
 جلدی کرنی بہت بھر کر جس حال میں منظر جماعت کی ایسی ہو کہ وہ جلدی کرے اور سورج نکلنے کی وقت اور
 دو پہر کو اور سورج در وقت مطلق نماز منع ہی اور سجدہ ملاوٹ کا اور نماز خانہ کی بہت شیعہ لیکن نماز عصر
 اوس دن کی آفتاب وقتی وقت جائی ہی بشرطیکہ غروب شروع ہوئی قبل غروب باندہ دیا ہو اور غروب کا
 وقت شروع ہو تو اوس وقت میں فجر کی سنت اور نماز قصا کی سوا اقلین پہنچ کر وہ میں اور عصر
 اور قبل مغرب بھی ہی حکم ہی مسئلہ اور نماز نماز کی ادا اداں دریکہ کہنی سنت اور نصف اداں

مشہور ہے کہ یعنی اذان کہنی کی وقت منہ طرف قبلہ کی کمری اور اپنی دو ہواؤں کیلئے شہادت کے
 دو ٹوکاؤں میں سے کہی اور جب حی علی السلوۃ کہی تب منہ دائیں طرف پھیری اور جب حی علی الفلاح
 کہی تب بائیں طرف اور پھر کی وقت حی علی الفلاح کی بعد السلوۃ خیر من النعم دو مرتبہ کہی اور
 اذان کی اٹھانوہ ٹہری کہی اور سافر کو اذان ترک کرنی کہو وہی اور جو شخص کہہ میں نماز پڑھتا
 اذان شہر کی اوسکو کفایت ہے **فصل دوسری** نماز کی شرطوں کی بیان میں شرطین نماز کی
 چوبہ میں پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست جھنٹی اور کسی سی چنانچہ اور پر گزرجکا بیان ان
 دونوں کا دوسری شرط پاک ہونا کپڑی کا تیسری شرط پاک ہونا باہی نماز کا چوتھی شرط منہ کرنا
 قبلہ کی طرف پانچویں شرط تہذیب کا نام اور لونڈی کو ناف سے لے کر گھٹنی کی چھ تک گروہی کرہیت اور پٹ
 کا ڈھک نماز یا وہی مرد سی اور آراء و عورت کو سارا بدن ڈھکا کر فحش ہی منہ اور دونوں ہاتھ اور پاؤں کی
 پٹیلی کی سوا **مسئلہ** جو اعضا کہ ڈھکا کر ان کا فرض ہی خواہ مرد خواہ عورت کو چوتھائی حصہ اگر ان میں
 سی کھل جائی تو نماز فاسد ہوتی ہے اور جو بال عورت کی سر پر سی لنگائی رتبی میں وہ نہ خلاصہ اعضا میں
 شمار میں ان کی بھی چوتھائی کھلنی سی نماز ٹوٹ جاتی ہے **مسئلہ** کتاب و اوزل میں لکھا کہ عورت
 کی آواز بھی ستر میں داخل ہے ابن ہمام نے کہا کہ مقتدر پر اگر عورت قرآن اور سی پڑھتی کی تو نماز
 اوسکے فاسد ہوگی **مسئلہ** جسکو شہر ڈھاننی کی لپی کپڑے سے نہ ہو تو اوسکو غیر کپڑی کی بھی نماز چھٹی
 جائز ہے **مسئلہ** اگر نماز کو چھت کہ جسکی معلوم نہ ہو جو بظرف اوسکا دل گواہی دی اوسی طرف
 سوچ کر نماز پڑھ لے وہی اور بغیر سوچ کی اوسکی نماز درست ہوگی **مسئلہ** جو شخص قبلہ کی طرف
 منہ نہ کر سکی خواہ دشمن کی درسی خواہ مرض کی سبب سے تو اوسکو درست ہے کہ جب یہ اوسے طاقت
 ہو اور ہر نماز چھری **مسئلہ** نفل نماز شہر یا ہر سواری پر نہ سنت ہی سواری میں بظرف چاہی اور
 جاوی مضائقہ نہیں **مسئلہ** چھری شرط ان شرطیں سی نیست کرنی نماز کی پہلی نفل اور سنت اور
 تراویح کی لپی مطلب نیست درست ہے و مثلاً اول میں یون قصد کر لی کہ نماز اسی کی ادا کرنا ہو
 اور تمام نفل سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور فرض اور وتر کی و اسٹی تحریر کی وقت نیست
 قیض کرنا اور چھنا جی میں کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہوں یا عصر کی یہ فرض ہی اور غنیمتی پر خوش
 اقتدا کی نیست کرنی امام کی بھی اور کعبہ کی شمار کی نیست فرض نہیں ہے و بہرہ

فرض نماز سی خارج بین کسواستلی کہ ظہارت بدن وغیرہ اور چیزیں اور نماز اور چیز ایک دوسرے میں
 داخل نہیں ہاں یہ چیزیں نماز کی شرط ہیں کہ بیرون ان کی نماز صحیح نہیں ہے اور جو چیزیں شرط
 ہوتی ہیں وہ باہر ہوتی ہیں شرط سی اصل میں سب سے نماز کی ارکان کی یا نہیں ہے اولیٰ فرض نماز
 بیان میں جو نماز میں داخل ہیں سات فرض میں اندر نماز کی ایک ان میں سے تحریمہ باندہ لاکر
 تحریمی کی یعنی پاکی بدن اور شرعورت اور منہ طوف قبلی کی ہونا شرط ہے جس طرح با ارکان میں شرط ہے
 باقی ارکان سے مراد قیام اور قرائت اور رکوع اور سجود اور قعدہ اخیرہ اور دوسرے فرض
 ان میں سے قعدہ اخیرہ کرنا فجر میں دو رکعت کی بعد از ظہر اور عصر اور عشاء میں ہر چار کی
 بعد از مغرب اور وتر میں تین تین کی بعد از نفل میں دو کی بعد از تیسرے فرض نزدیک امام عظیم
 کی نماز سے خارج ہونا کسی کام کی ساتھ اس کی فرصت امام عظیم کی سوا اور کی نزدیک نہیں اور چوتھا
 فرض کھڑا ہونا ہر رکعت میں پانچوں فرض رکوع کرنا چوتھا فرض سجدہ کرنا ساتواں فرض
 قرائت تیرہنی لاکن قرائت نزدیک امام شافعی اور احمد کی فرض اور نفل کی ہر رکعتوں میں منفر
 ہی اور نزدیک امام عظیم کی پانچوں وقتوں میں دو رکعت کی اندر فرض ہی اور وتر کی تینوں رکعت
 میں اور نفل کی ہر رکعت میں دو قعدہ اور جلسہ اور قرار پکڑنا رکوع اور سجدی میں یہ سب فرض
 ہیں نزدیک ابی یوسف کی اور اکثر علماء کی نزدیک فرض نہیں رکوع کی بعد از سجدہ کھڑی
 ہوئی کا نام قومہ ہی اور دو نماز سجدی کی پہلے میں بیٹھنے کا نام جلسہ اور امام عظیم کی نزدیک قرائت
 ایک آیت کی فرض ہی اور ابی یوسف اور محمد کی نزدیک تین آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کہ
 تین آیت بڑا ہر دو نزدیک امام شافعی اور احمد کی سورۃ فاتحہ پڑھنی فرض ہی اور بسم اللہ ہی
 اوس میں شامل ہی اس لیے کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتوں میں ہی ایک آیت ہی ان دونوں کی نزدیک
 اور سجدی میں پیشانی اور ناک رکھنی فرض ہی اور ضرورت میں ان دونوں سے ایک تک اکتفا
 کرنا ہی جائز ہی اور شافعی اور احمد کی نزدیک سجدی میں ماتھا اور ناک اور پیشانی دونوں ہاتھ
 کی اور دونوں تختی اور اونٹکیان دونوں پاؤں کی رکھنی فرض ہی اور نماز کی ارکان میں تیسرا
 نگاہ رکھنی فرض ہی یعنی جو رکعت میں کر نہیں اتنا ہی مثلاً رکوع اس میں ترتیب
 نگاہ رکھنی فرض ہی پس اگر کوئی شخص فراموشی سے پہلی رکوع میں گیا پھر جب یاد آیا رکوع

سی سید ہوا کہ سورت پڑھی اب اس پر فرض ہو کہ پہر رکوع کر لی اور اگر رکوع نہ کیا تو نماز
 اوکی فاسد ہوئی کسواسطی کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر کر رہیں اور اگر کسی نے ایک رکعت
 میں ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ ہول کیا پہر دوسری رکعت میں اس سجدہ کو قضا کیا اور
 سجدہ سہو کر لیا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوئی و جب فوت نہ ہوئی کی یہی کہ
 سجدہ رکن غیر کر رہیں نہیں بلکہ رکن کر رہیں سکی کسواسطی کہ سجدہ ہر رکعت میں کر لیا اور جو رکن کر
 انابھی اس میں ترتیب فرض نہیں بلکہ واجب اور واجب ہو سکی نماز فاسد نہیں ہوئی ہاں سجدہ
 سہو کا واجب ہوتا ہے ترتیب خلاف کرنی کی بعد جب سجدہ سہو کا وجہ جالایا تب اسکی نماز کامل
 ہوگی اور اگر سجدہ سہو کا گناہ ہے نماز جائز ہو چاہے نقصان کی ساتھ اور ان تمام فی حاکم کی
 کتاب کافی سی نقل کی ہی کہ کسی شخص نے نماز شروع کی اور قرات اور رکوع دو نو کر لی اور سجدہ
 نکلیا پہر کھڑی ہو کر قرات پڑھی اور سجدہ کیا رکوع کیا تو یہ تمام ایک رکعت ہوئی ان دو نو
 صورت میں ایک رکعت ہوئی کی وجہ یہ ہے کہ پہلی صورت میں سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت میں
 رکوع بین پہلی صورت کا رکوع اور پہلی صورت کا سجدہ ہوا ایک رکعت ہوئی اور سبط پر اگر
 اول رکوع کیا پہر کھڑی ہو کر قرات پڑا اور رکوع اور سجدہ کئی تو یہی ایک رکعت ہوئی اور سبط
 پر اگر پہلا سجدہ کیا پہر کھڑی ہو کر قرات پڑھی اور رکوع کیا اور سجدہ نکلیا بعد اسکی کھڑی ہو کر
 قرات پڑا اور سجدہ کیا اور رکوع کیا یہ سب ایک رکعت ہوئی اور سبط پر اگر پہلی میں رکوع کیا اور
 سجدہ نکلیا اور دوسری میں ہی رکوع کیا اور سجدہ نکلیا اور تیسری میں سجدہ کیا اور رکوع نکلیا یہ سب ایک رکعت
 ہوئی و جب ان ساری صورتوں کی قیاس کر لینا چاہیے تو دو صورت وجہ مذکور پر اور
 قعدہ اولی کرنا اور اس میں اور آخری قعدہ میں التیحات پڑھنی فرض ہی نزدیک امام احمد کی
 نہ ان کی غیر کی نزدیک مگر نزدیک امام عظیم کی یتیم واجب میں اور آخری قعدہ میں التیحات
 بعد دو و پڑھنی فرض ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کی اور سلام پہر نماز فرض ہی نزدیک مالک
 اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی نہ نزدیک امام عظیم کی بلکہ ان کی نزدیک واجب اور رکوع اور
 سجدہ میں سہو چکا کی وقت اور ان دونوں ہی اٹھانی وقت تکیر میں ہے اور رکوع میں سبحان ربی
 ایک مرتبہ کہنا اور سجدہ میں سبحان ربی لا علی ایک بار کہنا اور رکوع میں سیدہ ہوئی وقت تکیر

اور چیز فرض ترک کرنی غلط ہوئی ہی اور واجب ترک کرنی سی بہول کہ سجدہ سہو واجب ہو جائے
 پس اگر کسی نے بہول کر واجب ترک کیا پھر اسے سجدہ سہو کر لیا تو نماز درست ہوئی اور اگر
 سجدہ سہو نہ کیا تو واجب ہی کہ نماز پھر پڑھی اور اگر واجب قصد ترک کیا تو اس صورت میں
 اعادہ نماز کا واجب ہی و اور جو پہلی نماز نہ پڑھی فرض اور گیارہ واجب کی ترک سی گناہ
 سر پر ہا اور اماموں کی نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی و یعنی وہ لوگ اور ہی فرض
 کو فرض ہی کہتی ہیں اور واجب بھی پس جن چیزوں کو امام اعظم واجب کہتی ہیں ان کی نزدیک
 یعنی ان میں سی فرض ہی اور یعنی سنت کردہ لوگ فرماتی ہیں کہ سجدہ سہو بعضی فرض ترک
 سی ہی لازم آتا ہی اور بعضی سنت کی ترک سی ہی و مراد ان فرضوں اور سنتوں سی وہ سنتوں
 اور سنتیں ہیں کہ جنکو امام اعظم واجب کہتی ہیں اور وہ لوگ ان میں سی بعض کو فرض ٹھہراتی ہیں
 اور بعض کو سنت و اسد اعلم بالاسباب **فصل پانچویں** سجدہ سہو کی بیان میں مسئلہ
 سجدہ سہو کا طریق یوں ہی کہ آخری قصدی میں انکساحت کی بعد دہنی طرف سلام پہنچی و
 سجدی کری بعد اسکی پھر انکساحت اور دو و اور دعا پڑھ کر دو لو طرف سلام پہیری اور اگر سلام
 پہیری کی قبل سجدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہی اور اگر ایک نماز میں کئی واجب بہول کر
 چھوڑ دی تو ایک بار سجدہ سہو کر لینا کفایت کرتا ہی اور اگر امام سجدہ سہو کر ہی تو مسبوق کو
 چاہی کہ اس میں امام کی تا بعد از ہی بجا لاوی اگرچہ حیثیت امام نی سہو کیا تھا اسوقت میں نیز
 وہ شریک نہ تھا اور اگر مسبوق نی امام کی سلام پہیری کی بعد اپنی باقی نماز پڑھنی میں سہو کیا تو پھر
 سجدہ کر کہی و مسبوق اسکو کہتی ہیں کہ جبکی کہہ نماز ہاتھ سی کٹی ہو یعنی امام جب ایک رکعت
 یاد و رکعت پڑھ چکی تب وہ اگر مل جائی مسئلہ پانچون وقت کی نمازوں میں جماعت
 فرض ہی نزدیک امام احمد ح کی لیکن نماز منفرد کی ہی درست کہتی ہیں اور دو و رحمہ اللہ
 نزدیک نماز منفرد کی اصلاً درست نہیں اور شافعی رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت فرض کفایت ہی
 و یعنی محلی کی مسجد میں اگر بعضی لوگ جماعت قائم کر لیں تو اورنگی دمی سی جماعت کی وضعیت
 ساقط ہو جاتی ہی نہ وضعیت فرض کی اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کی نزدیک جماعت سجدہ
 قرب واجب کی اور اگر جماعت تمام ہو جائے حال ہو تو خیر کی سنت باوجود اسکی کہ سنتوں سی تا کہ

او کی زیادہ ہی اور سکوئی چہ چور دیوی اور شہر کی لوگ اگر ترک جماعت کی عادت کریں تو ان سے لڑائی
 چاہی جی کہ جیہ تک کہ جماعت قائم کریں مسئلہ صرف عورتوں کی جماعت اور بیعت کی نزدیک
 کر دہی اور امون کی نزدیک درست ہی مسئلہ امامت کی لپی سب سے بہتر وہ شخص ہی کہ جو
 اچھی قرأت جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کی فرائض اور واجبات اور سنتیں اور مکروہات اور
 مستحبات اور استیجابات سے واقف ہو بعد قاری کی عالم بہتر ہی اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح
 ہوئی کی قدر قرآن پڑھ جانتا ہو اور اکثر علما کی نزدیک قاری سی عالم بہتر ہی یعنی نری قاری
 سی البتہ عالم بہتر ہی اور جو قاری واقف ہو نماز کی احکام سے تو ویسا قاری ایک اور بی شبہ نری عالم
 سی بہتر ہی اور امامت فاسق کی کر دہی ہر او کی چھی نماز جائز ہوگی اور پڑی ہوئی باطل مرد کو کر دہی
 اور عورت اور اسی کی چھی اقتدا کرنا درست نہیں اور فرض پڑی دالی کی اقتدا افضل پڑی دالی
 کی چھی ہی درست نہیں اور کسی امی بی ایک قاری اور ایک امی کی امامت کی تو نماز میتوں کی
 باطل ہوئی اور بی وضو کی چھی نماز درست نہیں اور امام کی نماز قاسمینی سے مقتدی کی نماز ہی نامست
 ہوئی ہی اور کھڑی ہوئی دالی کی نماز پڑی دالی کی چھی اور وضو کرنا دالی کی نماز شکم کرنی دالی کی چھی
 درست ہی اور رکوع اور سجدہ کرنی دالی کی نماز اشارہ سے پڑی دالی کی چھی درست نہیں مسئلہ
 اگر ایک مقتدی ہو تو امام کی برابر دہی طرف کھڑا ہو جائے اور اگر وقت ہی زیادہ دوسری میں تو امام
 کی چھی کھڑی ہو دین اور اگر کسی بی صف کی چھی کھڑی نماز پڑی تو نماز او سکی کر دہی ہوگی اور نزدیک
 احمدی نماز او سکی درست نہ ہوگی اور اگر مقتدی امام سے الگ بڑھ جائے گا تو نماز او سکی باطل ہوگی اور ابن عباس
 فی الشرحی الحدیثی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بی فرمایا ہی کہ نماز مرد کی اپنی کھڑی
 پڑی ہی ثواب ایک نماز کا کہتی ہی اور نماز مرد کی محلی کی مسجد میں ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی مسجد
 مسجد میں ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد میں یعنی مدینہ کی مسجد میں ثواب پچاس نماز کا اور
 نماز مرد کی خانہ کعبہ میں ثواب لاکھ نماز کا کہتی ہی **فصل چہم** سنت کی طریق پر نماز پڑی ہی کی بیان میں
 طریق سنت کا وہ ہی کہ فرضوں میں اذان اور تکبیر کبی جای اور نزدیک جی علی الصلوۃ کی امام کھڑا ہو
 اور نزدیک قدامت کی تکبیر تحریمہ کی کر کی نیت کری اور دو نو ہاتھ کان کی لوگ تک او تہاوی اور
 مقتدی امام کی تکبیر کی بعد تکبیر کبی اور دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ برنات کی سچی رکھی نزدیک ابی حنیفہ

ابو عبیدہؓ دونوں ہاتھ بندھے ایک ایک کڑی پڑا ہوا ہاتھ باندھ کر رکھے بعد اسکی امام اور مقتدی
 اکیلا پڑھیں **وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ** و تعالیٰ جَدُّكَ وَكَوَلَا الْعَمَلُ
 آئستہ پڑھی پاک ہی تھا یا اللہ اور پاک ہی بیان کرتا ہوں ہاتھ تقریف تیری کی اور بابرکت ہی تامل اور باندھ
 بزرگی تیری اور نہیں کوئی جعو سو تیری بعد اسکی امام اور اکیلا نمازی **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ**
الرَّجِيْمِ **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ** آئستہ پڑھنا واکلتا ہوں میں ہاتھ ات کی شیطان اندھی ہوسے
 شروع کرتا ہوں میں ہاتھ نام اللہ شہرتیوالی ہر بان کی اور سبق کو حسب لہام کی ساتھ نماز
 نہیں ملی اوکی او کرنی کی شروع میں اعود باندھ اور لہم الترتیبی چاہی ہی مقتدی و یعنی مقتدی
 امام کی چھی اعود باندھ اور لہم الترتیبی سو اسکی کہ اعود باندھ و حسب الترتیب قرات کی ہیں اور قرات
 پڑھتی مقتدی تو نہیں ہی بلکہ فقط امام کو ہی اور سبق کو قرات پڑھتی ہوتی ہی اسقدر میں کہ امام
 کی ساتھ و سکو نہیں ملی بعد اسکی امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑھی پھر امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی
 آئین لہی آئستہ لہام امام اور اکیلا پڑھتی والا سورہ ملاوین و سنت وہ کہ مقیم چین کی حالت میں چلاؤ
 ظہر کی نماز میں طوأل فصل پڑھی یعنی سورہ حجرات سی سورہ برون تک اور غفرہ و عشا میں اسطوأل
 پڑھی پڑھ سی لم یکن تک اور مغرب میں مضاعف لم یکن سی آخر قرآن تک و سورہ حجرات پڑھ
 تک کی سورہ تکو طوأل فصل کہتی ہیں اور بروج لم یکن تک کی سورہ تکو اداسطوأل اور لم یکن سی آخر
 قرآن تک کی سورہ تکو مضاعف لاکن سطور پر لازم کہ نہ ناسنت نہیں کہ کہی معنی علی اللہ علیہ وسلم فی آخر
 کی نماز میں **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** پڑھی اور کہی مغرب کی نماز میں
 سورہ طہ اور سورہ نجم اور سورہ والمسلات پڑھی اور اگر سب مقتدی بیکار ہو وین اول
 یعنی قرات کی خواہش کہتی ہوں امام کو جائز کہ قرات راز پڑھی ابو بکر رضی اللہ عنہ فی فضی ایک رکعت
 میں سورہ بقرہ پڑھی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی مغرب دو رکعت میں سورہ اعراف پڑھا و عثمان رضی اللہ
 عنہ پھر کی نماز میں اکثر سورہ یوسف پڑھتی لاکن امام کو مقتدی کوئی احوال پر نظر رکھنی ضروری استغوا وین
 جبیل رضی اللہ عنہ فی ایک باعشا کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی ایک مقتدی فی پیغمبر علیہ السلام کی ایک
 شکایت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ای معاذ و کو مقتدی اور ملا و کرناہ میں الناس ہی وقت توات
 اسقدر راز پڑھی ہو کہ لوگ نماز پڑھتے ہیں اور کرناہ کا سبب میں مل اسم و درواس اور انکی مانند پڑھا کر غرض ہے

دوسری رکعت تمام کری تب بایان پاؤں پچھاوی اور اوپر مٹھی اور سونے کو گڑ کر کبھی اور کبھی
 دونوں یا دونوں کی قبلہ کی طرف رکھی اور دونوں ہاتھ کو دونوں زانوں پر رکھی اور دہرائے
 کی خفس اور شیش کو بند کری اور بیچ کی اونگلی اور ابہام کو ملا کر ساتھ کری اور شہادت کی اونگلی
 کبھی اور انجیات پڑھو اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ
 پڑھنی کی وقت اشارہ کری اشارہ کرنا چاروں اہم کی وایتوں کی ثابت ہے لکن شہور نہ سب اہم نظم کا
 وہی کہ اشارہ کری وٹ مختار یہ کہ اشارہ کری اس کے کہ بہت فتنہ اور مرفون سی ثابت ہوا اور کبھی
 دونوں ہاتھ کبھی کی طرف متوجہ کر اور پہلی مقدسین شہدی زیادہ پڑھی اور شہد کی اسد الکر ہوتا
 ہوا ایک رکعت کی ایسی اور اوس اونہی میں دونوں ہاتھ اونہا نا بہت عالم کی نزدیک
 سنت کے نزدیک ابو حنیفہ اور ثنائی کی اور تیسری اور چوتھی رکعت میں فقط ابراہیم اسد
 سمیت پڑھی اسد جب چاروں رکعت سی فارغ ہو تب قعدہ اخیر کر جی بطور حریفہ
 اولی کیا تھا اور اوس میں بعد شہد کی درود پڑھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
 کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ حَمِيْدٌ
 اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
 حَمِيْدٌ حَمِيْدٌ یا اسد رحمت خاص اسے حضرت محمد پر اور اپنا بعد ارون حضرت محمد علی
 صلی کی رحمت بھی توئی اور پر ابراہیم اور اپنا بعد ارون ابراہیم کی تحقیق کو تعریف کیا
 بزرگ ہی یا اسد برکت او تار او پر محمد اور اپنا بعد ارون محمد کی برکت اتاری تو او پر ابراہیم
 اور اپنا بعد ارون ابراہیم کی تحقیق کو تعریف کیا گنا بزرگ ہے بعد درود دعا سب ساتھ ساتھ
 قرآن کی ہو درود دعا میں حدیث نقل کی گئیں وہ بہترین خصوصاً یہ عَالَمُ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَکْرِ وَ الْعَنَمِ یا اسد
 تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے دوزخ کی عذاب اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ
 تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری کافی دجال کی فتنی سی اور پناہ مانگتا ہوں
 ساتھ تیری زندگانی اور موت کی فتنی سی یا اسد تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گناہ و گنہگار

تمام ہوئی **ف** وجہ تمام ہو چکی یہی کہ نمازی کو کوئی فضل کی ساتھ نمازی نہ نکلتا فرض ہی نزدیک
امام اعظم کی پس مقتد حدیث کرنا بعد تشہد کی پڑی ایک نفل ہی اور اگر التحیات کی بعد تیمم کرنا یا لا یا
قادر ہو یا ای کی کوئی صورت سبھی یا تنگ کپڑی پر قادر ہو یا اشاری ہی پر ہنسی والا رکوع اور سجود
پر قادر ہو یا بدست سج موزی کی تمام ہوئی یا موزہ تھوڑی نفل کی ساتھ یا دن ہی نکالا یا صاحب
ترتیب کو قضا یا آئی **ف** الکی کی فضل میں ذکر صاحب ترتیب کا آتا ہی یا قاری بی ای کو خلیفہ
پکڑا یا فجر کی نماز میں آفتاب نکل آیا یا جمعہ کی نماز میں التحیات کی بعد عصر کا وقت داخل ہو یا
صاحب عند کو مثل سسل لبرول وغیرہ والی کو عند رجا نار یا یا زخم اچھا ہو کر او کی پٹی گھر مری ان
صور تو نہیں نزدیک امام اعظم کی نماز باطل ہوئی اس سبب کہ فضلی کا باہر ہونا نماز ہی نفل
کی ساتھ فرض تھا اور نفل پایا نہیں کیا ان صور تو نہیں کیونکہ یہ امور مذکورہ او کی اختیار کی
نہیں پس اگر کوئی امر انہیں میں سے التحیات کے بعد حادث ہو جائی تو گویا کہ حج نماز میں ہو اس
نماز او کی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبین کی باطل نہیں ہوئی **ف** اس باعث کہ ان کی نزدیک
نماز ہی نفل اختیار کی ساتھ باہر ہونا فرض نہیں ہی پس التحیات کی بعد اگر کوئی امر انہیں
میں سے حادث ہو جائیگا تو نماز ہی خارج ہونا ثابت ہوگا مسئلہ اگر امام کو حدیث ہو او سی سبقت
کو خلیفہ کیا تو سبق نماز امام کی پوری کرتی پھر مدرک کو خلیفہ کری تاہر کہ قوم کی ساتھ سلام پیر
سبق بعد او کی کڑا ہو کر اپنی نماز تمام کر لی **ف** مدرک او سکوت ہی میں کہ حسنی تمام نماز امام
کی ساتھ پڑی مسئلہ اگر رکوع یا سجد میں حدیث لاحق ہو موقوفی بعد حب بنا کر کتابت او س
رکوع اور سجد یکو پھر او کری اور اگر رکوع اور سجد میں یا دیا کہ پہلی رکعت میں ایک سجدہ یا سجد
تلاوت کا فوت ہوا تھا تو او سجد یکو قضا کری لاکن دوہرانا او سجد یکا سجد ہے حب
نہیں اور اگر امام کو حدیث ہو اور مقتدی ایک مروی ہو کہ وہ موقوفہ ہو گا بد رن یقین اگر کوئی او
اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونوں کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہی تو او تر
صورت میں ہی ہی حکم ہی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ نماز امام کی فاسد ہوگی اگر عورت یا لڑکا
خلیفہ کیا ہو مسئلہ اگر امام قرائت بند ہو جائے او سکوت خلیفہ کرنا درست اگر کوئی لڑکا یا عورت کی قرائت
ہو مسئلہ اگر کوئی شخص امام کو نماز میں پاؤ تو جس رکن میں پایا او جس رکن میں داخل ہو جائے اگر رکوع ہو یا

تو رکعتی اور اگر کعبہ میں نہ پایا تو رکعت ثانی پس جب وقت امام اپنی نماز سے فراموش کرے تو
او وقت سبق جب قدر نماز و سبکی فوت ہوگا و سکو پڑھ لیسوی اور سبق کی نماز و رکعت حق میں اول
نماز کا حکم رکعتی ہی اور پہلی کی حق میں آخر نماز کا حکم رکعتی یعنی اگر ایک رکعت خبر کی یا دو رکعت
مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کی ساتھ ملی تو امام کی سلام پھیری کی بعد کھڑا ہو کر ثنا اور اعوذ
بائستہ پڑھ جسطرح اول نماز میں نہایتی میں بعد او کی الحمد اور سورۃ کی ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ
اخیرہ کر لی سلام پھیری اور اگر شل ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسرے رکعت میں ثنا اور اعوذ بایستہ
کی بعد الحمد سورۃ و تسمیت پڑھ کر قعدہ اولی کرے پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور الحمد سورۃ تسمیت پڑھ کر
قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیری مسئلہ سبق کی چھٹی رکعت میں نہایتی درست نہیں نزدیک ابو حنیفہ کی فکر
شافعی و سکو با نہایتی میں ق یعنی امام کی سلام پھیری کی بعد سبق جب افونی نماز کو قضا پڑھا
ہو تو اس وقت اگر سینے او کی چھٹی قعدہ کیا تو اس مقتدی کی نماز درست نہ ہوگی نزدیک ابو حنیفہ
رحمہ اللہ اور نزدیک شافعی رحمہ اللہ جائز ہوگی مسئلہ اگر نمازی دو رکعت کی بعد ہو کر تیسرے
رکعت کی لی اوٹھا اور قعدہ اولی پڑھ کیا تو جب تک بیٹھنی کی قریب ہے تو بیٹھ جاوی اس صورت میں
سجدہ سہو واجب نہ ہوگا اور اگر کھڑی ہو کر قریب ہو گیا تو کھڑا ہو جائی نہ بیٹھنی کی نماز فاسد ہوگی و
بعض کی نزدیک فاسد نہیں ہوتی ہی سجدہ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کی بعد کھڑا ہو گیا تو
جب تک پانچویں رکعت کی وسطی سجدہ نہیں کیا تو بیٹھ جائی اور قعدہ اخیرہ کی سلام پھیری اور
سجدہ سہو کر لی اور اگر پانچویں رکعت کی یعنی سجدہ کیا تو نماز اس کی باطل ہوئی اب اگر
چاہی چھٹی رکعت پڑھ کر سلام پھیری اور سجدہ سہو کرے اور چاہی چھٹی رکعت نہ پڑھے اس وجہ سے
قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیری اس صورت میں چار رکعت نقل ہوگا اور ایک رکعت باطل ہوگی

فصل پہلوں و قیئہ نماز کی قضا پڑھنی کی بیانیہ اگر نماز کا وقت فوت ہو جائی تو قضا
پڑھے اذان اور تکبیر کی ساتھ مانند ادا کی پس اگر قضا جماعت کی ساتھ پڑھی جائی تو مغرب
اور عشا اور فجر کی نماز میں قرات پکار کی نہایتی واجب ہے اور اگر اکیلا پڑھتا ہو تو نہایتی مسئلہ قضا
اور وقیئہ نماز میں تیس فرض ہی اور فرض اور درمیان کے نزدیک امام عظیم کی میں باوجود قضا واد ہوئی اگر نماز وقیئہ
پڑھ گیا تو نماز وقیئہ فاسد ہوگی پھر اگر اذان کی نماز پڑھ لی دوسرے وقیئہ کی ادا کر لی کی پہلی وقیئہ کے

فرضیت پائل ہو گئی اور اگر قایتہ کی قضا پڑنی کی اگر پانچ نماز و قیۃ ادا کی تو یہ سب وقیۃ صحیح
 ہوئیں نزدیک امام اعظم کی نہ نزدیک صاحبین کی و تفصیل اس جمال کی یوں ہی کہ جو
 شخص صاحب ترتیب ہو وی او سکو قضا اور وقیۃ میں نماز ترتیب کی ساتھ پڑنی ہر
 ہی صاحب ترتیب او سکو کتنی ہیں کہ جس شخص کی نماز چہرہ سی کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو
 خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چہرہ ہوئیں تو وہ صاحب ترتیب نہ رہا پس جب تک
 صاحب ترتیب ہی تب تک اوپر فرض ہی کہ اول قضا نماز پڑ لیوی او سکی بعد وقیۃ پڑ
 اور اگر قضا یا در کہہ کی وقیۃ پڑ گیا تو وقیۃ فاسد ہوگی مثلاً ایک نماز فوت ہوئی اوشی او سکو
 یا در کہہ کر ایک وقیۃ پڑی تو یہ وقیۃ فاسد ہو گئی لکن فساد اسکا موقوفی ہی یعنی اگر اس وقیۃ
 کی بجائی یک سخت اور پانچ وقیۃ پڑتا گیا اور اس فونی کو انکی بیچ میں نہ پڑی تو
 یہ سب وقیۃ صحیح ہوئیں اور فساد وقیۃ ملی کا بھی اوٹہ گیا اور اگر اس فی ایسا کیا بلکہ فونی
 کو یا در کہہ کر ایک وقیۃ پڑی پھر دوسری وقت میں وقیۃ سی پہلی اس فونی کو پڑی تو
 اس صورت میں جو قیۃ کی فرضیت باطل ہوئی یعنی فرض نہ رہی نفل ہو گئی مسئلہ اگر عشاء بھول
 کر بی وضو پڑھ لی اور سنت اور وتر کو وضو کی ساتھ پڑی تو عشا کی ساتھ سنت پھر پڑی
 اور وتر نہ پڑی نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی وتر بھی پڑی مسئلہ ترتیب
 سا قضا ہوتی ہی تین چیز کی سبب ایک تو وقیۃ نماز کی وقت تنگ ہونے کی سبب دوسرے
 بھولنے کی سبب تیسری جس وقت او سکی ذمہ چہرہ یا زیادہ چہرہ سی نماز قایتہ ہوئیں خواہ نئے
 ہوئیں خواہ پرانی او سکی سبب و مثلاً کسی فی چہرہ نمازین قضا کیں اب ساتویں نماز
 ان چہرہ کی یا در کہی پراوشی پڑھ لی تو بھی درست ہی پس جب وقت فونی نمازین ادا کرے
 گا تو ترتیب پھر عود کرے گی اور اگر چہرہ یا زیادہ چہرہ سی فوت ہوئیں اور کتنی نمازین ان میں
 قضا پڑی یہاں تک کہ کم چہرہ سی باقی رہیں تو نزدیک بعض کی اس صورت میں ترتیب رجوع
 کرے گی اور فتویٰ اس قول ہی کہ ترتیب رجوع نہ کرے گی جب تک تمام ادا ہوگی فضل
 لوئیں نماز فساد کرنی والی او مکرہ کرنی والی چیزوں کی بیان میں کلام اگر چہ بھول کر
 ہو یا نیت میں نماز فاسد کرتا ہی اور اسی طرح سوال کرنا او سن چیز کا کہ جو چیز ادا ہو

بھی ہنگنا ہو سکی و مثلاً کہنا یا اللہ فلا فی عورت کی ساتھ میرا نکاح کر دی اور نہ الکرنا اور
 وروسی اور پریشانی سی اٹک کہنا اور ساتھ آواز کی روناور دیا عصیت سی نہ بہشت اور
 دوزخ کی نوکر سی و یعنی بہشت اور دوزخ کا ذکر کر کر مونی سی نماز فاسد نہیں ہوتی ہی
 اور گنہگار نہابی عذر اور چٹیک فی والی کو برحکم اللہ کہنا اور خوش خبری کا جواب الحمد للہ کی
 ساتھ دینا اور بربری خبر کا جواب انا بے وانا الیہ راجعون کی ساتھ اور خبر تعجب کا جواب
 سبحان اللہ یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی ساتھ دینا یہ امور نماز کو فاسد کرتی ہیں اور اگر
 اپنی امام کے سوا اور کو بتا دی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اپنی امام کو بتائی سی فاسد
 نہیں ہوتی ہی اور سلام کرنا مقصد اور جواب دینا سلام کا خواہ مقصد ہو خواہ سہواً یا بہ ووزن
 نماز کو فاسد کرتی ہیں نہ سلام سہواً اور قرآن دیکھ کر پڑھنا اور کہنا اور مینا اور عمل کثرت سے
 نماز کو فاسد کرتی ہیں اور عمل کثیر وہی کہ اس کام میں ووزن ہاتھ لگانی کی حاجت ہو
 اور نزدیک بعض کی عمل کثیر وہی کہ اس کام کی کرنی والی کو دیکھنی والا جانی کہ یہ شخص نماز میں
 نہیں اور بعض فی کہا کہ جنین کا تم کو نمازی آپ کثیر بھی و عمل کثیری اور اگر نجاست پر سجد کیا
 تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اسکی تمام ہونی کی قبل دوسری نماز شروع کر
 نی تحریمہ سی تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اس پہلی نماز کو پہرٹی تحریمہ کی ساتھ شروع کی تو باطل
 نہوگی اور جو کہانا کہ و انت میں لگا تھا اگر اسکو زبان سی نکال کر کہا یا پس اگر دوسری سو
 کم ہی تو نماز فاسد نہوگی اور اگر جنی کی برابر ہی تو فاسد ہوگی اور اگر کسی کتب پر نظر کی اور نہی
 اسکی دریافت کی تو نماز فاسد نہوگی اور اگر زمین یا دوکان پر نماز پڑھنا ہی اور اسکی سامنی سی
 کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانی والا عورت ہو یا گد یا کتا لیکن اگر عقل چلا گیا
 تو جانی والا گناہ کار ہوگا مگر حیثیت کہ دوکان بلند ہو اس طور پر کہ جانی والی کا سر نمازی
 کی پاؤں کی برابر نہو تو گناہ کار نہوگا اور سنت وہی کہ نمازی میدان یا سہراہ میں ایک
 لکڑی کھڑی کری ایک ہاتھ کی لٹنی اور ایک انکلی برابر موٹی اور اپنی قریب دہائی یا بائیں
 ابرو کی برابر کھڑی کری اور شرع سامنی رکھ دینا یا زمین پر خط کھینچنا فائدہ نہیں رکھتا ہی اور اما
 کا شرع قوم کو کفایت کرتا ہی اور اگر شرع نہو تو نمازی گزرنی والی کو اشاری سی شیخ کہہ کر

کز زنی سی دفع کری نہ دونوں سی وف یعنی یون کری کہ اشارہ ہی کری اور سچ ہی کہے
 مسئلہ اگر دو تہ دالی کثیری پر نماز پڑھی اور او کی ہتھ کی تہ بخش تھی اس صورت میں اگر وہ دونوں
 سنی ہوئی نہیں ہیں تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سنی ہوئی ہیں تو صحیح نہ ہوگی اور اگر سنی ہوئی کثیری پڑھ
 پڑھی اور ایک طرف او سکا جسے تو نماز جایز ہوگی پاک کی جانب ہلائی سی ناپاک کی جدا
 ہٹی یا تہ ہٹی اور اگر کثیر النبا ہی کہ ایک طرف او سکا پس کر نماز پڑھتا ہی اور ج طرف جس ہی وہ پڑھ
 پڑھتا ہی اس صورت میں اگر منعلی کی ہٹنی سی جس کی جانب ہٹتا ہی تو نماز درست ہوگی اور اگر
 نہیں ہٹتا ہی تو درست ہوگی مسئلہ مکروہ ہی کثیری یا بدن کی ساتھ نماز میں کھینا اگر بیہ عمل
 قلیل ہی اور اگر کثیری تو نماز کو فاسد کر گیا اور مکروہ ہی کنکڑیاں سجیدنی جگہ ہی ہٹانا مکروہ
 صورت میں کہ سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ایک بار یا دو بار ہٹا دی وف اگر تین بار ہٹا دیا تو نماز
 فاسد ہوگی اور مکروہ ہی اور کھیلوں کو مل کر اور کھینچ کر چٹا نا اور ہاتھ کر مرید کھٹا اور دھنی یا ہٹا
 طرف منہ لانا بدون سینہ بہم نہ کیجی کی طرف سی اور اگر سینہ بہم جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور
 مکروہ ہی افتا یعنی دو نو نوں تو تکرار کی اور دو نوں ہاتھ زمین میں رکھنے کی چوڑ پڑی کی مٹھک
 مٹھنا اور دو نوں باہون کو سجدی میں میں پرچھانا اور سلام کا جواب ہاتھ سی مٹھنا اور
 فرض میں بی عذر چار زانو مٹھنا اور کثیری کو مٹھنی لگنی کی احتیاط سی سمیٹ نا اور سدل
 ثوب یعنی کثیری کو سداور کند ہی پر ڈال کر دو نوں کناری کو بدون ہلائی کی لٹکا دینا اور جہائی
 یعنی چاہیسی کہ جہائی کو دفع کری اور کہا لٹکی کو جہان تک ہو سکی دفع کری اور اگر نماز یعنی
 بدن کو ستے دفع کرنے کی لٹی لٹھیا اور انہیں بند رکھنی بلکہ چاہیسی کہ نظر سجیدنی جگہ پر رکھی
 اور سر کی بالوں کو سر پر لپیٹ کی کر دو یک نماز پڑھنی بلکہ سنت یہی کہ اگر سر پر بال ہو وین تو
 بالوں کو چوڑو تھو تاکہ بال ہی سجدہ کریں اور نماز سنگی سر پر نہ کرنا جزی اور انکساری لٹی مٹھنا
 اور آیتوں اور تسبیحوں کو ہاتھ سی شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کی یہی مکروہ نہیں اور امام
 اکیلا سجدہ کی طاق میں جو اور سر سا کر لوگ باہر جو وین یا امام نہ ہٹاؤ پٹی پر ہوا اور سر سا کر لوگ پٹی پر
 سجدہ کیجی اکیلا کھڑا ہونا ساتھ ہی کہ صنف میں جگہ ہی اور اگر صنف میں جگہ نہ ہو تو ایک آدمی کو
 صنف کیچ کر اپنی ساتھ صنف کر لیوی اور ہٹاؤ اس کثیر کا کہ جس میں یقین ہو آدمی یا جانور

ہووی یا تصور سے پرستش نہ کی جائے اور یا بسن ہاتھ کی طرف ہو اور اگر کبھی قدم یا کبھی سپہ پہ ہووی تو
 منہ اقلہ نہیں اور تصور و خشت اور او کی مانند کی اور سطح تصور سے ہووی منہ اقلہ نہیں اور اس کا
 اور کچھ نماز میں کر دینا نہیں اور کر دینا نہیں کہ امام مسجد میں کھڑا ہو اور سجدہ سجدہ طاق میں کر لے کر دینا
 ہی نماز کے رکوع اور سجدہ کی طرف کہ بات کرے یا اور کلام کی طرف یا طواف ہوئی یا سر یا حرج کی طرف
 دوسری نماز کی نماز کے لئے پکار کر پڑھنی طاق سے یا مرض پڑھنی کا خوف ہو تو نماز پیشہ کرے
 اور رکوع اور سجدہ بجا لاوی اور اگر رکوع اور سجدہ کرے طاق ہو اور اگر کبھی ہووی طاق ہو
 تو نزدیک امام عظم کی فتویٰ یہ ہے کہ پیشہ کر نماز پڑھنی او کی لمبی بہتری کبھی ہو کر پڑھنی سی میں
 پیشہ کر نماز پڑھنی اور رکوع اور سجدہ سر کی اشاری سی کری اور اشارہ بھی کیا بہت جہاں کر
 کری رکوع کی اشاری سی اور اگر کبھی ہو کر سر کی اشاری سی نماز پڑھنی کا تو بھی درست اور نزدیک
 فقیر کی یہ ہے کہ کبھی ہووی پر طاق ہووی کھڑا ہونا ترک کری اور اگر کبھی ہووی رکوع
 اور سجدی پر طاق نہیں رکھتا ہی تو پیشہ کر اشاری پڑھنی اور اگر پیشہ کی ہی طاق نہ لے لی جوت
 لیٹی اور دونوں پاؤں یعنی کی طرف کری یا کروٹ لینی اور منہ قبل کی جانب کری سر کی اشار
 سی پڑھنی اور اگر رکوع اور سجدہ کر نماز کی اشاری سی ممکن ہو تو نماز موقوف رہی جب تک طاق
 اشاری کی حاصل ہووی اور اگر اس عرصہ میں مریگا تو گناہ گار ہوگا اور اگر غافل کی بیچ میں بیمار
 ہو جائی تو موافق اپنی طاق کی نماز کو تمام کر لی اور اگر بیمار پیشہ کر رکوع اور سجدی ساتھ
 نماز ادا کرتا تھا پھر نماز کی اندر کبھی ہووی پر قادر ہوا تو کھڑا ہو جائی اور اس نماز کو پوری کر
 اور نزدیک امام محمد کی نماز سے شروع کری اور اگر بیمار نماز اشاری ساتھ پڑھتا تھا اور نماز کی
 بیچ میں رکوع اور سجدی پر قادر ہوا تو اس صورت میں بالاتفاق نماز سے سی شروع کری اور جو شخص
 بیہوش یا دیوانہ رہا ایک رات ایک دن تک تو نماز اس ایک ات اور ایک دن کی قضا کر لی اور اگر
 ایک ات اور ایک دن سی ایک ساعت سے زیادہ گزری لی تو قضا واجب نہوی اور نزدیک
 محد کی جب تک چھ نماز کا وقت نہ آوے گا تب تک قضا واجب نہوی **فصل گیارہویں**
 مسافر کی نماز کی بیانیہ جو کس چارہ نماز قدم کا کہلا تا وی پندرہ پندرہ کو کسی تن نزل طینی کی مقصد
 سی جو شخص اپنی کبھی نکل کر شہر کی عمارتوں سی باہر ہو تو اس شخص کو چاہی کہ چار رکعت و

فرض میں دو رکعت پڑھی اور اگر اوستی چار رکعت پڑھی اس صورت میں اگر دو رکعت کی
 بعد بیٹھا تو نماز باجوبی گراں دو رکعت فرض ہوئی اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل الگ
 کران کی سبب گناہ کا رجوا اگر بھول کر ایسا کیا تو سجدہ ہو کر لیوی کیلئے کہ سلام پھیر میں یہ لکھی
 اور اگر دو رکعت کی بعد نہیں بیٹھا تو فرض اور سکا باطل ہو چاروں رکعت نفل جو نہیں سجدہ ہو
 کر لیوی مسافر کو جب تک اپنی اصلی وطن میں داخل نہ ہوگا یا کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ یا زیادہ
 پندرہ دن کی رہنی کا مقصد نہ کرے گا تب تک اس کو حکم مضر کا پکا اور میدان میں نیت اقامت کی سبب نہیں
 اور جو لوگ کہ ہمیشہ میدان میں رہا کرتی ہیں اور کسی جگہ پر اقامت نہیں کرتی ہیں مگر دس یا پانچ
 دنوں کو حکم ہی کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑھیں مضر کریں ان جو وقت ایک بار کی اٹنا سیر
 کوئیں چلنی کا ارادہ کریں تو اس وقت مضر نہیں اور اگر وقت میں مسافر فی مقیم کی بھی اقتدا کیا تو
 چار رکعت والی نماز میں مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کی بعد بھی قضا میں مسافر کو
 مقیم کی بھی اقتدا کرنا درست نہیں اور مقیم کو مسافر کی بھی وقت اور قضا دونوں میں اقتدا کرنا
 درست ہے جب مسافر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیری تو مقیم کھڑا ہو کر دو رکعت اور پھر لیوی وقت
 مسافر کو قضا پڑھنی میں مقیم کی بھی اقتدا کرنا درست نہونی کی وجہ یہ ہے کہ نماز وقت میں امام کی قیادت
 کی سبب مسافر پر فرض چار رکعت ہو جائے ہے اور وقت بعد مسافر کا فرض بیٹھا
 نہیں اور مقیم کو مسافر کی بھی قضا میں ہی اقتدا درست ہے بشرطیکہ دونوں کا فرض ایک ہو
 مثلاً عشاء دونوں کی فوت ہوئی تو اس صورت میں مقیم کی اقتدا مسافر پر درست ہوگی جب
 مسافر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیری تو مقیم کھڑا ہو کر باقی پڑھ لیوی اور ایک وطن اقامت
 دوسری وطن اقامت اور وطن اصلی اور سفر کی سبب باطل ہوتا ہے مثلاً ایک مسافر
 فی کسی شہر میں اقامت کی تھی پھر چند روز کی بعد وہاں سے کسی اور شہر میں جا کر مقیم ہوا پھر
 اصلی یا اور کہیں سفر میں چلا گیا تو جو پہلی اقامت تھی وہ باطل ہوئی جب وہاں دوبارہ اقامت
 تو بدو نیت اقامت کی مقیم ہوگا اور کہیں جو نماز قضا ہو دی اس کو سفر میں چار رکعت ہی
 اور سفر میں جو قضا ہوئی اس کو کہیں مگر رکعت سلمہ سفر معیت میں یعنی مثلاً چوبیس
 یا قرأتی کی جو سفر کرتی ہیں اور سین تینوں امام کی نزدیکیت قصر نماز میں منع ہے اور نزدیک

امام اعظم کی قسطنطنیہ میں واجب ہی اور افطار روز زمین جایز اور اقامت اور سفر میں نیست مگر
 معتبر ہی نہ تہلیل کی یعنی نیست مہر کی معتبر ہی نہ لشکر کی اور نیست مولیٰ کی معتبر ہی نہ غلام کی اور نیست
 خاوند کی معتبر ہی نہ جو رو کی **فصل** بارہویں جمعہ کی نماز کی بیان میں جمعہ کی صحت کے واسطی
 پہلے چیزیں شرط ہیں جب وہ چہہ پائی جائیں گی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پرہنی والی کی وحی سے
 ظہر ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ حسین حاکم اور قاضی ہودین یا کنارہ شہر کا کہ بنایا گیا
 شہر ہو گوں کی حاجت کی یعنی مثلاً مدی دفتانی یا لشکر جمع کرنی کی لپی پس نزدیک امام اعظم
 کی دیہاتوں میں جمعہ درست نہیں اور نزدیک شافعی اور اکثر اماموں کے
 دیہاتوں میں درست ہی شہر کی کنارہ میں درست نہیں دوسری شرط حاضر نہنا باؤٹا
 یا ادسکی نائب کا تیسری ظہر کا وقت ہونا چوتھی خطبہ پڑھنا لاکن نزدیک امام اعظم کی ایک
 تسبیح کی برابر کفایت کرتا ہی اور نزدیک صاحبین کی فرض وہ ہی کہ ذکر دراز ہو اور دو
 خطبہ پڑھنا اسطور پر کہ شامل ہودین حمد اور درود اور تلاوت قرآن اور مسلمانوں کی نصیحت
 اور اپنی نفس اور مسلمانوں کی استغفار پر یہ سنت ہے اور ترک کرنا اول کا مکروہ ہی پانچویں جماعت
 اور وہ جماعت چالیس آدمی کی چاہیے نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کی اور نزدیک ابوحنیفہ
 رحمہ اللہ کی تین آدمی سوا امام کی اور نزدیک ابی یوسف کی دو آدمی سوا امام کی اگر نماز
 کی درمیان سی جماعت کی لوگ بہاگ جاوین تو امام اور باقی رہنی والوں کا جمعہ فوت ہوگا و
 لوگ ظہر سے لے کرین ف فوت ہونا جمعہ کا اس صورت میں ہی کہ تمام آدمی امام کی
 سجدہ کرنی کی قبل بہاگ جائیں اور اگر ساری نہ بہاگین امام کی سوائیں آدمی رہ جائیں یا
 امام کی سجدہ کی بعد سب بہاگین تو ان دونوں صورت میں جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیے جمعہ
 تمام کری چٹھی اذان عام یعنی کسی نہ رو کی مسئلہ جمعہ لو کی اور غلام اور عورت اور مسافر
 اور بیمار پر واجب نہیں اور اسی طرح آندھی پر نزدیک امام اعظم کی اگرچہ اونکو لیجانی والا میر
 ہودی اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کی اگر لیجانی والا میر تو آندھی پر جمعہ واجب
 ہی اور اگر میر نہیں تو نہیں اور نزدیک احمد کی غلام پر جمعہ واجب مسئلہ اگر غلام یا عورت یا بیمار
 یا مسافر نماز جمعہ کی ادا کریں تو ادا ہوگی اور ظہر اونسی ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کی باہر رہتا

اگر اذان جمعہ کی سنت کا تو اس پر لازم جمیع میں حاضر ہونا غلام و چار و سار و سار کو اگر کسی میں امام نہیں
تو درست اگر سار و سار کی جماعت شہر کی نہ نماز جمعہ پڑھی اور عظیم اور میں کوئی نہ تھا تو نزدیک امام عظم کی
جمعہ اور سار و سار کو اگر سار و سار کی جماعت شہر کی نہ نماز جمعہ پڑھی اور عظیم اور میں کوئی نہ تھا تو نزدیک امام عظم کی
نہ ہو ورنہ مسئلہ ایک ہے عذر کی اگر جمعہ کی اگر سار و سار کی جماعت شہر کی نہ نماز جمعہ پڑھی اور عظیم اور میں کوئی نہ تھا تو نزدیک امام عظم کی
یلا اور امام اب تک فارغ نہیں ہوا تو ظہر پائل ہوئی پس اگر نماز جمعہ تو پھر اور اگر رکعتی تو ظہر پھر رکعتی
اور نزدیک صاحبین کی اگر نماز جمعہ ہاتھ نہ لگی تو ظہر باطل نہیں کی مسئلہ سعد و راقی دی گو
جمعی کی دن نماز ظہر کی جماعت کی ساتھ پڑھنی مکر وہ ہے مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ میں
الحیات یا مسجد و سہولت اندر پایا اور نماز میں داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کی دو رکعت
جمعہ کی تمام کری اور نزدیک محمد کی اگر دوسرے رکعت کا رکوع نہیں یا تو چار رکعت ظہر کی ایسی
تختی پر تمام کری مسئلہ جب جمعہ کی پہلی اذان ہی جاوی تب یا نا اونی طرف واجب ہو یا
اور اس وقت خرید و فروخت حرام ہوتا اور جب امام منبر پر چڑھی حجاب پڑھنی کو تب یا نا اونی طرف واجب ہو یا
منع ہی جب تک خطبی سے فارغ نہ ہوا اور جب امام منبر پر چڑھی تب اذان دوسرے اور کسی رو برو بھی
جاوی اور لوگ امام کی طرف متوجہ رہیں اور جب خطبہ تمام ہو چکی تکبیر بھی مسئلہ جمعی کی نماز میں
سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنی سنت ہے اور ایک روایت میں سبح اسم اور بل تا تک پڑھنی سنت ہے
مسئلہ ایک شہر میں جمعہ کئی جگہ درست اور امام عظم کی ایک روایت میں سوا ایک جگہ
کی جائز نہیں اور امام ابی یوسف سے روایت ہے کہ اگر شہر کی درمیان نہر جاری ہو ورنہ تو اس
دو طرف جمعہ ٹھہنا درست ہے فصل تیسرے میں واجب نمازوں کی بیانی میں اکثر اماموں
کی نزدیک یا چار رکعت فرض کی سوا اور کوئی نماز واجب نہیں اور نزدیک امام عظم کی نماز وتر
کی واجب ہے اور عید الفطر اور عید الفضحی کی بھی اور دن کی نزدیک یا چار رکعت سنت ہے اور
ف نماز کی واجبات کی فصل میں کہ چکا کہ امام عظم کی سوا اور اماموں کی نزدیک فرض اور
واجب ایک چیز پڑھی اور وتر میں رکعت ہی نزدیک امام عظم کی ایک سلام کی ساتھ اور عینون
رکعت میں الحمد اور سورہ پڑھا اور تیسری رکعت میں قرات کی بعد رکوع کی قبل قنوت پڑھا کر تمام
سال اور نزدیک شافعی کی رمضان کی آخری پندرہ دنوں میں قنوت پڑھی اور نزدیک اکثر اماموں

رکوع کی بعد قویٰ پڑھنا اور نفل کی پڑھنا اور نزدیک شمس کی سنت اور
 مستحب ہے کہ وتر کی پہلی رکعت میں سجدہ اور دو سو مرتبہ قل یا ایہا الکافرون اور تیس مرتبہ قل یا
 احدی زبیری مسئلہ نماز عید کی شرائط وجوب اور اولیٰ مانند نماز جمعہ کی ہیں وقت پندرہ گون نماز جمعہ
 واجب ہے اور اوراد اور بی انہیں شرط طوسی نماز عید کی وجہ ہے اور اوراد بھی کہ فرق یہی کہ عید
 میں خطبہ شرط نہیں بلکہ سنت ہے لکن نماز عید دو خطبہ ہے مانند جمعہ کی اور ان میں مناسب اور حد
 احکام صدقہ فطر یا حکام قربانی کی اور تشریق کی بیان کری مسئلہ عید الفطر کی دن سنت ہے
 کہ پہلی پہلی اور صدقہ فطر کا دیوی اور سواک و غسل کری اور اگر پھر پہلی اور خوشبو لگاوی اور کپڑے
 کہتا ہوا عید گاہ میں جاوے لیکن تکبیر کی کہی اور جب سورج بلند ہوا عقیدہ رکھو کہ انکھ اولیٰ تو میں جلاد
 اور وقت سے دو پہر قبل تک دو نو عید کی نماز کا وقت ہے اور جب نماز عید کی پہلی گلی تو تحریکی کی بعد پہلو
 رکعت میں تین تکبیر واید کی کہی اور پہلے تکبیر کی ساتھ دو نو ہاتھ اور ٹھکانی اور تکرار دن کی بغیر
 پڑھی اور دوسری رکعت میں قرأت کی چھی رکوع سے پہلے تین تکبیر واید کی اور تیسری رکعت کی ساتھ دو نو
 اور ٹھکانی بعد اسی تکبیر رکوع کی کہی یہ چھ تکبیریں اور تیسری رکوع کی نماز عید میں واجب ہیں اگر
 یہ وقت ہو تو بوسیدہ و لازم آوی اور اگر قصد ترک کرے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور دو نو عید
 کی نماز اگر کسی نے امام کی ساتھ بنائی تو پھر اسکی قضا نہیں اور اگر کوئی عذر ہے سب نماز عید
 کی امام اور قوم سے فوت ہو جائی تو دوسری دن اسکو ادا کریں نہ بعد اسی اور عید الضحیٰ کی نماز
 بارہویں تک نہیں جائز ہے اور نماز عید الضحیٰ کی مانند نماز عید الفطر کی ہی مگر فرق اتنا ہے کہ
 عید الضحیٰ میں سب سے پہلے نماز کی کہ قبل نماز کی پہلے کہاوی بلکہ بعد نماز کی اپنی قربانی کی گوشت میں کہاوی
 اور قبل نماز کی کہا نا ہی مکروہ نہیں اور قربانی کرنی قبل نماز کی درست نہیں اور عید الضحیٰ میں تکبیر
 عید گاہ کی راہ میں پکار کی کہنا جاوے مسئلہ ایام تشریق میں تکبیریں پھر فرض نماز کی بعد چار عید
 ساتھ پڑھی جاوے مقیم پر شہر میں واجب اور کوئی الحجہ کی صبح سے شلوین کی عصر تک ایام تشریق
 کی میں نزدیک امام اعظم کی آؤ نزدیک صاحبین کی تیرہویں کی عصر تک ورنہ قویٰ صاحبین کی
 قول پڑھاؤ اگر عورت یا مسافر مقیم کی چھی اقتدار میں تو ان پر بھی تکبیریں واجب ہوگی اگر ازل بندگی میں
 کہی اللہ اکبر واللہ اکبر لا الہ الا اللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر

انہیں کوئی مجبور بندگی کی لایق سوا اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور اونٹنی الہ کی ہی ساری تھو
 اور اگر امام ترک کرے تو یہی منقطع ترک نہ کری فصل چودھویں فتنوں کی بیان میں فخر کی
 نماز کی قبل سنت دو رکعت ہی سورہ کافرون اور قل ہو اللہ اوسین پڑھی اور نماز ظہر اور جمعہ
 قبل چار رکعتیں ہیں ساتھ ایک سلام کی اور بعد ظہر کی دو رکعت ہی اور بعد جمعہ کی چار
 رکعت اور نزدیک ابی یوسف کی بعد جمعہ کی چہر رکعتیں ہیں اور مستحب وہی کہ ظہر کی بعد
 چار رکعت پڑھے دو سلام کی ساتھ اور نماز عصر کی قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑھے مستحب
 اور بعد نماز مغرب کی دو رکعت سنت ہی اور بعد اوسکی چہر رکعتیں اور مستحب ہیں کہ ان کو
 مصلوٰۃ الاقوامین کہتی ہیں اور ایک روایت میں نماز مغرب کی بعد میں رکعتیں پڑھنی آئین ہیں
 اور قبل ششاک چار رکعت مستحب ہے اور بعد ششاک دو رکعت سنت ہی اور چار رکعت اور
 مستحب ہی اور بعد وتر کی دو رکعت بیٹھ کر پڑھنی مستحب ہے پہلی رکعت میں اذان زلزلۃ الارض
 اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرین پڑھنی نماز تہجد کی سنت سو گندوی پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کی کبھی ترک نہیں فرمائی اور اگر کبھی فوت ہو جائے تو بار دو رکعت دن کو قضا پڑھنی
 اور نماز تہجد حدیث میں چار رکعت سے کم نہیں آئی اور بار دو رکعت سی زیادہ بھی ثابت نہیں
 ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجد کی بعد چہرستی تہی سنت سے طرح پر ہی جسکو
 اپنی بخش پر اعتماد ہو تو دو وتر تہجد کی بعد آخر رات کو پڑھی کہ یہ بہترین ہے اور اگر اعتماد نہ ہو تو
 سونے کی قبل پڑھ لیری کہ اس میں احتیاط ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی دو رکعت تہجد سات
 رکعت پڑھیں اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی تیرہ رکعت اور کبھی پندرہ رکعت اور کبھی دو دو
 رکعت اور کبھی چار چار رکعت اور کبھی سبکی سبب ایک سلام کی ساتھ اور کبھی دو دو رکعت
 کو نمازہ وضو اور مسواک کی ساتھ پڑھی اور بعد ہر دو رکعت کی سوئی اور پھر چالی اور تہجد
 میں قیام بہت دراز فرمائی تہی یہاں تک کہ دونوں پاؤں مبارک سو ج جاتی اور بہت
 جاتی تہی اور کبھی چار رکعت پڑھی پہلی رکعت میں سورہ بقرہ دوسری میں سورہ آل عمران تیسری میں سورہ ابراہیم
 چہر تہی میں سورہ مائدہ پڑھی اور جب قدر قیام فرمایا اوسی قدر رکوع اور اوسی قدر نماز اور اوسی قدر سجود
 اور اوسی قدر طہار اور اسی قدر ایک رکعت میں یہہ چاروں سو رکعت جمع فرمائی تہی اور حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ فی ترکی ایک کلمت میں تمام قرآن ختم کیا لیکن شجب یہی کہ ہر روز مقدر یہی کہ
 ہمیشہ پڑھنے کی ایک مہینہ میں ایک ختم کری یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات میں ختم فرماتے
 تھے اول آئین میں سورہ بقرہ پڑھتی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ مائدہ اور دوسری رات
 پانچ سورہ پھر سات پھر نو پھر گیارہ پھر تیر پھر پندرہ پھر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فی التبت نام رکھنی
 میں ف مراد وہی سورہ فاتحہ اور میں سورہ مائدہ اور میں سورہ یونس اور میں سورہ
 بنی اسرائیل اور میں سورہ شعرا اور میں سورہ الصافات اور میں سورہ ق اور
 چاہی کہ قرآن ترتیل کی ساتھ پڑھی ف ترتیل کی معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑھنا
 حروف اور مد اور تشدید کو بخوبی ادا کرنا اور وعدہ اور وعید کی مقام میں غور کرنا اور شجب یہی
 کہ صبح کی نماز جماعت کی ساتھ پڑھ کر سورج کلنی تک ذکر میں مشغول رہی جب سورج کلنی تک
 تب دو رکعت نفل پڑھی تو آپ ایک حج اور ایک عمرہ کا پڑھ لیا اور اگر چار رکعت پڑھ لیا تو حق تعالیٰ
 فرماتا ہی کہ اوس دن کی آخر تک اوسکی مراد وہی کی لیتی میں بس ہوں یعنی ساری پوری کر دینا اور
 اس نماز کو نماز اشراق کی کہتی ہیں نماز چاشت کا بیان یوں ہی کہ جب سورج گرم ہو جائی
 تب دوپہر کی قبل چاشت کی نماز آہستہ رکعت پڑھنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی گئی
 ہی اور دوپہر و ظہر کی بعد ظہر کی قبل چار رکعت نفل پڑھنی حدیث ثابت ہوئی ف مخالفت
 ابنی میں کہتے ہی کہ پیغمبر علیہ السلام ابتدائی نبوت سے آخر عمر تک ہمہ چار رکعتیں ساتھ ایک
 سلام کی پڑھ لیا کرتی تھی اور قرات اور تہن لہنی پڑھا کرتی تھی اور جب تار و وضو کری تب
 دو رکعت تحیت الوضو کی پڑھنی سنت ہی اور جب وقت مسجد میں داخل ہوا اور وقت دو رکعت
 تحیت المسجد کی پڑھنی سنت ہی اور عصر کی بعد سورج دوہنی تک ذکر الہی میں مشغول رہنا سنت
 مسئلہ نفل میں جماعت مکروہ ہی مگر رمضان میں سنت ہی کہ ہر رات عشا کی بعد میں رکعت
 جماعت سے پڑھی دس سلام کی ساتھ اور ہر رکعت میں دس آیت پڑھی کہ تمام رمضان میں ان
 ختم ہو جائی اور قوم کی کسی کی سبب اس سے کم نہ کری اور اگر قوم کو رعیت زیادہ سنی کا تو
 تمام رمضان میں دو یا تین یا چار ختم کری اور ہر چار رکعت کی بعد چار رکعت انداز پڑھی اور
 ذکر میں مشغول رہی اس مہینہ کا نام تراویح ہی اور بعد تراویح کی و تر جماعت کی ساتھ پڑھ

اور مہمان کی سوا اور دونوں میں وتر جماعت کی ساتھ بیٹھی کرو وہی نماز استخارہ کا
 سال یوں ہی کہ اگر کوئی کام کی آوی تو سنت ہی کہ استخارہ لڑی اس طریق سے کہ پہلی
 وضو کری اور دو رکعت نماز پڑھی اور بعد اسکی حمد اور دو روئے کر یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ
 اِنِّیْ اَسْتَخْرِکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَفِیْکَ بِقُدْرَتِکَ وَاسْتَعِیْکَ بِوَضْعِکَ الْعَظِیْمِ
 فَانْتَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اَللّٰهُمَّ
 اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا کَلِمٌ مُّجِیْبٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایْ وَ مَعَاشِیْ وَ
 عَاقِبَہِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْ لِّیْ وَ کَسِّرْ لِّیْ ثُمَّ بَارِکْ لِّیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ
 هَذَا کَلِمٌ مُّسَرِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَہِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ
 عَنِّیْ وَ اصْرِفْہُ عَنْہُ وَ کَانَ لِّیْ اَخِیْرُ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِیْ بِہِ بِالْمَدِیْنِیْنِ مِنْ بَیْہِمَا
 مَا کُنَّا ہوں تجھ سے اس کام میں تیری علم کی مدد کی ساتھ اور قدرت ما کُنَّا ہوں تجھ سے پہلے
 حاصل ہوئی تیری قدرت کی پہلی کی ساتھ اور ما کُنَّا ہوں تجھ سے مراد اپنی تیری بڑی
 فضل سے پس بیشک تو قدرت رکھتا ہی ہر چیز پر اور میں نہیں قدرت رکھتا ہوں کسی چیز پر
 اور جو جانتا ہی اور میں نہیں جانتا اور وہ بہت جانتی والا ہی چھپی ہوئی باتوں کو اَللّٰہُ
 جو جانتا ہی کہ بیشک یہ کام بہتر ہی میری لیے میری دین اور میری دنیا اور میری زندگی کی
 اور میری انجام کار میں پس حکم کر اور موجود کر اور میری لیے اور آسان کر اور سکون
 لیے پھر رک دی میری لیے اور میں اور جو جانتا ہی کہ بیشک یہ کام میری لیے میری
 دین اور میری دنیا اور زندگی کی اور میری انجام کار میں پس میری رستہ جو میری
 آوی اور حکم کر اور موجود کر میری لیے پھر یہاں نہیں ہو وہی پھر راضی کر مجھ کو ساتھ اور پھر نماز
 تو یہ کا یہاں یوں ہی کہ اگر کوئی کناہ ظاہر ہو وہی تو چاہی کہ بدل وضو کری اور دو رکعت
 نماز پڑھی اور استغفار کری اور گناہ سے توبہ کری اور جو گناہ کر چکا ہی اوپر لیجان ہر
 اور دل میں متدکری کہ آئندہ کناہ پھر اختیار نہیں کریں گی ہم نماز حاجت سے حاجت
 کا بیان یوں ہی کہ اگر کسی کو کوئی حاجت آئی آوی تو وضو کری اور دو رکعت نماز پڑھی
 اور تضرع نہ کی کر کی اور درود رسول پڑھ کر یہ دعا پڑھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ

اَنْكُرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اُحْمَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْتَغِيْرُكَ
 رَحْمَتَكَ وَعِزَّتَكَ مَغْفِرَتَكَ وَالْقِيَمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَلَسَّلَامَةُ
 مِنْ كُلِّ اَثْمٍ اَتَدْعُنِيْ ذَنْبًا اَوْ عَفْوَكَ تَوَلَّاهُ كُلَّمَا اَوْفَرْتَجِدُهُ وَلَا ذَنْبًا اَوْ
 قَضِيَّةً وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هِيَ لَكَ رَضًا اَوْ قَضِيَّتُهَا يَا
 اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ نہیں کوئی سبود کر اللہ علم والا بزرگ پاک ہی اللہ مالک عرش و
 تمام تعریف ہی اللہ ہی جو پانی والا ساری جہان کا مالکنا ہوں میں تجھے ہی جہنم
 اچھی کہ واجب کرنی والی ہوں میری رحمت کی اور مانگنا ہوں تجھی کا سون کو کہ لازم کرنی
 والی ہوں تیری بخشش کو اور جانتا ہوں پوری نیکی بہر نیکی سی اور بجا و ہر گناہ سی اور سلا
 ہر گناہ سی نہ چھوڑ میری نیکی کو لی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی غم مگر کہ دور
 کری تو اوسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی فرض مگر کہ ادا کر دیوی تو اوسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی حاجت
 دنیا اور آخرت کی حاجتوں سی کہ وہ تیری نزدیک اچھی ہو دی مگر جاری کر دی تو اوسکو
 ای بہت مہربان مہربانوں کی صلوٰۃ **اَرْجُوْكَ** کا بیان یوں ہی کہ صلوٰۃ **اَرْجُوْكَ** تمام چھوٹے
 بڑی گناہوں کی مغفرت کی نیکی ہی خواہ وہ گناہ خطا ہو خواہ قصدا خواہ پردی میں
 خواہ ظاہر میں حدیث میں آیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے اپنی چچا عباس رضی اللہ عنہ کو
 سکھائی طریقہ اوسکا یوں ہی کہ چار رکعت نماز پڑھی پھر رکعت میں بعد قرات کی ہندارہ بار
 سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَوَلَهُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھی اور رکوع میں دس بار
 اور قومیہ میں دس بار اور سجدہ میں دس بار اور جلسی میں دس بار اور دوسری سجدہ میں دس بار
 اور دوسری سجدہ کی بعد بیٹھ کر دس بار پس پھر رکعت میں پھر بار کہ چاروں میں تین
 سو بار سوتی ہیں پڑھی اور اگر ہو سکی تو یہ نماز ہر روز پڑھا کری نہیں تو بیست تین ایک بار یا
 ہجرتی میں ایک بار یا تیس میں ایک بار یا تمام عمر میں ایک بار پڑھی اور بہتر یہی کہ چار رکعت
 میں چار سورۃ سجات میں سی پڑھی اور تسبیحات کی سات سو تین ہیں سورۃ ہی اہم اہل اور
 حدید اور سورۃ جاثیہ اور سورۃ صافات اور سورۃ جمعہ اور سورۃ تغابن اور سورۃ علی ثمان سورۃ
 کہیں کا بیان یوں کہ جب سورج کہیں کو نہ نکلے کہ جب سورج کہیں کو نہ نکلے کہ جب سورج کہیں کو نہ نکلے

ساتھ پڑھی اور ہر رکعت میں ایک سو کمری شل اور نمازون کی اور قرات پڑھی لاکھ ستر
پڑھی اور نزدیک صحابین کی پکار کی پڑھی اور نماز کی پڑھی ذکر میں مشغول رہی جب تک آفتاب
صاف ہو جاتی اور اگر جماعت نہ ہو تو اکیلا پڑھی خواہ دو رکعت پڑھی خواہ چار رکعت اور اسی
طرح چاند کی کہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور ان کی مانند میں پڑھی نماز ستر
سایان یون ہی کہ پانی کی لئی رسول علیہ السلام نے کبھی فقط دعا مانگی اور کبھی جمعہ کی خطبہ
میں دعا لی اور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنے کی لئی بامہر گئی اور فقط استغفار کیا اسی واسطی امام
اعظم کی نزدیک پانی کی طلب میں نماز پڑھنی سنت ہو کہ وہ نہیں ہی بلکہ کہا ہی پڑھنے کی طلب دعا
اور استغفار ہی اور اگر اکیلا نماز پڑھی تو درست ہی لیکن صحیح روایت میں نبی علیہ السلام سے
ثابت ہوا استقامین نماز جماعت کی ساتھ پڑھنی اسی واسطی امام ابو یوسف اور محمد اور باقی
علمائے کہا کہ امام مسلمانوں کی جماعت کی ساتھ عید گاہ میں جاوی اور کفار ساتھ نہ ہو میں
پس امام جماعت کی ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اور قرات پکار کی پڑھی اور نماز کی بعد ما بعد
کی دو خطبہ پڑھی اور استغفار کری اور دعا استغفار کی حدیث کی دعاؤں میں ہی پڑھی اللھم
اسْقِنَا غَبَا مَغْنَمًا مَّا مَرَّ بِنَا فَاغْنِمْ نَا عَجَلًا غَيْرَ اَجَلٍ مَّا مَرَّ بِنَا اللھم
اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْزِلْ رَحْمَتَكَ وَاجْعَلْ بَلَدَكَ الْمُبْتَیَّتِ اور مانند اسی
یا اللہ برسا ہمیں منہ فرما کو بھنی والا بیت ارزانی کر نوا لافع دینی والا نہ ضرر کرنی والا جلد ہی برسنے
والا نہ دیر کر نوا لایا اللہ پانی دی اپنی بندوں کو اور جانوروں کو اور اتار رحمت اپنی اور زندہ کر
شہر مردہ اپنی کو اور امام چادر اپنی پہرا دی نہ قوم و چادر پہرانی کا طریق یون ہی کہ دیا
سرا بائیں طرف ہو جاوی اور بایان سرادہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر
مسئلہ نقل اگر شروع کیا تو جب ہو اپہر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا کر لیوی اور نزدیک
امام ابی یوسف کی اگر چار رکعت کی نیست لی اور پہلی قعدی کی کی فاسد کیا تو چار رکعت قضا
کری اور اسی طور پر اختلاف ہی اوس صورت میں کہ چار رکعت نقل پڑھی چاروں میں قعدی
ترک کی اخیر کی دو میں سی فقط ایک میں پڑھی و پس ان دونوں میں تینوں میں ایک امام
اعظم اور محمد کی دو رکعت قضا کری اور نزدیک ابی یوسف کی چار رکعت اور اگر پہلی رکعت

ترک کی اخیر کی دو میں سے فقہاء ایک میں پڑھی و پس ان دو دنوں میں نور دن میں ایک
 امام عظم اور محد کی دور رکعت قضا کری اور نزدیک ابی یوسف کے چار رکعت اور اگر پہلی دو
 رکعت میں یا آخری دو رکعت میں قنارت کی یا پہلی دو میں سے ایک میں یا پہلی دو میں
 ایک میں ترک کی تو ان چار دن صورت میں دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلی
 دو رکعت میں سے ایک میں قنارت کی اور تین میں نہ کی یا پہلی دو میں سے ایک میں کی
 اور آخری دو میں سے ایک میں کی ان دو دنوں صورت میں نزدیک محد کی دور رکعت قضا
 کریگا اور نزدیک حنفی کی غنی امام عظم اور ابی یوسف کی چار رکعت اور مقدمہ اولی ترک
 کرنی سے نزدیک محد کی نماز باطل ہوتی ہے اور نزدیک حنفی کی باطل نہیں ہوتی ہے لیکن سجدہ
 سہو کر لیوی اگر ایک عورت فی نذر کی کہ کل نماز نفل پڑھوں گی میں یا روزہ رکھوں گی
 پس عارض ہوئی تو اوپر قضا لازم اور گناہ مسئلہ نفل بدون عذر کی بیٹہ کر پڑھنی ہی جاکر
 کبھی ہونی کی طاقت ہوتی ساتھ اور اگر گناہ شروع کیا اور بیٹہ کی تمام کیا تو بھی درست
 ہی مگر مکروہ ہی لاکن عذر میں مکروہ نہیں اور عذر کی سبب دیوار میں تیکہ لگا کر نفل پڑھنی جائز
 مسئلہ شہر کی باہر سواری پرنفل پڑھنی درست ہی اشاری سے رکوع اور سجدہ کری جس
 طرف سواری جادی اگر سواری پر شروع کیا بعد اسکی زمین پر اترا تو اسی نماز کو رکوع اور
 سجدہ کی ساتھ پوری کری اور نزدیک ابی یوسف کے سرعی سے شروع کری اور اگر
 زمین پر شروع کیا بعد اسکی سوار ہو تو نماز اسکی فاسد ہونی اس صورت میں بنا کر
 بالاتفاق فصل بند رہوین سجدہ تلاوت کی بیان میں سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہی
 حنفی آیتہ سجدہ کی پڑھی اوپر یا جسنی حنفی اوپر اگرچہ قصد کسی کا نہیں رکھتا تھا اور امام
 کی پڑھنی سے مقتدی پر سجدہ واجب ہوتا ہی اور مقتدی کی پڑھنی سے کسی پر واجب نہیں ہوتا
 نہ مقتدی پر اور نہ امام پر ہاں جو شخص نماز میں داخل نہیں اسی سے تو اوپر واجب ہوتا
 مسئلہ اگر نماز کی خارج کسی نے آیتہ سجدہ کی پڑھی اور نماز میں نی سبلی تو نماز ہی
 نماز کی بعد سجدہ کر لیوی اگر نماز کی اندر سجدہ کر گیا تو درست نہوگا لاکن نماز باطل نہوگے
 مسئلہ اگر امام نے آیتہ سجدہ کی پڑھی اور ایک شخص نماز میں داخل نہ تھا اسی آیتہ

سنی بعد اسکی اوس امام کی تجویز اونی اقتدا کیا پس اگر امام کی سجدہ کرنی کی کیا اقتدا کیا ہے
 تو امام کی ساتھ سجدہ کرنی اگر امام کی سجدہ کرنی کے بعد اوس رکعت میں مثل ہوا تو پھر نیز سجدہ
 نکرے یعنی نماز کی اندر اور نہ بعد نماز کی اور اگر دوسری رکعت میں داخل ہوا تو بعد نماز کی سجدہ کر لے گی یا
 اوس شخص کی کہ جسے اقتدا نہیں کیا ہی اور جو سجدہ تلاوت کا نماز میں واجب ہوا نماز کی بعد
 اسکی قضا نہیں **ف** یعنی واجب تھا اگر ادا کیا تو نماز میں اور اگر ادا کیا تو بعد نماز کی اور سجدہ
 قضا نکرے کیونکہ منع ہی قضا کرنا نماز کی بعد الاکن وہ شخص گناہ کا رہا اسوا تو یہی اور چار انہیں سلم
 اگر کسی نے آیت سجدہ کی خارج نماز کی پڑھی اور سجدہ کیا بعد اسکی نماز میں شروع کیا اور اوس آیت
 کو پھر پڑھی تو ایک سجدہ و کفایت کر گیا اور اگر سجدہ کیا بعد اسکی نماز میں شروع کیا اور پھر اوس
 آیت کو پڑھی تو پھر سجدہ کرے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ کی گئی بار
 پڑھی تو ایک سجدہ و کفایت کر گیا اور اگر دوسری آیت پڑھی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کر
 اور اگر مجلس پڑھنی والی کی واحد ہی اونی والی کی متعدد تو پڑھنی والی پر ایک سجدہ اور اگر اسی
 سنی والی پر سجدہ اور اگر مجلس سنی والی کی واحد ہی اور پڑھنی والی کی متعدد تو سنی والی پر ایک سجدہ
 ہی اور پڑھنی والی پر متعدد مسئلہ کہ کیفیت سجدہ کرنی کی یہی کہ نماز کی شرطوں کی ساتھ یعنی ہاتھ
 بدن وغیرہ کی ساتھ ادا کر کہہ کر سجدی میں جاوی اور تہنجات پڑھی پھر ادا کر کہہ کر سجدہ
 سی ہر ادا ہادی اور تحریک اور التجات اور سلام سجدہ تلاوت میں نہیں مسئلہ مکروہ
 ہی کہ تمام سورۃ پڑھی اور آیت سجدہ کی چوڑی اور اگر آیت سجدہ کی پڑھی اور پھر
 ساری سورۃ چوڑی نہ کر وہ نہیں مگر سجدہ کی آیت کی ساتھ دو ایک آیت اور پھر
 بہتر ہی اور بہتر وہی کہ آیت سجدہ کی آیت پڑھی تاکہ سننے والی پر سجدہ واجب ہو

کتاب الجنائز

جنائز کی بیان میں موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور جن چیز میں وصیت کرنی واجب ہی اس
 وصیت نامہ کو ساتھ رکھنا مستحب ہی بلکہ جس وقت کمان موت کا غالب ہوا وہ وقت
 واجب ہی حدیث میں آیا کہ جو شخص ہر روز میں مرتبہ موت کو یاد کرے گا مرتبہ شہادت کا پاوی گا
 مسئلہ جب سلمان مرگے قریب ہوئی تو کلمہ شہادت کا اوسکی پاس پڑھا جاوی **ف**

یعنی پڑھو کی اور سکھنا دین کہ دوستی اور بھائی اور سکھ نہ کہین کہ تو بھی پڑھ اور سو ستر سین
 اور کی سر کی پاس پڑھی جاوی اور جب مر چکی منہ بند کیا جاوی اور انکھیں بھی اور دھنا
 میں جلدی کی جاوی مسئلہ جب ہنلانا چاہیں تب غود جلا کی اول تھی کو تین بار خوشبو
 کرین اور میت کا ستر چپا کر اور ساری بدن سی کپڑی اوٹار کی اوس تھی پر لاوین اول
 بخاست تھی بدن سی پاک کی جاوی بعد اوس کی بدون کلی کروالی اور ناک میں پانی ڈالنی
 کی وضو کر دیا جاوی **ف** تر مختار میں کہتا ہی کہ جب ناپاک چھس یا نفاس کی حالت
 میں مری تب مضطرب اور اشتاق کروا جاوے گا بالاتفاق اور اودن کی سوا اور دن کو پاک
 انگڑا کر اتر کر کی ہو پڑھ اور منہ اور حلق پاک کیا جاوی بعد اوس کی اوس پانی سی ہنلایا جا
 کہ جن میں تہوڑی پیری کی سی یا مانے اوس کی ذال کی جوش کیا گیا ہو اور اوس کی ڈاڑھی اور
 سر کی بالوں کو گل خیر دیا اوس کی مانند کی ساتھ دھوین اوس کی بعد اول بائیں کروٹ لٹا کر
 دہنی طرف دھوین پھر دہنی کروٹ لٹا کر بائیں طرف دھوین اور تیکہ لگا کی مہیا کر اوس کی
 پیٹ کو نرم نرم ملین اگر تیکہ لگی تو اوس کو پاک کرین دھوا غسل کا ضرور نہیں چھی اوس کی
 کپڑی سی بدن خشک کر کی خوشبو سر اور ڈاڑھی پر اور کا فور سجدی کی جگہ پر مل
 دیوین اور کفن پہناوین مرد کو تین کپڑی سنت میں بقول ابو حنیفہ کی ایک تھنی کہ آدھی
 پندلی تک ہو دی اور دو چادر میری قدم تک ورحیم حدیث میں آیا ہی کہ نبی ﷺ
 وسلم کو تین چادرین کفن کی دی گئیں پیراہن اوس میں نہ تھا اور روستار باند پہنا ہوا
 ہی اور اگر تین کپڑی میرے نہ ہوں تو دو کفایت ہی اور حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چادر تین
 دفن لگی جب پیر چھائی تھی تو پاؤں ہوتی ہی اور جب پاؤں چھائی تھے تو سر نگاہ نہایتا آخر پیر
 علیہ السلام کی تو ماسی اوس چادر کو سر طرف پھیلا اور پاؤں پہاں فال داو عورت کو دو کپڑی یا دو
 دیی جائیں ایک داکہ سر بال اور لپٹ کر کینی تھوڑی ہن **ف** وہ دو گز کی لنبی اور ایک بالشت چور
 ہوتی ہی اور دوسرے سینہ بند کہ بغل سی ٹھون تک ہو تا **ف** ہن گز کا لنبی اور بغل سی زانو تک کا چو
 ہوتا ہی اور اگر پانچ کپڑی میرے نہ ہو وین تو تین کفن کفایت ہی اور ضرورت کی وقت جو
 بہم پہنچی اور سلمان میت کو غسل دینا اور کفن کر کا کرنا اور جنازی کی نماز پر سہ

اور دوتا نافرض کنایہ سی و کفایہ او سکو کہتی ہیں کہ جو بعض لوگ ادا کرین تو سب چھوٹ
 جائیں اور اگر کوئی ادا نہ کری تو سب گنہگار ہوں اور بدوں ہندنی اور کشتہ شکنی نما جنازی کی
 درست نہیں و جب کفانی کا قصد کرین تو پہلی لفافہ بچا کر اوپر انرا بچھا دین بہر خورث
 جلا کی تین بار کفنوں کو خوشبو کرین اور خطر کا دین پس میت کو کفن پہنایا کی ازرا اور لفافہ
 پر لٹا کر مندا اور ڈاڑھی پر او سکی خوشبو ملکر ازار کو بائیں طرف سے لپیٹیں پھر دایہ طرف اور پھر
 نشافہ کو لپیٹیں پھر اگر عورت ہو دایہ تو سب سے اوپر کا لفافہ اور انرا پچھ مین پر کہیں بعد او سکی
 کفنی پہناوین او سکی پچھی دہنی سر پر رکھ کر بالون کو دو حصہ کر کی دہنی سی لپیٹ کی کفنی
 کی دونوں طرف سے کفنی پر کہیں بعد او سکی اول ازار کو لپیٹیں تب سینہ بند کر پھر لفافہ
 کو آد جنازی کی امامت کی لپی بادشاہ اولی ہی بعد او سکی قاضی پھر محلی کا امام پیر ولی
 اقرب یعنی نسب اقربا مین سی جو شخص زیادہ قریب ہو جیسا بیٹا پھر لڑکا پھر باپ پھر دادا
 پھر بہائی پھر بیوی و علی ہذا القیاس لاکن میت کا باپ امامت کی لپی بہتری او سکی پٹی سی
 اور نماز جنازی کی چار تکبیر مین پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللہم شری آخر تک اور نزدیک
 امام اعظم کی جنازہ کی نماز مین اکھڑ پٹنی جایز نہیں اور اگر شرع عالم جایز رہتی ہیں اور دوسرے
 تکبیر کی بعد دود پٹنی اور تیسری کی بعد میت اور سب مسلمانوں کی واسطی دعائیں اللہم
 اغفر لہمنا و لہمنا و شہدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انشانا اللہم
 من احببتہ متنا و احبہ علی الاسلام و من توفیتہ متنا فوقہ علی ایمان
 اللہم لا تحرمنا اجرہ و لا تضلنا بعدہ لا یزکمتک یا ارحم الراحمین
 یا اللہ جس تمہاری ندون در ہمارے دلوں و ہمارے چہرے میں اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے بچوں
 اور ہمارے عورتوں کو اور ہمارے حاضرین اور ہمارے غائبوں کو یا اللہ جسکو زندہ رہا
 تو ہم مین سی پس زندہ رکھے او سکو اسلام را و جسکو ماری تو ہم مین سی پس مار تو او سکو
 ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر تو ہلو کون کو او سکی ثواب سی اور نہ گمراہ کر ہلو کون کو بعد او سکی
 اور اڑکی کی جنازی پر یہ دعا پڑھی اللہم اجعلہ لنا قرطا و اجعلہ لنا اجرا و اجعلہ
 و اجعلہ لنا متافعا و مشقعا یا اللہ کر تو ا سکو ہمارے لپی الکی پچھی والا منزل مین

اور اسباب تیار کر لیا اور رکوعی تو اسکو ہارسی لئی ابراہوروشہ آخرت کا اور رکوعی
تو اسکو ہارسی لیتی شفاعت کر لیا اور مقبول ہو جاوی تیری جناب میں شفاعت ہوئی
اور اگر رکوعی ہو تو یون ہی **اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا قَرِيبًا وَاجْعَلْهَا لَنَا اجْرًا وَخِرًا**
وَاجْعَلْهَا لَنَا شَرَفًا وَمُسْتَقْبَلًا اور چوتھی تکبیر کی بعد سلام پہیری اور جو شخص امام کی
تکبیر کی بعد حاضر ہو دی پس جس وقت امام دوسری تکبیر کہی اور سو وقت امام کی ہر ایک تکبیر کہی
داخل نماز کی ہو جاوی اور امام کی سلام پہیری تکبیر پہلی تکبیر کو قضا کر لےوی اور تیسری
ابی یوسف کی اوس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور نہیں مانند اوس
شخص کی کہ امام کی تحریک کی وقت حاضر تھا اور امام کی ساتھ اوس کی تکبیر تحریک کی نہ ہی بلکہ
جب امام تکبیر کہے چکا تب وہ تکبیر کہے کر نماز میں داخل ہوا پس جس طرح اس شخص کو دوسری
تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور نہیں اسی طرح جو شخص بعد تکبیر پہنی امام کی حاضر ہو دی اسکو
بھی تکبیر کہے کر داخل ہونا چاہی انتظار کرنا دوسری تکبیر کا ضرور نہیں اور نماز جنازی کو
گھوڑی کی سواری پر پرہیزی درست نہیں اور نماز جنازی کی سجہ میں پرہیزی مکروہ ہی
اور نماز جنازی کی میت غائب پر پرہیزی اور جو عضو کہ کم آدمی بدن ہی ہو دی اوس پر
درست نہیں اور لڑکا سیدہ ہو کر اگر آواز کرنی کی بعد مر گیا تو اوس پر نماز پرہیزی جاوی اور اگر
آواز نہیں کی تو نماز نہ پڑھی جاوی ایک لڑکا نابجہ دار اگر حرب سی پکڑا آبا بدون بابا پ
اوسکی یا اوسکی ماما پ کی ساتھ پکڑا آیا اور اوسکی ماما پ دونوں میں سے ایک مسلمان ہے
یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہی پس اگر وہ دارالاسلام میں مر جاوے گا تو اوس پر نماز پڑھ
جائیگی **ف** یعنی اوسکی کئی صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ ایک لڑکا نابجہ دار اگر حرب
سی اکیلا دارالاسلام میں پکڑا آبا بعد اوسکی مر گیا تو اوس پر نماز پڑھی جائیگی دوسری صورت
یہ ہے کہ اگر وہ نابا پ کی ساتھ پکڑا آیا اور اوسکی ماما پ دونوں میں سے ایک مسلمان ہی پہرہ
لڑکا نابجہ دارالاسلام میں مر گیا تو اس صورت میں بھی اوس پر نماز پڑھی جائیگی تیسری صورت
یہ ہے کہ اگر ماما پ کی ساتھ پکڑا آیا اور ماما پ دونوں اوسکی کا فرین لاکن وہ لڑکا آپ عقلمند
ہی اور مسلمان پہرہ دارالاسلام میں مر گیا تو اس صورت میں بھی اوس پر نماز پڑھی جائیگی

اور سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اٹھادیں اور جلدی حلین لاکن نہ دوڑیں اور جنازہ
 جنازی کی بھی حلین اور جب تک جنازہ زمین پر رکھا نہ جائے تب تک نہ پیشین اور سنت
 ہے کہ قبر قبلہ کی جاوی اور میت کو قبلی کی طرف سے قبر میں داخل کیا جاوی اور وقت
 کی بسم اللہ علی ما رسول اللہ کہا جاوی اور نہ کعبہ کی طرف کیا جاوی اور قبر عورت کی
 وقت دفنانی کی پر مرد کی جاوی اور پکی اینٹ یا پس قبر میں رکھ کر اوپر پٹی ڈالی جاوی اور
 قبر مانند گولان اونٹ کی کی جاوی اور پکی اینٹ اور لکڑی رکھنی اور چونہ امر کی قبر میں
 کرنا کر وہی اور یہ جو اولیا کی قبروں پر مکانات بلند بنایا کرتی ہیں اور حیران خان کرتی
 ہیں اور جو کچھ اس قسم کی کام کیا کرتی ہیں یہ سب کام حرام ہیں یا مکروہ اور بغیر پڑھی
 نماز جنازی کی اگر میت دفن کیا جاوی تو اونٹنی قبر پر نماز جنازی کی تروی جاوی نیز
 دن تک اور بعد میں دن کی خبر پر نماز تہنہ درست نہیں نزدیک امام اعظم علی اور پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی وفات کی قریب سات برس کی بعد احد کی شہید دن پر نماز
 جنازی کی پڑھی شہید کہ یہ پڑھنا خاص شہید دن کی ایسی تھا ایسی کہ بدن اور کاریزہ
 ریزہ نہیں ہوتا ہی ^{مصلی} شہید کی بیان میں جو شخص اہل حرب یا اہل بی یا قزاق
 انکی ہاتھ سے مارا گیا یا لڑائی کی جگہ میں مارا ہوا ملا اور اوپر قتل کا نشان موجود ہی یا اوکو
 کسی مسلمان نے ظلم سے مارا اور اوکو ماری سے اور مسلمان پر دیت واجب نبوی اور
 شخص جس کو مارا گیا وہ بالغ تھا یا دیوانہ یا نابالک یا عورت یا یتیم یا غلام یا علی نہودی
 اور وہ شخص مرگے انکی کہانی یا پینے یا علاج کرنی یا خرید و فروخت یا وصیت کرنی سے غایب
 حاصل کر نہوا لاش ہوا اور بعد زخمی ہوئی انکی نماز کا وقت اوپر نکل رہا ہو تب وہ شخص
 شہید کہلاوے گا اور کو غسل نہ پڑھائی دینا اور اوکو بدن کی کتڑی کی ساتہ اوکو دفن
 پڑھائی کرنا لاکن اوپر نماز پڑھائی اور اگر یہ شہید نہ پائی جائیں گو وہ شخص ظلم سے
 مارا گیا ہو اگرچہ گواہ شہادت کا یا دیگا لاکن شہید نہ کہلاوے گا بلکہ غسل اور دفن دیا جاوے گا
 اور پھر نماز پڑھی جاوے گی ^ف تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو
 مارا لاکن ظلم سے نہیں مارا بلکہ خطاسی مارا یعنی تیر چور انکا پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان

تو اس صورت میں اوس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول شہیدہ کے بلا ویکھا اور اس طرح
 نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت یا نفس یا نفاس والی یہ لوگ اگرچہ اہل حرب یا اہل بی قضا
 کی ہاتھی سی ماری جاویں تو بھی شہید نہ کہلاو گی اگرچہ ثواب شہادت کلمہ دینی جاوے گی اور سبط
 جس شخص کو لڑائی کی جگہ سے زخمی اوٹھالائی بعد اوتھالائی اوسنی کچھ کہا یا یا کچھ نہ بچا
 یا مول لینا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اوسپر گزر گیا پس یہ شخص شہید نہ کہلاو گا
 اگرچہ ثواب شہید کا اوسکو خدا بخشی گا حد یا قصاص میں چھ مارا گیا وہ شہید نہیں اوسکو غسل
 دیون اوسپر نماز پڑھیں اور اگر قزاق یا باغی مارا جاوے غسل دیا جاوے نماز اوسپر نہ پڑھیں
 و قتل دوسری بات کی بیان میں اگر کسی عورت کا خاوند مر جاوے تو اوس عورت
 واجب ہی سوگ کرنا چاہیگی اوسدن تک عدت کی دنوں میں مراد سوگ سی یہی ہے
 کہ زینت نکری اور کپڑے از رو اور عطرانی نہ پہنی اور سمنال جو شہوا و تہیل اور سرمہ اور ہند
 کا نگری مگر کوئی عذر کی سبب ان چیزوں کو استعمال کری تو مضایقہ نہیں اور خاوند کی گھر
 سی باہر نہ نکلی مگر دن کو اگر ضرورت کی کہی نکلی تو رات کو اوس گھر میں رہا کری ہاں جس صحت
 میں کوئی بزرگ پھر سی نکال دیوے یا گھر کا پڑتا ہی یا خوف کرتی ہی اوس گھر میں اپنی جان یا اپنی
 مال پر تو ان صورتوں میں اوس گھر سے نکال جانا مضایقہ نہیں اور خاوند کی سوا اگر دوسرا
 کوئی عورت کی اقربا میں سی مر جاوے تو اوسکی بی بی تین دن تک سوگ کرنا جائز ہی اور زیادہ
 تین دن سی حرام ہی سلمہ میت پر غم کرنا اور انگہ سی الشوہانا جائز ہی اور روئی ہیز
 آواز بلند کرنی اور بریان کرنا اور کریمان پہنا کرنا اور سرمہ اور منہ پر ہاتھ مارنا حرام ہی اکثر حجیم
 حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہی اوسکی اہل کی نوحہ کرے گی
 سبب اس بات میں عالم کی اقوال مختلف ہیں بعض قائل ہیں اس بات کی کہ
 میت پر عذاب کیا جاتا ہی اوسکی اہل کی بیان کی سبب اور بعض اس بات کی قائل نہیں
 اور جو حدیثیں اس باب میں وارد ہیں اون حدیثوں کو وہ لوگ تاویل کرتی ہیں اور مختار
 نزدیک فقیر کی یہ کہ میت اگر اپنی حالت زندگی میں بیان کرنی کی عادت رکھتا تھا یا
 بیان کرتی پر وصیت کر گیا تھا یا بیان پر راضی تھا یا جانتا تھا کہ میری اہل مجھ پر

کر تکی اور او کو وہ مش کر گیا تو ان صورتوں میں از سر عذاب کیا جاوے گا اوسکی اہل کی بیان
 کرنی کی سبب اور اگر وہ زندہ کی میں عادت بیان کی ہیں رکھتا تھا اور نہ وہ جیت کر گیا
 اور نہ وہ از سر پانی رہتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ میری اہل مجھ پر فوج کر تکی تو از سر عذاب
 کیا جاوے گا مسئلہ سنت یہ ہے کہ مسیت میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہی اور نہ
 کری اور سنت کی گہر والوں کی یہی مسیت کی دن کہانا ایجا سنت ہی **وضن** مسیت
 قبروں کی زیارت کی بیان میں قبروں کی زیارت کرنی مردوں کو درست ہی نہ عورتوں کو
 اور سنت یہ ہے کہ قبرستان میں جا کر یہی السلام علیکم یا اہل القبور میں
 الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَحُمٌّ لَّکُمْ شَيْعٌ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
 لَکُمْ حَقُّوْنَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِثْلًا وَالْمُسْتَخِرِیْنَ اَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمْ
 الْعَافِیَۃَ یَغْفِرَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمَنَا اللّٰہُ وَاِنَّا کُمْ سَلَامٌ یہی تہی والی قبروں کی
 مسلمانوں اور مومنوں میں سے ہی **مسئلہ** یہی اور ہم تہی رہی چچی بچتی ہیں اور تحقیق ہم اگر
 چاہی اللہ تہی سہیلین کی رحم کری اللہ اکون یم میں سی اور چیلون پر یعنی مردوں
 اور زندوں پر مانتی ہیں ہم اللہ تعالیٰ سی اپنی لہی اور تہی لہی عافیت بخشی اللہ کو اور کو
 اور رحم کری اللہ تہی اور تہی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ فی سبیلہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سی روایت کی کہ جو کوئی قبرستان میں گدیری اور قل ہوا اللہ گارہ بارشہ کی مردوں
 کو بخشی ہو وہاں کی مردی کی کشتی کی برابر او سکوناب دیا جاگا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 رسول علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں کہ جو کوئی اکھڑ اور قل ہوا اللہ اور سورہ کا پڑھ کر
 ثواب ان صورتوں کا مردوں پر بخشی کا تو مردی اوسکی لہی شفاعت کرنی والی ہووین
 گی اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں کہ جو کوئی سورہ بیل
 قبرستان میں پڑھتا ہی حق تعالیٰ مردوں سی عذاب تخفیف کرتا ہی اور پڑھنی والی کو
 ہی مردوں کی کشتی کی برابر ثواب ملتا ہی **ف** اکثر علمای محققین اس قول میں کہ اگر
 کوئی مردی کو ثواب نماز یا روزی یا صدقہ یا دوسری عبادت مالی یا بدنی کا بخشے
 تو پڑھتا ہی **مسئلہ** انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنا اور مراد انہوں

مانگنی اور نذرانوں کی یہی قبول کرنی حرام ہے بلکہ ان چیزوں میں سے بہت چیزیں ایسی ہیں کہ گنتہین پہنچانی ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فعلوں کی کرنی والوں پر لعنت کی ہے اور ان امور میں سے منع فرمایا اور کہا کہ میری قبر کو بت مست کرو ورنہ میں نے جس طرح کفار بتوں کو سجدہ کرنے میں اسی طرح میری قبر کو سجدہ کیا کرو

کتاب الزکوٰۃ

اسلام کی گزشتہ نین دوسرا کن زکوٰۃ ہے حب عرب کی کتنی قوم نے رسول علیہ السلام کی وفات کی بعد چاہا کہ زکوٰۃ نہ دیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اولیٰ قصد جہاد کا فرمایا اور اس عمل پر اجماع متفق ہوا کہ جو شخص زکوٰۃ دینا واجب نہیں جانتا ہے وہ کافر ہے اور ترک کرنے والا فاسق ہے یعنی جو شخص اعتقاد رکھتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب نہیں پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب ہے لکن باوجود واجب جانتی کی زکوٰۃ دینا نہیں پس وہ شخص بڑا گناہ گار ہے نہ کافر نہ مسئلہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہو اور وہ نصاب ضروری کا رو بار اور قرض سے بچی ہو ہی ہو اور وہ نصاب قابل برائی کی ہو وی اور اوپر ایک برس پورا گذر ہو اور نصاب کی مالک ہو نیکی نہ بدل تمام ہو نیکی قبل اگر ایک سال یا تین سال کی زکوٰۃ پیش کی اور اگر گنا تو بھی اور اوپر ایک نصاب کی مالک کی اگر پہلی سی گنی نصاب کی زکوٰۃ ادا کی اور زکوٰۃ ادا کر نیکی بجا دین نصاب کو نکال مالک ہو تو بھی اور اگر ناجائز ہو گا پس نابالغ اور دیوانہ کی مال میں زکوٰۃ واجب نہ ہوئی نزدیک ابی حنیفہ کی اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کی واجب ہوگی کہ لڑکی اور دیوانہ کی طرف سے اس کا ولی اور اگر مسئلہ مال ضامن میں جیسے جو مال کہ گم ہو گیا یا دریائے میں گر پڑا یا کینے غصب کیا اور اوپر گواہ نہ ہوں یا بگل میں دفن کیا اور مکان اور سکا بھول گیا یا کسی پر قرض ہے لیکن وہ قرضدار کا بکرتا ہے اور اوپر گواہ نہ ہوں یا بادشاہ یا کسی ظالم کی کہ جس کی زیادہ دوسری کی پاس نہیں لیجا سکتی ہیں ایسی شخص میں ظلم سے لی لیا پس اس طرح کی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں یعنی اگر یہ مال اہل

ہاتھ میں آوے گا تو پہلی پہلی وزن کی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اتوار کو نہ پائی تو قرض ہو ہی
 اگرچہ وہ اتوار کو نہ پائی ہو یا جس قرض کا قرضدار نکلا کر تاجی او سپر کواد ہوں یا
 قاضی جانتا ہو یا کہ بین مال و فن کیا ہی اور مکان او سکا بھول گیا پس اس طرح کا مال جب
 ہاتھ میں آوے گا تب زکوٰۃ اوسکی واجب ہوگی بابت پہلی وزن کی مسئلہ قرض
 جس وقت وصول ہوگا تو اس وقت زکوٰۃ اوسکی دینی ہوگی فیصل اس اجمال کی یوں ہے
 کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہی تو جس وقت وہ قرض باقی رہے اور سوقت چالیس درم میں سے
 ایک درم زکوٰۃ دینی ہوگا مثلاً ایک گھوڑا تجارت کا بچا پس جس وقت قیمت گھوڑی کی ہاتھ
 میں آوے گی او سوقت چالیس درم میں سے ایک درم زکوٰۃ دینی واجب ہوگی اس میں
 سال گذرنے کی شرط نہیں اور اگر قرض بابت تجارت کی نہیں ہے بلکہ بدل مال کی تجارت
 مانے قرض تاوان معصوب ہے تو اس صورت میں بھی نصاب قبض کرنیکی بعد زکوٰۃ دینی
 واجب ہوگی مثلاً کسی نے ایک گھوڑا کسی کا عصب کیا اور وہ گھوڑا اوس
 عاصب کی ہاتھ میں ہلاک ہوا بعد اوسکی اوس گھوڑی کی قیمت غاصب کے گھوڑی کی مالک
 کی ہاتھ لگی پس جس وقت وہ قیمت اوسکی ہاتھ میں آئی او سوقت چالیس درم میں سے ایک
 درم زکوٰۃ دینی واجب ہوگی اس میں بھی سال گذرنے کی شرط نہیں اور اگر قرض تجارت کا
 بدل نہیں ہے اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہی مہر اور خلع اور اوسکی مانند کا تو اوسکی
 نصاب قبض کرنیکی بعد جب سال او سپر تمام ہوگا تب زکوٰۃ دی جائیگی نزدیک امام اعظم
 کی وہ مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مردنی مال لیکر عورت کو طلاق دی وہ مال
 اوسکی ہاتھ آیا پس یہ مال اگر نقد نصاب کی ہی تو بجز قبض کرنیکی زکوٰۃ او سپر واجب
 نہ ہوگی جب تک اوس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی
 اس صورت میں بھی بجز قبض کرنی نصاب کی زکوٰۃ واجب ہوگی سال تمام ہونیکی شرط
 نہیں ہاں مگر جو قرض بدل دیت اور بدل ارش جنایت اور بدل کتابت کا ہی تو اوپر
 قرض میں بجز قبض کرنی نصاب کی زکوٰۃ دینی واجب نہ ہوگی نزدیک صاحبین کی ہی
 بلکہ نصاب قبض کرنیکی بعد جب سال او سپر گذریگا تب زکوٰۃ دینی ہوگی مسئلہ زکوٰۃ

اور اگر کسی نے یہ نیت شہر طری خواہ ادا کرتی وقت نیت ادا کی کری خواہ زکوٰۃ کی قدر اول
 مال سے جدا کرتی وقت نیت کری **مسئلہ** اگر سارا مال بقدر دیا اور نیت زکوٰۃ کی
 نکی تو یہی زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی اور اگر بعض مال صدقہ کیا تو نزدیک الیٰی بوسعت کی پہنچ
 ساقط نہ ہوگی اور نزدیک محمد کی جسطرح صدقہ کیا اور مقدار کی زکوٰۃ ساقط ہوگی **مسئلہ** اگر
 شروع سال اور اخیر سال میں نصاب کامل تھی اور درمیان سال میں کم ہو گئی تھی تو
 یہی زکوٰۃ تمام سال کی واجب ہوگی سال کی درمیان کا نقصان معتبر نہیں **مسئلہ** مال زیادہ
 والا کہ جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ مال تین قسم ہے ایک قسم نقدی یعنی سونا اور
 چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا پتہ یا زیور یا برتن سونی اور چاندی کی اور نصاب
 سونے کی میں شقال ہے کہ ساڑھی سات تولی ہوتی ہیں اور نصاب چاندی کی دوسو
 درہم ہیں دہلی کی سنگی سی چھپن روپیہ ہر وزن اونکا ہوتا ہے اور سونے کی نصاب میں
 سی زکوٰۃ کی فرض کی مقدار چالیسواں حصہ ہے اور یہی طرح چاندی کی نصاب میں
 سی ہے اور اگر سونا نصاب سی کم ہوا اور اسی طرح چاندی کی نصاب سی کم ہو تو
 نزدیک امام ابوحنیفہ کی یہ ہے کہ دونوں کو باعتبار قیمت کی ایک شخص کر کے نصاب پوری
 کی جاویں اور قیمت کرنی میں فائدہ فقیروں کا نگاہ رکھا جاویں یعنی جس ایام میں
 سونے کی قیمت میں فائدہ فقیر کا ہو تو اوس ایام میں چاندی کو سونے کی قیمت لگاویں
 اور جس ایام میں چاندی کی قیمت میں فائدہ فقیر کا ہو تو اوس ایام میں سونے کو چاندی
 کی قیمت لگاویں اور نزدیک صاحبین کی یہ ہے کہ ساتھ اعتبار اجزاء کی نصاب پوری
 کی جاویں نہ باعتبار قیمت کی **ف** یعنی سونا اور چاندی دونوں کی جزو اگر برابر ہیں تو
 دونوں کو ملا کر نصاب پوری کی جائیگی اور اگر جزو دونوں کی برابر نہیں ہیں تو نصاب
 اعتبار قیمت کی پوری نہ کی جائیگی پس اگر سونا سوشقال ہے تو نزدیک تینوں کی زکوٰۃ
 واجب ہوگی اور اگر سودرم چاندی اور پانچ شقال سونا ہے اور قیمت پانچ شقال سونے کی
 برابر سودرم چاندی کی ہے تو زکوٰۃ نزدیک امام عظیم کی واجب ہوگی نزدیک صاحبین
 کی جو سونا اور چاندی کہوٹا ہوا اگر کہوٹا ہیں اوسکا تم ہی تو حکم اوس سونی اور چاندی کا حکم

مناسبت کا بی اور اگر کوئی پانچ اور سیکڑا غالب ہی تو سیکڑا اور سیکڑا کا ہی قسم دوسری مال
 نامی میں سی مال تجارت کا ہی جو مال کہ تجارت کی انیسویں سول لیا ہی اوس میں زکوٰۃ چوبیس
 ہوتی ہی اور اگر سیکڑے کی مال بخشایا اوسکی لپی وصیت کی یا عورت کو مہر میں مال پانہ
 آیا یا غلے یا قصاص کے صلح میں مال پانہ آیا اور اوس مال کی مالک ہوتی وقت نیت تجارت
 کی کی تو نزدیک ابی یوسف کی اوس مال میں زکوٰۃ واجب ہر گز نہ نزدیک محمد کی اور
 اگر سیرت میں مال پانہ آیا اگرچہ عورت کی مرنی وقت نیت تجارت کی کی تھی تو بی وہ مال
 تجارت کا نہ ہوگا اور زکوٰۃ اوس میں واجب نہ ہوگی مسئلہ اگر ایک غلام تجارت کی لپی ہو یا
 بعد اوسکی اوسکو خادم کیا پس وہ غلام مال تجارت کا نہ رہا اور جو لوٹندی غلام واسطے
 خدمت کی مول لپی گئی اور بعد اوسکی اوس میں نیت تجارت کی گئی تو وہ لوٹندی غلام مال
 تجارت کی نہ ہوں گی جب تک وہ سچی بخائیں گی مسئلہ مال تجارت کا سونی اور
 چاندی کی ساتھ یعنی ان دونوں میں سی جس میں فائدہ فقیروں کا ہو وی اوسکی ساتھ
 قیمت کری پس جب دونوں قسم میں سی جس کی نقاب کی برابر وہ مال پہنچی تو چالیسوں
 حصہ اوس مال میں سی زکوٰۃ اگر سی قسم تیسری مال نامی میں سی چرنیوالی چاروں میں
 یعنی اونٹ اور گائیں اور بکریاں فرودادہ ملی ہوئی اور اسی طرح کئی کپوڑی کی کہ
 اوہی برس سی زیادہ میدان میں چرا کرتی ہیں اوس میں زکوٰۃ واجب ہے اور میدان
 کی چرنیوالی جانوروں کی نقاب کی تحصیل اور حیدر میں زکوٰۃ اوس میں واجب ہوتی
 ہی اوسکی تحصیل بہت طول رکھتی ہی اور ان مکوں میں یہ سب مال زکوٰۃ واجب ہوئے
 مقدار میں نہیں پہنچتی ہیں اس واسطے ان چیزوں کی زکوٰۃ کی مسئلہ ذکر نہیں گئی اور اس
 طرح مسئلہ احکام عشری زمین کی ذکر نہیں گئی اس سبب سی کہ ان مکوں میں نیز
 عشری زمین ہی اور مسئلہ عشری والوں کی ہی جو شاہ راہوں پر پڑتی ہیں بیان نہیں گئی
 مسائل سوائے کی اگرچہ مشفق رحمہ اللہ فی بالکل ذکر نہیں گئی لیکن یہ عاجز بطور
 اختصار کی ذکر کرتا ہی تاکہ لوگ مسائل سی آگاہ ہوں مسئلہ جان تو کہ جسکی پاس
 پانچ اونٹ حاجت اصلی سی زیادہ ہوں اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل میں چرتی ہوں اور

برس اون پر گزری تو اون پانچ اونٹ میں ایک بکری زکوٰۃ دیوی پس اسی طرح ہر
 پانچ میں ایک بکری دیا کری جب تک پس کو پہنچی پینتیس تک پس اون میں ایک بونی مادہ پس
 روز کی دیوی پھر جو وقت چھپس کو پہنچی پینتیس تک پس اون میں ایک بونی مادہ دوسرے
 کی دیوی اور جو وقت چھپس کو پہنچی ساٹھ تک پس اون میں چھ یعنی تین برس کے
 اونٹ کی قابل حبت کرنی اونٹ کی دیوی پھر جو وقت ایک سو تک پہنچی پینتیس تک پس اون
 میں چھ یعنی چار برس کی بونی کہ پانچوں برس میں لگی ہو دیوی اور جو وقت چھپس
 کو پہنچی سو تک پس اون میں دو بونیاں دوسری دیوی اور جو وقت ایک سو کو پہنچی
 ایک سو پس تک پس اون میں تین برس کے دو اونٹیاں کہ قابل حبت کرنی اونٹ
 کی ہون دیوی اور جو وقت زیادہ ہوں ایک سو پس سی تو حساب سر نو سی شروع کیا جاو
 یعنی جب ایک سو پس پر پانچ اونٹ زیادہ ہوں تو ایک سو پس کی تین برس کے
 دو اونٹیاں اور پانچ کی ایک بکری دیوی اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری دیا کری جب تک پر
 پوری ہو دین تک پس اون میں ایک بونی مادہ برس روز کی دیوی پس موجب
 ترتیب پہلی کی حساب کرتا جاوی مسئلہ اور تیس گانی سپون سی کم میں زکوٰۃ پہنچ
 جب تیس پوری ہوں اور برس اون پر گزری تو ایک تین یعنی پڑ یا یا پڑا پس
 سی زیادہ دوسرے سی کم کی دیوی اور جب چالیس ہوں تو ایک سنا یعنی دوسرے سی
 زیادہ تین برس سی کم کا کچھ نہ ہو یا مادہ دیوی جب ساٹھ ہوں تو دوسری دیوی اور جب
 ستر ہوں تو ایک سنا اور ایک تین دیوی اور جب اسی ہوں تو دوسرا دیوی اور جب نو
 ہوں تین تھی دیوی اور جب سو ہوں تو دوسری اور ایک سنا دیوی اسی طور سے
 ہر ایک تیس میں تینیا اور ہر چالیس میں سنا دیا کری گانی مہینے کی زکوٰۃ ایک سو
 اور اون میں اور مادہ دو لون دینا درست ہے اور اونٹ میں سوا مادہ کی تردید نہیں آیا
 مسئلہ چالیس بکری سی کم میں زکوٰۃ نہیں جب چالیس پوری ہوں اور برس اون پر گزری
 تو ایک بکری زکوٰۃ دیوی ایک سو پس تک پس ایک سو تیس ہوں تو دوسری زکوٰۃ دیوی
 دوسو تک جب دوسو سی ایک زیادہ ہو تو چار بکری دیوی پھر ہر سیکڑی میں ایک بکری

دیا کرتی بہیز کڑی کی زکوٰۃ ایک طرحی زکوٰۃ میں چاہی بکری دی چاہی بکری چھوٹی
 بڑی سب جانور کن کی زکوٰۃ دیوے مسئلہ جو کہ بوری اور کبوتریان الفرسان کل میں
 چرتی ہوں اور وہ تجارت کی یعنی ہوں پس ان میں زکوٰۃ نہیں ہی امام شافعی رحمہ اللہ
 اور غیر ہم کی نزدیک اور امام عظیم کی نزدیک اگر کبوتری اور کبوتریان ملی ہوں تو زکوٰۃ
 دینی چاہی فی راس ایک دینار دیوے یا اوس کے قیمت شکر کار کی دوسو درہم میں سے
 پانچ درہم دیوے لیکن فتاویٰ میں لکھتا ہی کہ فتری صاحبین کی قول یہ ہی مسئلہ
 اگر کسی مسلمان یا کسی فرتی فی گوہن ہونا یا چاندی یا تانبہ یا انکی مانند میں پایا تو یا پھر
 حصہ اوس تمام لیوے اور چار اوس پانچواں تو دیوے اگر دین کی ملک ہے اور اگر دوسرے ملک
 میں ہی تو ایک حصہ حاکم لیوے اور چار حصی زمین دال کو جو الی کر ہی پالی کو کہ یہ بیگہ اور اگر
 اپنی گہن پایا تو نزدیک امام عظیم کی اوس میں پانچواں حصہ حاکم کو دینا واجب نہیں
 اور نزدیک صاحبین کی واجب ہی اور اگر انشی پستی کی زمین میں پایا اوس میں نزدیک
 میں ایک روایت میں ہی کہ پانچواں حصہ حاکم کو دینی اور ایک میں ہی کہ دیوے مسئلہ
 اگر مال کاڑھا یا یا اگر اوس میں نشان اسلام کا ہی مانند سکے اسلام کی تو اوسکا حکم کڑی
 ہو ہی مال کا ہی اوسکی مالک کو تلاش کر کی پانچواں چاہی ہی اور اگر اوس میں نشان کفر
 کا ہی پانچواں حصہ حاکم مسلمان لیوے اور باقی پانچواں کو دیوے مسئلہ پہلی زکوٰۃ
 خراج کر سکی جبکہ کی بیان میں زکوٰۃ خراج کر سکی جبکہ وہ فقیر ہی کہ نصاب سی کم مال کا مالک
 ہو اور وہ سکین ہی کہ مالک کسی چیز کا ہو اور نہ کتاب ہی کہ مال کتابت کی اور اگر لی میں
 محتاج ہی اور قرضداری کہ وہ مالک نصاب کی مالک کا ہی الاکن نصاب اوسکی قرض سی کم
 ہی اور غائب ہی کہ استبانہ کا نہیں کہش اور وہ او ہی کہ مال وطن میں کہش اور وہ غیر میں ہی وطن
 سی اور مال سا پونہ میں کہش پس اگر چاہی ان جماعت میں ایک جماعت کو دیوے یا چاہی ان سب کو
 دیوے یعنی مثلاً اگر چاہی فقیر فقیر ہی جماعت کو حصہ کر دیوے یا چاہی ہر فرد کو حصہ
 تقسیم کر دیوے دو نو وجہ درست ہی لیکن زکوٰۃ دینی مال مال زکوٰۃ کا اپنی بابا ہے
 اور لا کو اور عورت اپنی شوہر اور شوہر اپنی جوڑ کو اور اپنی غلام اور برادر کی کتاب

اور ام ولد کو ندیوی اور اوس غلام کو ندیوی کہ جس کا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو ندیوی
 اور سید اور سید کی غلام کو ندیوی اگر صدقہ فطر کا مستحق نہ ہیں کہ ادب سی یا ونی صدقہ فطر
 کہ راہی اور جس کے بیانی میں اور سید کے کفن میں اور سید کے قرض اگر نہیں چرکری اور دوسرے غلام اور دوسرے
 کی چھوڑ کر لیکو ندیوی مسئلہ اگر زکوٰۃ خرچ کر نیکی جگہ گمان کر کی زکوٰۃ دی بعد اوسکی ظاہر ہوا
 کہ زکوٰۃ یعنی اولاد و ثمن تہا یا سید یا کافر یا مایا یا شوہر یا جوہر و زکوٰۃ دینی راہی کو پیر زکوٰۃ
 دینی لازم نہیں نزدیک امام عظیم کی اور نزدیک ابی یوسف کی پیر دینی لازم ہی مسئلہ
 مستحب ہے کہ ایک فقیر کو اس قدر دیوی کہ اس دن محتاج سوال کا نہ ہو مسئلہ نصاب کی
 انداز یا نصاب سی زیادہ ایک فقیر غیر قرضہ اگر کو دنیا یا ایک شہر سی دوسرے میں مال زکوٰۃ کا
 بھیجنا مکروہ ہی مگر جس وقت گمانہ او سکادوسری شہر میں ہو یا دہانگی لوگ بڑی محتاج ہوں تو
 درست ہی مسئلہ جس شخص کو ایک دن کا کہا نا ایسہ ہوا و سکوا سوال کرنا نہ چاہی فصل
 دوسری صدقہ فطر کی بیانی صدقہ فطر واجب ہر آزاد مسلمان پر مالک نصاب کا
 ہو اور زیادہ ہو قرض اور ضروری حاجتوں سی اور نامی ہونا نصاب کا اس میں شرط نہیں
 پس جو شخص اس طرح کی نصاب کا مالک ہوگا او پیر صدقہ لینا حرام ہی صدقہ فطر کا اپنی طرف
 اور اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سی دیوی اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہ ہو وی اور اگر
 مالک نصاب کی ہو وی تو اونکی مال سی دیوی اور اپنی خدمتی غلاموں کی طرف سی دیوی
 اگرچہ غلام مدبر ہوا اور تجارتی غلاموں کی طرف سی ندیوی اور ام ولد کی طرف سی دیوی
 نہ اپنی جو واد اپنی اولاد و بالغ اور اپنی غلام مکاتب کی طرف سی اور نہ بہالی ہوئی غلام
 کی طرف سی اگر پھر ایسی بعد اوسکی طرف سی دیوی اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی
 شرکت میں ہو دین تو نزدیک امام عظیم کی صدقہ فطر اول غلاموں کا کسی پر واجب
 نہوگا مسئلہ صدقہ فطر کا واجب ہونا ہی عید کی دن کی و خبر طلوع ہوئی سائتہ پس جو آدمی عید کے
 صبح سی الکی مر گیا یا صبح کی بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر کا او پیر واجب نہوگا
 اور عید سی الکی ہی صدقہ فطر کا ادا کرنا جایز ہی لیکن سنت یہی کہ عید گاہ کی طرف بکھڑی
 کی لگی ادا کری اگر عید کی دن صدقہ فطر کا ادا کیا بعد اوسکی جب چاہی قضا کرے

مسئلہ مقدار صدقہ فطر کا گھبرائی کی یا گھبرائی کی سو ادھار صاع ہی اور خرما یا جو
ایک صاع اور شیشہ یا آدھا صاع ہی گھبرائی کی مانند نزدیک نام غنیمت کی اور نزدیک
مساجین کی ایک صاع ہی مانتا جو کی اور صاع ایک طرف ہی کہ آٹھہ رطل مسوریان یا جو
غلہ مانند اوی کی ہی اوہین سمانا ہو اور نزدیک ابی یوسف کی صاع وہ طرف ہی کہ سیر
پانچ اوہائی رطل ساوی اور رطل میں استار کا ہوتا ہی ہر ستار سا ہی چار شقال
کا ہی پس وزن ایک رطل کا وہی کی سکے سی چھپس روپی کی برابر ہوتا ہی اور
صدقہ فطر میں غلہ کی عوض اونی قیمت دینی ہی جائز ہی فصل عیسوی صدقہ نفل
کی بہائین صدقہ نفل باب اور اقربا اور یتیم اور عیسا یہ اور سوا ک کہ نوا لون اور
اونی غیر و نکو دی کسواٹی کہ حق تعالیٰ کی کلام سی انکو دنیا ثابت ہو اچھا نچہ اللہ تعالیٰ
فی زما یا لیسکونک ما ذل انفقون قل ما انفقتم من حبس قل انکم انکم
و لا قریبن و النسا حی و المساکین و انر السبیل و ما تفعلون من خیر
فان اللہ بہ عظیم رچی ہن تجسی کیا چہ خرچ کرین لو کہہ جو چہ خرچ کرو فائدہ کی سو
باب کو نزدیک رالونکو اور یتیمکو اور محتاجونکو اور راہ کی سافر و نکو و اور جو کر دی
بہلافی سو وہ اند کہ معلوم ہی و لوگون فی یو چہا تھا کہ مالون میں سی کس مال کا
خرچ کرنا بہت ثواب ہی فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر بہکانی پر خرچ ہو تو ثواب
زیادہ ہی لائن بہتر یہی کہ جو مال اصلی حاجتون اور قرض اور نفقون اور و
حقوق سی زیادہ ہو وہ دیوی اور گناہ کی کام میں خرچ کر ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
خیر کی فتح کی بعد ایک برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتی ہی اور اپنی ذات پاک
کی اپنی جمع نہیں کرتی تھی جو کہہ میہ ہونا خدا کی راہ میں دی دیتی ہی اور زکوٰۃ
تھی انفق یا بالک و لا تحسب من خرچ العرش اقا کا کہ یعنی خرچ کر با بالار
جو کہہ رکھی تو اور عرش کی مالک سی اندیشہ فقر کا مت رکھہ اور مال کو بہنو و خرچ
نکر ہی کہ پیورہ خرچ کر نیوالی کو حق تعالیٰ جل شانہ فی شیطان کا بہائی فرمایا اور خرچ بہنو
وہ ہی کہ اوہین نہ ثواب ہو اور نہ فائدہ دینا کا اور شش خوشی شش کی حق سی زیادہ کرنی

منع ہی مسئلہ صیغہ نفل میں سی پہلی نبی پانچم کو دیو بی سو اسطی کہ زکوٰۃ اور تکوین ہی حرام ہی اور
رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کر کے ان کی خدمتوں میں تواضع اور تعلق نسیم
کی ساتھ گذرانی مسئلہ صیغہ نفل ذمہ کی کو دینا درست ہی نہ جبری کو
مسئلہ حیافت بہان کی تین دن تک سنت ہو کتن ہی بعد اسکی مستحب

کتاب الصوم

روزہ کی بیائیں اسلام کی ارکان تو ہیں سی تیسرا رکن روزہ رمضان مبارک کی جینی کا
ہی روزہ فرض قطعی ہی ہر مسلمان سکلف پر جو فرض بخانی او سکوستو کا فرضی اور جو بعینہ
عذر کی او سکوترک کری تو بڑا گناہ کا ہے اور بخاری اور مسلم میں ہی کہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنه فی رسول علیہ السلام سی روایت کہ ہر نیک عمل نبی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہی ثواب
او سکادوستی سات سو چند تک حق تعالیٰ فی فرمایا اگر روزہ کہ پیشک روزہ میری لپی
ہی اور میں آپ روزہ کی جزا ہوں مسئلہ روزہ ادا ہو سکی شرط نیست ہی یعنی بدولت
کی روزہ ادا ہو گا اور حیض اور نفاس سی پاک ہونا ہی شرط ہی کہ حیض اور نفاس کی تہا
بھی روزہ صحیح ہو گا مسئلہ روزہ چہ ہضم ہی ایک تو روزہ رمضان دوسرا روزہ
قضا تیسرا روزہ نذر میں جو ہر روزہ نذر غیر تعیین کا یا بچوان روزہ کفارہ چہ ہمان روزہ
نفل پس نزدیک بام عظم کی رمضان کا روزہ مطلق نیست لی سنا تہہ اور سنا تہہ نیست فرض
وقت اور سنا تہہ نیست نفل کی ادا ہوتا ہی مطلق نیست کی صورت یون کہ چین کہی کہ
میں فی نیست روزہ کی او نیست فرض وقت کی صورت یون ہی کہ چین کہی کہ میں فی اس
رمضان مبارک کی فرض روزہ نیست کی اور صورت نیست نفل کی اسطرح ہی کہ دہر
کہی کہ میں فی نیست نفل کی کی او اگر نیست قضا یا کفارہ کی کی پس نہ نیست کرنیوالا اگر مقیم
اور صحیح سالم ہی تو فرض وقت کا ادا ہو گا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر ہی تو
اوسنی قضا یا کفارہ کی نیست کی تو قضا اور کفارہ ادا ہو گا نہ فرض وقت کا اور نزدیک صحیح
کی اگر مریض یا مسافر ہی تو ہی فرض وقت کا ادا ہو گا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالک
اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی روزہ رمضان کی لپی ہی تعیین کرنی نیست فرض وقت کے

ضروری اور نذرین نزدیک امام عظمیٰ کے جس طرح ساتھ نیت نذر کی ادا ہوتا ہے اس طرح
 مطلق نیت کی ساتھ اور ساتھ نیت نفل کی بھی ادا ہوتا ہے اور اگر اوس نذر معین میں
 دوسری واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا نہ وہ نذر معین اور نزدیک اکثر
 اماموں کی نذر معین بغیر تعین کرنی نیت کی نذر ادا نہیں ہوتا اور نفل جس طرح نفل کے
 نیت سے ادا ہوتا ہے اسی طرح مطلق نیت کی ساتھ بھی ادا ہوتا ہے بالاتفاق
 اور نذر معین اور قضا اور کفار میں نیت تعین کرنی شرط ہے بالاتفاق مسئلہ روزی کی نیت کا
 وقت بعد سورج دہن کی صبح کی ہوئی تک ہے اور صبح ہوئی چھ یا نہین کر نفل روزی میں دہر
 کی قبل تک درست نزدیک شمار ہے اور احمیٰ اور نزدیک مالک کی صبح کی بعد نفل کی نیت
 بھی درست نہیں اور نزدیک امام عظمیٰ کی روزی رمضان اور نذر معین اور نفل کی نیت دہر
 کی قبل تک درست ہے اور قضا اور کفار اور نذر معین کی نیت صبح ہوئی وقت بالاتفاق درست
 نہیں اور نزدیک تینوں اماموں کی رمضان کی تیسری روزی یعنی ہرات مالک کی نیت کرنی
 شرط ہے اور امام مالک کی نزدیک ساری رمضان کی واسطی پہلی رات ایک نیت کفایت ہے
 اگر رمضان کی مہینی کی اول رات میں تیس روزی کی نیت کسی نیکی اور درمیان رمضان کی اوسی
 جنون ہوا اور نیکی دن اوسی جنون میں گذر گئی اور کوئی چیز روزہ تو رنی والی اوسین روزہ
 ظاہر میں نہ آئی تو نزدیک امام مالک کی روزی اوسی صحیح ہوئی اور نزدیک تینوں اماموں کی جنون
 دنوں کی روزی قضا کی اسی واسطی کہ اوسین نیت فوت ہوئی اور اگر ساری مہینی رمضان کی
 باولا رہا تو روزی سا قطہ جو قضا واجب ہوگی اور اگر رمضان میں ایک ساعت بھی باولیکو
 افاقہ ہوا تو پہلی دنوں کی روزی قضا کی خواہ وہ بالغ ہوئی وقت دیوانہ ہوا یا بعد
 بلوغت کی ہوا مسئلہ رمضان کی مہینی میں چاند دیکھنی ہی یا شعبان کی تیس دن تمام
 ہوئی ہی روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اور اگر آسمان میں مثلاً ابر یا غبار جو تو رمضان کی چاند کو
 یعنی ایک مرد یا ایک عورت عادل کی گواہی کفایت ہی خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی
 اور اسی طرح سوال کی چاند کی یعنی دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد
 عادل کی گواہی الفاظ شہادت کی ساتھ شرط ہے اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان

اور سوال کی چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہے مسئلہ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی
 کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پہرے میں کو چاند دیکھا گیا تو افطار کرنا جائز ہوگا اور اگر دو آدمی
 گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گذر گئی تو افطار جائز ہوگا اگرچہ چاند دیکھا بخاوی مسئلہ
 اگر کسی نے چاند رمضان باشوال کا اپنی آنکھ سے دیکھا اور قاضی نے گواہی اور قبول نہ کی تو
 دونوں صورتیں واجب ہے کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار کرے گا تو قضا واجب ہوتی نہ
 کفارہ مسئلہ شک کی دن یعنی تیسویں شعبان کو جب چاند دیکھا بخائی اور مطلع صاف نہ ہو تو روزہ
 ترک ہی کر فطر کی نیت سے رمضان تک نہیں اگر وہ دن مقادری فطر روزہ کی موافق ہو جائے تو
 یعنی ایک شخص کی عادت ہے کہ ہر پیر جمعہ کو روزہ رکھے کبھی اتفاقاً وہ تاریخ شک کی اور پیر
 واقع ہوئی تو اسکو اسدن روزہ رکھنا منع نہیں اور اگر ایسا نہ ہو تو خواص روزہ رکھیں
 جو لوگ شک کی ذی نیت جانتے ہوں وہ رکھیں اور نیت اسدن کی کیا ہی کہ نیت فطر
 کی کری نہ غیر اسکی اور عوام دو پہر کے بعد افطار کریں نزدیک امام اعظم کی آراء میں
 رمضان کی نیت یا دوسری واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اگر بطرح نزدیکی
 ساتھ روزہ رکھنا مکروہ ہو تو روزہ کی حدیث میں کہ جس نے آج اگر دن رمضان کی پہلے روزہ رکھا
 اور اگر دن رمضان نہیں تو پہلے روزہ دوسرے وجہ کا ہی فطر کا لکن ہر تقدیر میں نیت ساتھ روزہ
 رکھے گا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظم علیہ السلام
 پہلی قضا اور کفارہ واجب کر نیوالی چیزوں کی سیانہیں اگر کسی نے رمضان کی روزہ میں
 جماع کیا یا جماع کیا یا قضا قبل یا دبر میں یا کہا یا یا یا یا قضا خواہ غذا خواہ و در روزہ
 اسکا فاسد ہوا و سپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بروی آزاد کری اور اگر میسر نہ ہو تو تکبیر
 دو مینی روزہ رکھے کہ اوّلین رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہوں اور اگر اسد و غیر
 کی بحین کوئی روزہ فوت ہو جاوی خواہ عذر خواہ بغیر عذری تو پھر روزہ ہر پہر سے شروع
 کری مگر حیض اور نفاس کی ضرورت میں افطار کرنا مضائقہ نہیں اور اگر مثلاً بسبب پرے
 طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو تو ساتھ ساتھ سکین کو دو وقت پہر کہا نا کہلاوی لکن جن ساتھ
 اوّلین کو صبح کو کہلاوی اوّلین کو پہر شام کو کہلاوی یا ہر ایک کو غلہ صدقہ فطر کی قدر دے

آور نزدیک شش کی اور احمدی بدون دلی کی کفارہ واجب نہیں ہوتا ہی بالاتفاق اور جس وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہی اگر
 روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا ہی بالاتفاق اور جس وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہی اگر
 اسی وجہ سے ایک رمضان میں دو یا کئی روزی توڑی تو اس سے تین اور اول کی کفارہ دینی کی بہرہ
 دوسرے روزہ دوسری یعنی کفارہ علیحدہ دوسری اور سطح قیاس گری تیسری اور جو تین میں اوپر
 اولیٰ اور اگر کسی کا کفارہ نہیں دیا یہاں تک کہ رمضان آخر ہو گیا تو سب کے دلی ایک کفارہ
 کافی ہے اور امام مالک اور شافعی کی نزدیک دو نون نقدیر میں ہر روز دینی الگ الگ کفارہ
 چاہیے اور اگر دو رمضان میں دوسرے فاسد کیے اور اول روزہ کا کفارہ نہیں دیا تو اس سے تین
 بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطاسی فطر کی مانند مشکل کی کہ تین دن
 نقد کی خلق میں پانی اتر گیا یا سبب برستی کی افطار کیا خواہ جماع خواہ اور کسی چیز کی
 ساتھ یا حسنہ کیا گیا یا کان یا ناک میں دھوا لی گئی یا پیت یا مسک یا زخم میں دوا دالی گئی
 پس وہ دوا اسی رباغ یا پیت میں پانی یا لکڑیاں یا دھوا یا دھیر کہ دوا اور غذا کی قسم سے نہیں
 نکل گیا یا قصد نہ پہنچتی یا رات جاگ رہا نہ سحر کیا گیا یا اور چھپی معلوم ہو کہ صبح تھی یا شام
 دہری کی خیال سے افطار کیا اور وہ دوا یا نہ تھا یا بھول کر کہا نا کہا یا اور خیال کیا کہ روزہ میرا
 فاسد ہوا بعد اس کی پھر قصد کہا یا یا سوئی اور کسی خلق میں کسی نے پانی ڈالا یا عورت سے نہیں
 یا دیوانگی یا بھوشی کی حال میں دلی کی گئی انصورتوں میں قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ
 اور اگر کسی نے رمضان میں نہ روزہ کی نیت لی اور نہ نیت افطار کی اور روزہ توڑنے والی کوئی چیز
 اس سے خطا برٹل میں نالی تو اس سے تین ہی قضا واجب نہ کفارہ اور اگر رمضان میں نیت
 روزہ کی لی اور کہا نا کہا یا تو نزدیک امام عظیم کی کفارہ واجب ہوگا اور نزدیک صاحبین
 کی واجب ہوگا اور اگر روزہ بھول گیا اور اس حال میں کہا نا کہا یا پانی یا جماع کیا تو
 روزہ فاسد ہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتکام ہونا اور دیکھنے کی ساتھ شہوت ہوا اور
 ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور انگہ میں سر نہ لگانا اور غیبت سے گری اور چھپی لگانا اور بغیر
 قصد کی قی کر نی اگرچہ بہت ہو اور قصد سے توڑی قی کر نی اور کائنات میں پانی ڈالنا یا دھیر
 بھی روزہ فاسد نہیں کرتی ہیں اور اگر ذکر کی اندیشہ یا دوسرے کوئی چیز دلی کی تو نزدیک

امام عظیم کی روزہ فاسد نہ ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کی فاسد ہوگا اور اگر مردہ عورت یا چارپا
 کی ساتھ قبیل اور ویرکی سوا اور کسی اعضا میں وطی کی بلعورت سی بوسہ لیا یا شہوت سی
 ساس کیا ان صورتوں میں اگر انزال ہوا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہ ہوا تو فاسد نہ ہوگا
 اور اگر کیا نہیں سی کچھ دانت میں باقی رہا اور سکویا تہہ سی نکال کر کہا یا تو روزہ ٹوٹ جائیگا
 پر کفارہ واجب ہوگا اور اگر زبان کی لوگ سی نکال کر کہا یا پس اگر وچنی کی برابر ہی تو قضا واجب
 ہوگا اور اگر چنی سی بہت کم سی تو نہ ٹوٹی گا اور اگر دانہ تل کا سیاہ بوت نکل گیا تو روزہ فاسد ہوگا
 اور اگر منہ میں رکھے کر حیا یا تو فاسد نہ ہوگا اور فی منہ بہ اگر منہ میں آئی پہر او سکود قصد نکل گیا تو روزہ
 فاسد ہوگا اور اگر تھوڑی سی منہ میں آئی اور بغیر قصد کی اندر گئی روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر منہ بہرین
 قصد کی اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف کی فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد کی اور اگر تھوڑی سی قصد نکل
 جاوی تو نزدیک محمد کی فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف کی اور مکروہ ہی روزہ میں جہنیا یا
 جہانا کسی چیز کا بغیر عذر کی اور لڑکی کی لٹی کہا نا چبا کر دنیا ضرور تکیہ صورتیں جائیزی اور
 کلی لڑنی اور ناک میں پانی ڈالنا بی ضرورت اور بیل کرنا اور ترکہری بدن پر لیٹنا دفع
 گرمی کیواسطی مکروہ تنزیہی ہی نزدیک امام اعظم کی اسواسطی کہ یہ امور بی صبر پر ولالت
 کرتی ہیں اور نزدیک ابی یوسف کی مکروہ تحریمی ہی مسئلہ روزہ دار اگر رات کو نایاک ہوا اور
 اوس حالت نایاکی میں صبح کی روزہ اوسکا نہ ٹوٹے گا لیکن مستحب یہی کہ صبح بکلی کی لگی
 غسل کری مسئلہ علما متفق ہیں اس بات پر کہ روزہ میں جہو نہ کھنی یا غیبت کیسے کرے
 یا کسیکو برا کہنی سی روزہ فاسد نہیں ہوتا پر سخت مکروہ ہی اور نزدیک ابو زریعی رحمہ اللہ کی روزہ
 اوسکا فاسد ہوتا ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہی کہ جس نے ترک کیا جہو نہ بولنا
 اور گناہ کا کام پس حق تعالیٰ محتاج اوسکی روزہ کا نہیں یعنی روزہ اوسکا مقبول نہیں مسئلہ
 اگر کوئی شخص کہا نا کہا نا بیا وطی کر رہا تھا او سو وقت فجر ہو گئی پس فجر نہونی ہی اوسنی کہا نا
 منہ سی ڈال دیا اور ذکر جماع کرنی سی پہنچ لیا اسی صورت میں نزدیک جہو نہی روزہ اوسکا صحیح ہوگا
 اور نزدیک مالک کی طل ہوگا مسئلہ جس مریض کو روزہ رہنی میں مرض پہنچی کا وڑھو
 اوسکو افطار کرنا جائیزی اور سافر کہ جبکی تقسیم اوپر گزری چکی انکو بھی جائیز پس اگر سافر کہ

روز و ضرر کنوا لایق بود و او سکیم بهتر می که روزی که اگر مسافر چهارمین جو یا روز و او سکیم
 بود و او سکیم افطار کرد یا بهتر می که اگر روز و قریب بلای پنجاهوی نوادس سال میں افطار کرد یا
 بی اگر سال میں روز و سکیم که تو کنه کار و جو که اگر درین چهارون و مسافرون فی افطار کسبی تھی اگر
 اوس مرض اور سفر کی حال میں و مگر فی وقتضا او پیر واجب بودی در اگر یا چنگی جو چنگی تھی
 مسافر مقیم میرنگی بعد مگر فی وقتضی دن مرض سی اچھی ہوئی اور مسافر فی شیم ہوئی چنگی تھی
 اتنی بدوئی روزی او پیر واجب بودی اگر چیا و نه دن فی قضا نه کنی تو ادنی دلی پر واجب
 سی که ادنی تہائی مال سی ہر روز دلی عوض ایک سکیم کا کہا نامہ و فطر کی اندزی پر دیوی
 لیکن یہ صدقہ دینا دلی پر اور سو وقت واجب ہوگا کہ مریض اور مسافر مری وقت بعد فطر
 کو کہ مری ہوں اور بدوئی تھی کی دلی پر واجب ہوگا یا ان اگر دلی اپنی طرف سی جان
 کری تو درست مسئلہ قضا و شاکا اگر چای ایک سخت اداری اور اگر چای شرف
 رکھی اگر سال ہرین قضا کیا اور دوسرا رمضان گیا تو پہلی اوس و مری رمضان کی روزی
 اداری بعد او پہلے رمضان کی روز قضا کری در ہر دوین چہ صدقہ و سب واجب ہوگا مسئلہ جو نہایت
 روزہ رکھی سی جزئی وہ افطار کری اور ہر روز کی عوض صدقہ فطر کی برابر کہا نادوی ہر
 طاقت روزی اگر چائی قضا او پیر واجب ہوگا مسئلہ حاملہ یا دو یا انیوالی عورت اگر
 اپنی جان اپنی کچی جان پر خوف کری تو افطار کر لی پھر قضا کری اسپر صدقہ واجب ہوگا
 فضل و مری نقل و زیکی ایامین نقل و زہر مری کر فی سی واجب ہو جائے
 مگر جن لوہین روزہ رہنیا مری اون لوہین شریع کر فی سی ہی واجب نہیں ہو سکا
 و یعنی عید الفطر اور عید الفصحی اور ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں کو منع
 سی اور نقل روزہ بغیر غد کی تو روزہ درست نہیں اور غد کی ساتھ درست ہی اور حیثیت ہر
 غد ہی اوسین افطار کر لوی بعد اوسکی قضا کری مسئلہ اگر رمضان کی دو لوہین سی سی
 دین لکابل غریبا کا فرستان ہو یا مسافر شیم ہو یا شیم الی پاک ہوئی یا بیمار کی شریعی
 پائی پس دن سب واجب کہ حقد روزن یا فی ہی اوسین کہا ناہینا موقوف کرن لری
 اور نو مسلم فی کہا ناہینا موقوف کیا یا کیا دو وزن مریں اون دو وزن پر قضا واجب

ہونگا مگر مسافر اور مایوس اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ علی الفطر اور عید الفطر کی دو دن اور ایام
 تشریق کی دو نوٹین روزہ رکھنا مرام ہی دن دو نہیں روزہ شروع کرنی تھی جب واجب نہیں ہو سکتا
 لیکن اگر کسی نے نذر کیا کہ میں روزہ دو نہیں روزہ رکھوں گا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکھنی کا تو دونوں
 صورتیں ادا دن دو نوٹین اظہار کر لی اور اگر روزہ رکھنا تو گناہ گار ہوگا لاکھ نذر اور کسی ذمی ہی
 سا اظہار ہو جائیگا اور قضا اور سپر نہ اور کیا حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص رمضان کی بعد شوال میں
 چھ روزہ کی ایک گناہ گویا کہ اسی تمام سال روزہ رکھا بعض علما نے کہا کہ شوال میں چھ روزہ کی ایک گناہ
 ملا کہ یہ بھی فتنہ یوں نکرے کہ عید کی صبح کو شروع کرے عید کی ساتویں کو تمام کرے بلکہ
 متفرق کرے اس لیے کہ شبابہ نصاریٰ سا ہتھ پڑی اور اسی مشابہت کی سبب علما نے ملائی
 کو مکروہ رکھا ہے اور فتویٰ یہ ہے کہ مکروہ نہیں اور غنیمہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں اکثر روزہ
 رکھتی تھی اور بعض حدیثوں میں اسی شعبان کی بعد روزہ رکھنا منع آیا ہے اس سبب سے کہ ایسا
 ہونکہ نا طاقی رمضان کی روزہ کو مانع ہو جائی مسئلہ ہر چاند میں تین روزہ رکھنا سنت ہی ہے غنیمہ
 صلی اللہ علیہ وسلم روزہ ایام میں کی کہی تیرہویں اور چودھویں اور پندرہویں کو رکھتی تھی
 اور کہی شروع چاند میں انتہی تین روزہ کی رکھتی تھی اور کہی آخر چاند میں اور تیرہویں
 کو ایک ایک روزہ آٹھویں جمعرات اور پیر اور جمعہ انکا اور کہی یہ اور جمعرات اور پیر کو رکھتی تھی اور کہی
 ایک چاند میں تھی اور انوار اور پیر کو اور دوسری چاند میں شکل امزیدہ اور جمعہ انکا اور کہی تھی
 عربی کی دن جو شخص روزہ رکھنا ہی اس کی اپنی اور کہی دوسری گناہ بخشی جاتی ہیں در اگر
 عاشورہ کی دن روزہ رکھنا تو پچھلی ایک سال کی گناہ بخشی جائی اور سخت ہے کہ عاشورہ کی
 ساتھ ایک دن اور ملاوی خواہ اوستی اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کی دن روزہ رکھنا
 نزدیک بعض عالم کی مکروہ ہے اور نزدیک بعضیہ اور محمد رحمانہ کی مکروہ نہیں مسئلہ روزہ
 وصال کا یعنی کسی دن پی در پی روزہ رکھنا بغیر افطار کی اور روزہ رکھنا تمام سال کا مکروہ
 ہے اور سبب یہ ہے طریق روزہ رکھنی میں طریق دو دو علیہ اسلام کا ہے کہ ایک دن روزہ رکھی اور
 ایک دن افطار کر لی کن اسطور پر رکھنا بھی اس شرط پر ہے کہ ہمیشہ رکھنے کی کیونکہ عبادت ہمیشہ
 کی بہتر ہوتی ہے مسئلہ عورت کو بغیر اذن خاوند کی اور غلام کو بدون حکم مالک کے روزہ

نفل نہ چاہی کہ فضائل تیسری اعتکاف کی بیاد میں اعتکاف کرنا کسی سجدہ میں عبادت کے
 اور کرم جامع مسجد میں بہترین اور اعتکاف واجب ہو جائے یا نذر کر فی سبب جان سے
 کیا کہ میں فی اتنی پر اتنی دونوں اعتکاف لازم کیا یا لون کہا کہ جسوقت یہ کام میرا ہو گیا تب
 میں اتنی دن اعتکاف کروں گا و دونوں صورتیں اعتکاف واجب ہو جائیگا لاکن پہلی صورت میں
 فی الحال ہوگا اور دوسری میں متعلق اور سجدہ میں ہر بنا اعتکاف کی نیت سے اسی کو مشروع میں
 اعتکاف کہتی ہیں اور اعتکاف کے بدترین اختلاف اقل حد تک ایک دن ہی نزدیک یا نام مستحکم
 اور ادبی دشمنی زیادہ ہی نزدیک ابی یوسف کی اور ایک ساعت نزدیک محمد کی اور شنائی خیر
 و شدید اعتکاف کرنا سنت مکررہ ہے اور جو اعتکاف واجب او میں روزہ رکھنا شرط ہے اور
 اس طرح نفل اعتکاف میں بھی شرط ہے ایک روایت میں اور جو ترک ہو جائے گی کہ ہر کی سجدہ میں
 اعتکاف کری مسئلہ مستحکم کو چاہیے کہ مسجد سی باہر نکلی اگر شب یا پانچواں یا جمعہ
 کی نماز کی وسطی اور جمعہ کی لینی اور سو وقت جاوی کہ حسین جمعہ اور اوسکی سنتین اور اہو سکین اور
 جمعہ مسجد میں نماز کی قدر ٹھہری زیادہ اوسکی اور بکری اگر دیر لگی تو اعتکاف فاسد ہوگا مسئلہ
 اگر مستحکم بدون عذر کی ایک ساعت مسجد سی نکلیگا اعتکاف اور سکا لوت جائیگا اور نزدیک
 صاحبین کی جب تک ادبی دشمنی زیادہ مسجد سی باہر نہ ٹھہرے گا فاسد نہ ہوگا اور کیا او پینا اور
 سونا او پینا اور زید ہجین بغیر حاضر کر لینی اسباب کی مستحکم کو جائز ہے اور غیر مستحکم کو نہیں
 مسئلہ مستحکم کو وطی اور جو چیز غیر اشہر لاوی طرف وطی کی مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہے
 اور وطی سی اعتکاف فاسد ہوتا ہے خواہ وطی ات کو کری خواہ بھول کر اور رساس اور بوسہ
 اعتکاف فاسد ہوتا ہے اگر انزال ہو وی اور بدون انزال کی نہیں ہوتا ہے مسئلہ اعتکاف
 میں بگل چپ رہنا کر وہی اور یہود و کلام کرنا اوسے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کری مثلاً کلام اللہ
 یا حدیث یاد و دیر یا کری مسئلہ اگر لینی اعتکاف کا نذر کیا پس اون دونوں را تو نکلی اعتکاف کرنا
 لازم ہوگا اور اس طرح اگر دوزخی نذر کیا تو نہ چاہی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کی
 صرف اس ایک ات کا لازم ہوگا جو دونوں دن کی درمیان ہی اور اگر نذر کیا ایک مہینہ
 کی اعتکاف کا تو ایک سخت ایک مہینہ کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ یک سخت کا ذکر زبان سے کیا ہو

مسئلہ عیادت شروع کرنی سے لازم بیوٹا ہی مگر نزدیک امام مسجد کی نہیں ہوتا ہی

کتاب الحج

اسلام کی رکٹون میں سے ایک کنج ہی وروہ قرین عین ہو جائے جس وقت اس کی شریطین پائی جائیں اور جسے حج کو فرض کیا وہ کافر ہی اور اس کی شریطین ہو جو وہی چرپے ترک کیا وہ فاسق ہی لیکن جن کہ ان ملکوں میں اکثر شریطین بھی ہو جو نہیں اس لیے اس کی مسائل میں ساتھ میں مگر وہی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ساری عمر میں حج ایک مرتبہ واجب ہو گا نہ بار بار حاجت کی وقت اس کی مسائل سیکھنا ہو سکتا ہی واند علم وف مصنف رحمہ اللہ نے اگرچہ مسائل حج کی فکر نہیں کی پر یہ عاجز بطور ختم تدار کی کچھ بیان کر رہا ہی مسئلہ شریطین حج کی یہ ہیں کہ حج کرنا والا آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندھا اور ضامن نہ ہو اور سواری اور راہ کی خرچ پر قادر ہو اور اہل و عیال کی نفقہ پر آئی تاکہ وہی سکنا ہو اور راہ میں ان شریطین ہوئی اکثر لوگ اس سے حج کر آتی ہوں کہ بعض وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہوں اور کا اعتبار نہیں اور عورت کی لیے اس کی شوہر یا محرم عاقل نیک بخت ساتھ ہو مسئلہ فرض حج کی تین ہیں ایک تو حرام ماند ہنا و ستر عرافات میں گھڑا ہونا اور تیسرے طواف الزمارہ کرنا کہ اس کو طواف الافاضہ اور طواف الزکرن ہی کہتی ہیں مسئلہ واجب حج کی پانچ ہیں ایک مرفعی میں دیکھو ہر نا و ستر اجسٹریز لکڑیاں مارنا تیسرے صفا مروجہ میں دوڑنا چوتھا بال منڈانا یا کتروانا یا پنجوان طواف البصر کرنا یعنی پہرے وقت طواف حضرت کا کرنا کہ اس کو طواف المودع بھی کہتی ہیں انکی سوا سنتیں اور مستحبات ہیں مسئلہ جانتو کہ احرام باندھنے کی بعد حرام ہی وطی کرنا اور چمکا اور لڑائی کرنا اور جو ٹہرے بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور گالی دینا اور شیش بکنا اور سکار دینا اور خشکی کا کرنا اور سرور ہڈی بال مثلاً اور سر اور زائری حطی شی دھونا اور ناخن اور مونچھیں کترنا اور روزہ پیتا اور کپڑی باندھنا اور سی ہوئی کپڑی پینا اور خوشبو لگانا نیز باقی فیصل میں بھی کتاب میں دیکھو جسکو حاجت

کتاب الزکوٰۃ

اسلام کی ارکان کی بعد یعنی نامہ روزہ حج و زکوٰۃ کی مسائل جانتی کی بعد حرام اور مکروہ اور بھی کی چیزوں کو دریافت کرنی اور ان سے بچنا یہ ہی اسلام میں ضروری ف کیونکہ بدوین جانی

ان کی امتداد کرنا اور شیشی شکل ہی پس اگر سبب ان کو بکریا یا گاو یا اونٹنی بھیجے گا تو اس کی مسلمانانہ من
 و شک نقصان آوے گا پس سی و سبب اس کتاب الفتویٰ کی پانچ فصلوں میں چہرین بیان کی گئیں
 پہلی کہ بانیکی پانچین مردار یعنی جو جانور کہ آپ سی مراد ہو اور زنی الالہ اور سور و دودہ جانور کہ
 ہندیسی کر کہ مراد ہو اور دودہ جانور کہ کھوت کی یا کسی ہندیسی مراد ہو اور جو جانور کہ اسکو کسی کا
 غیر کتابی فی فح کی یا کھا نا حرام ہی اور اس طرح جو جانور کہ اسکو کسی مسلمان یا کتابی فی فح
 کیا اور فقہاء اسمہ ترک کیا وہ بھی حرام ہی اور اگر بھول کی ترک کیا تو نزدیک باہم مالک کی حرم
 ہی اور نزدیک امام اعظم کی حلال مسئلہ جنگل سی بکری یا بیل جانور اور وہاں پر کھانی واسلے
 چار پائی اگر چہ آفتار اور لومڑی بھول و رہائی اور گدی اور چیر اور زین میں کسی سی فی فی جانور
 مانند چوہی اور نیول اور سوا کی جڑ سے زمین کی میں جسی تھوڑی وغیرہ اور جو جانور کہ اکثر نجاست
 کھانا ہی کھانا ان سبب حرام ہی اور جو کو کہ دانہ اور نجاست دونوں کھانا ہی وہ مکروہ ہی اور
 گوشت حلال ہی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی و روکی کہیتی کی کہ وہ فقط دانہ کھانا ہی حلال
 ہی اور گوشل و دوسری حیوانات جنگلی کہ درندہ و نین سی نہیں وہ حلال ہیں و دریا فی فی
 سی دیک امام اعظم کی سوائی چلی کی کوئی قسم کی جانور حلال نہیں اور چلی اگر دریا وغیرہ میں بہوں
 آفت کی مریانی رحمت ہو کر ہی تو وہ حرام ہی نزدیک امام اعظم کی اور چلی اور تیرہ سین فح شہر نہیں
 ایہو اسٹی کا فوٹی سکا کر ہوئی چلی ہی حلال ہی مسئلہ طعام اس قدر کہ با فرض ہی کہ جسین
 باقی رہی اور سقار کہ با نانہ جیمین نماز کہ ایہو کرڑہ سکی اور روزہ کہنی کی طاقت حاصل ہو چکے
 اور آوی پیٹ تک کھانا سنت ہی اور پیٹ بھر کھانا مباح ہی اور اگر جہاد میں طاقت ہو سکی نہت
 اور دینی علوم میں محنت کر سکی نہت سی پیٹ بھر کھانی تو بھی مستحب اور پیٹ بھر سی
 زیادہ کھانا حرام ہی مگر روزہ کہنی کی قصد یا بھان کی خاطر سی جائز ہی مسئلہ لاچار سی کی
 حال میں یعنی بھوٹ سی جب مرنیکا اندیشہ ہو اور اسوقت غذا حلال شلی تو مردار حلال
 ہوتا ہی اور جو چیز حرام ہی وہ بھی حلال ہوتی ہی بلکہ اسوقت فرض ہوتا ہی کھانا مردار وغیرہ
 کا نزدیک امام اعظم کی اور اگر نہ کھایا اور نہ گیا تو گناہ کا رہو گا لیکن پیٹ بھر نہ کھانی جان
 بچا نیکی انداز کھانی نزدیک بی حنیفہ کی اور امام شافعی اور احمد کی ایک قول میں ہی یہ ہے

حکم ہی اور نزدیک امام مالک کی بہت بہر کی کہاوی اور سی حالت میں اگر غیر کی مال جان کہنی سے
 قدر کہاوی اور او کی قیمت و اگر کسی قیمت ہو تو جائز ہی لیکن اگر کسی قیمت یا کسی قیمت کی مال ہی
 نکھایا اور مر گیا تو قرابے یا بناو گیا کہ گناہ کا رہو گا مسئلہ مرض میں نہ کہا فی جائز ہی نہ جو سب
 اگر دوا نہ کہانی اور مر گیا گناہ کا رہو گا مسئلہ شتم شتم کی بیوی و طرح طرح کی غذا الطیف کہا جائی
 ہی لیکن اس میں چرچ حدیسی زیادہ کرنا اس بات ہی اور شتم مسئلہ سوئی اور چاندی کی کتن میں کہا
 اور پیمانہ اور عورت و دوا نکو حرام ہی مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہی جو حشر
 اور حرام نجانی و وہ کا فہمی اور او سکون بنانی ہیں کہ پانی انگور کا بدون جو شانی کی کہ بہ چوڑی
 بنن یہاں تک کہ وہ نشا لانی والا ہو اور کھٹا و سہن اٹھہ آوی اور وہ سہلہ کہ تر خریا یا کشش سی بناتی ہیں
 اور وہ طلا انگوری کہ انگوری یا نیچو جوش فیکر و تہانی سی کم خشک کر کی کہ بہ چوڑی بنن سکر ہونی
 اور کھٹ لانی تک بہ تینون و تینون جس میں لیکن نجاست کی خفیضہ ہی نہ غلیظہ اور دوسری بہ ہیز
 کہ حرم یا کشش کی پانی جو شکر بنانی ہیں یا شہد یا اخیر یا گیون یا جو یا چار و غیرہ سی تیار کر کی ہیں
 اور شلت انگوری کہ انگوری پانی کو جوش دینی کی بعد ایک تہائی باقی رہتی ہیں یہ بہ شہر امین
 ہی اون تینون کی مانند جس میں اور حرام نزدیک محمد کی کہ چہ ایک قطرہ ہی ہو دلیل اون کی
 یہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جو چیز نشاء لادی یا دنی سی او کی حرام ہی ایک قطرہ
 او کا اور جو چیز نشاء لانی والی ہی وہ شراب ہی یعنی مانند شراب کی ہی حرمت اور نجاست
 میں اور نزدیک امام عظیم کی جو چار شرابین پہلی ہی ہیں اون کی سوا یعنی شراب انگوری اور شراب خرماتر
 اور شراب کشش اور طلا انگوری کی سوا اور جو پہلی شرابین ہیں یہ بہ سب تو نجس ہیں نہ حرام ہاں
 جو نجس ہو و لعب اراد سی بیوی تو حرام ہی اور اگر طاقت کی قصد سی بیوی تو جائز ہی لیکن
 یہ قول امام عظیم کا متروک ہی اور فتویٰ امام محمد کی تو کہ یہ مسئلہ شراب سی سبب حکم فایہ
 او تہاں اور سبب نہیں پس جاسی کہ لسی علاج چار پانی کی ہی تلی جاوی اور نہ لڑ کو نکو دی جا
 اور نہ زخم کی مرہم میں تالی جاوی مسئلہ کہا نا کہا نے اور پانی پہنکی وقت سنت ہی کہ
 اول بسم اللہ ہی اور آخر اوسکی الحمد بعد در کہا نیکی قبل در کہا گر ہاتھ دہوی اور پانی تین ہٹ
 کر کی بیوی ہر بار اول میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد بعد کہی مسئلہ کہ ہڈی کا دودہ نشا کی سبب حرام

اور پیشانی کمال اللہ کا بھی حرام ہی مسئلہ کہ شہادۃ المسلمان یا کسی کتابی سے لے ہوئی تو حلال ہے
اور اگر کسی بت پرست سے ہوئی تو حرام مسئلہ یہ قبول کرنے کی لے غلام اور لونڈی اور اگر کچھ
بھی مستتر ہے وہ بھی مسئلہ کسی غلام کی کیا کہ یہ بڑے بڑے فدا فی دین سے بھی پسند و سکا کہنا
کفایت کرتا ہی مسئلہ اگر کسی عادل نے کہا کہ یہ چھپا پاک چھپا نا پاک ہی تو فسق و فحش کی دسکا قبول
کیا جائیگا اگر کسی فاجر نے یا جسکا حال معلوم نہیں اس سے بھی خبر دی جائیگی بجاست میں سے دور ترین
دل میں سے جو جھوٹ کی رائی غالب ہوئی اور ہی عمل کرنے سے اگر کچھ غلبہ ہو کہ یہ نہیں
والا اسباب یا نیکو گراوی اور ترم کرنے اور اگر کچھ غالب ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ نہ کرے اور ہی لیکن
وہ ہی کہ وضو کرے اور یہ ترم کرے ہی مسئلہ سو و اگر کسی غلام کی ضیافت قبول کرنے درست ہی
اور کثیر یافتہ ہی یا غلہ اور ہی لینا درست نہیں اور کسی مولیٰ کی اجازت بغیر مسئلہ ضیافت قبول
کرنے نظام امیر دین اور ناچنے والی اور گانی والی اور چلا چلا و دیوالی عورتوں کی اور قبول کرنا
ہریدہ و کاشع ہی اگر کہ مال و کاشع کا ہو ہی اور اگر حبان ہو ہی کہ اگر مال حلال ہی درست ہے
فصل دوسری لباس اور او سکی مانندگی پانین کپڑا ستر و کھنکی کی قمر اور گرمی و سردی
جو ہلاکی پہنچا نیوالی میں او سکی دفع کرنے کی قدر پہنا فرض ہی اور او سی زیادہ پہنا خد کی نعمت ظاہر
کرنی اور شکر اور انوار و زینت کی لے سخت اور سنت وہ ہی کہ لباس ان گشت غلچہ ہی اور
داس اور ازاد و بی پٹلی تک پہنچا و زینت تک ہی جائز ہی اور او سی زیادہ لنگنا حرام ہی و زینت
کی نیست شملہ بالشت بہر چوڑا سخت ہی اور اسراف و فرزد کہ بائیںکی نیست ہی زیادہ تنگ کرنا
پوشاک میں کہ وہ ہی یا حرام اور اگر یہ نیست نہ تو مباح ہی و زر و اور زعفرانی رنگ کی کپڑی
مردون کو حرام ہی نہ عورتوں کو اور ایک روایت میں ہی کہ مطلق سرخ رنگ مردون کو کہ وہ ہی کہ خط
درست نہ مانند سو سیکلہ در جو کہ اتانا اور بانا او کاد و لون و ترم چون عورتوں کو درست ہی
نہ مردون کو بلکہ چار او سکی کی برابر مانند حجاب کی و نکو ہی درست اور جو کہ کہ بانا او کاشع ہی اور
تاناسوت یا او کاشع ہو او سکے فقط لائی میں پہنا درست ہی اور جس کی کپڑا بانا سوت و تاناسوت ہی
وہ شرعی ہر حال میں نہ درست ہی اور زعفرانی کپڑا بچھونا اور کیکہ تانانا درست نہ ویک
امام اعظم کی اور زوید صاحبین کی نسخ ہی مسئلہ چاندی اور سونے کی زیور عورتوں کو نہ جائز ہی

اور مرد و نکو حرام ہی مگر انگوئی چاندی کی بی بی اور سونا اور کسی ننگینی کی چاروں طرف لگا ہوا۔
 درست ہی مسئلہ اور نوٹا ہوا و انت چاندی کی تار سی پاندہنا جائز ہی نہ سوئی تار سی اور سارین کے
 نزدیک سوئی تار سی ہی جائز ہی اور انگوئی لوی و پٹیل وغیرہ کی جائز نہیں مسئلہ بادشاہ اور قاضی
 کہ انگوئی مہر کی لٹی کہنی سنت کے اور و نکو نہ کہنی بہتری مسئلہ جن جن میں چاندی کی مسخ و غیرہ
 اور میں کہنا یا پینا اور چاندی کی مسخیں لگی ہوئی کسی پر پیننا جائز ہی بشرطیکہ چاندی کی جگہ سے
 منہ لگانی اور پیننی میں ایستادہ کری اور نزدیک لای فوسف کی مکرہ ہوئی اور امام محمد ہی و روایت ہے
 ایک میں نو بجائز ہی اور دوسرے میں منع مسئلہ لڑکی کو ریشمی کپڑا اور سونا پہنا حرام ہی اصل مسئلہ
 وطی اور جو چیز خوش دلائی اولی و طبعی ہی اوستی یا میں اپنی جو رو یا لونڈی کو چھٹی لای راہی یا حشر
 و نفاس میں وطی کرنی حرام ہی اور لواطت حرام قطعی ہی جو اور نکو حرام نجائی وہ کافری اور جانی
 عورت اور مرد کو شہوت دیکھنا حرام ہی و سہ طریقہ جنی عورت پر شہوت ہاتھ ڈالنا اور حرام
 کاری کی کوشش میں چلنا پہرنا ہی حرام ہی حدیث میں آیا ہی کہ انکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا کرنا
 اور پاؤں کا زنا کرنا اور چلنا اور زنا کا زنا بد بات کہنا ہی اور فحش ان سب کو تصدیق کرتی ہی اور چھٹا
 ہی مسئلہ غیری ستر کیطرت دیکھنا حرام ہی مگر طبعیت یا خطنہ کرنی الی یا ادائی یا حقنہ کرنی الی وغیرہ
 کو جائز ہی کہ ضرورت میں ضرورت کی قدر نظر کرین نہ زیادہ اور ایک مرد کو دوسری مرد کا بدن دیکھنا
 درست ہی ستر عورت کی سوا یعنی ناف سے اونٹان نہ دیکھی اور ایک عورت کو دوسری عورت کی ناف سے
 زانو تک ہی دیکھنا درست نہیں اور باقی بدن دیکھنا جائز ہی اور سہ طرح عورت کو غیری مرد کی ستر
 سوا باقی بدن کا دیکھنا درست ہی بدون شہوت کی اور شہوت کی حال میں ہرگز نہیں درست اور
 مرد کو اپنی عورت کا بدن دیکھنا بالکل درست نہیں جو عورت ضرور یکا مونکی وسطی یا ہر شکلی ہی و کا
 منہ اور دونوں ہاتھ دیکھنا درست ہے اگر شہوت نہ ہو اور اگر شہوت ہو تو درست نہیں قرآن مجید میں
 حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہوا ہی محمد سلمان مرد و نکو کہ عورتوں کی انگین بند کرین اور شرگاہ گاہ کرکین
 اور کہو سلمان عورتوں کو کہ مردوں کی انگین چپا دیں اور شرگاہ گاہ کرکین اور حدیث میں آیا
 کہ حبشی عورت کی طرف شہوت سی نظر کی قیامت کی دن پہلا ہو پیشہ اوستی انگوئیں ڈالا
 جائیگا اور اپنی عورت اور لونڈی کا سارا بدن دیکھنا درست ہی لیکن مستحب وہ ہی کہ شرگاہ نہ

دیکھیں دروازہ پہنچاؤ دیتی اور پوچھتی اور سوا ایک جتنی عورتیں محرمات میں سے ہیں انکی اور غنیہ کی لونڈی کی
سزا ورنہ اور پینٹی اور بازو دیکھنا اور انکو یا تہہ لگا نا درست اگر شہوت سی او سکواسن ہو اور سبب
اور پیہ اور ران دیکھنا درست نہیں اور غلام اپنی مالک کی حق میں مانند بانی کی ہی ہیں و سکومند
اور دونوں ہاتھ کی سوا باقی ہتھ نامالک دیکھنا درست نہیں اور چھٹی عورت کی طرف نکاح کی راہیسی
یا مول لینی کی وقت شہوت کی ساتھ ہی دیکھنا جائز ہی اور اگر عطر گواہ کو ہی گواہ ہوئی یا گواہی ہی
کی وقت اور عالم کو ہی انصاف کی وقت دیکھنا درست مسئلہ خوجی اور سختی کا حکم مرد کا ہی
و فی لی جہ طر عورت کو غیر مرد ہی پر وہ کرنا فرض ہی ایطرح انہوں سی ہی خوبہ ہتی ہیں کرنا
ہوئی کو اور اختہ ہتی ہیں جسکی جینی نکالی گئی او سکومستلہ حل ہتی کی خوف سی عزل کرنا بیخ
وطی کرنی میں انزال کی وقت نہی باہر ڈالنی منع ہی منکوہ سی بغیر از دن او کی اگر وہ جبر ہی اور اگر وہ
غیر کی لونڈی ہی تو او کی مالک ہی حکم بدون نہیں جائز اور اپنی لونڈی سی درست بغیر از دن
او کی مسئلہ اگر کسی بی باندی مول لی یا سینے او سکوسہ کیا یا نہی اث یا سی اور سبب ہاتھ
کی پس نہ وطی او سی درست ہی اور نہ بوسہ نہ مساس جب تنگ و سکی ملک میں آئی کی بسبب
حیض پورا ہو لوی اور اگر باندی نا بالغ ہی یا بڑھیا کہ حیض موقوف ہو گیا تو بعد ایک مہینہ کی
وطی جائز ہوگی مسئلہ اگر کسی ملک میں دو لونڈی ایسی ہوں کہ نکاح دونوں کا ایک ساتھ کرنا
شرع میں منع ہو مثلاً دونوں پس میں بن ہوں پس ہنسور تین اگر اون دونوں میں ہی ایک کی
ساتھ او سی و طی کی تو دوسری او سبب حرام ہو جتی جب تک او سی کی ہوئی گواہی
ملک سی الگ نہ کریگا یا کسی درسی نکاح نہ کریگا فصل چوتھی کسب اور تجارت کی بیاہیز
حدیث میں آیا ہی کہ تلاش کرنا ملال روزی کا فرض ہی بعد از فنون آف یعنی جو زرہ
کہ مقرر میں مانند ناز و نور اور سوا اونکی اول مرتبہ اونکا ہی بعد اونکی طلب کرنا کافی ملال کا
فرض ہی اور سبب سبوتی بہتر کسب کسب ہاتھ کا ہی او و علیہ اسلام رزہ اپنی ہاتھ سی ہنا
تھی اور کہاتی تھی اور بہتر کسب گیا ہی بیع مبرور ہی یعنی بیع کہ مٹا اور کرارت سی پاک
ف فتنہ میں تفصیل و سکی لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پیر تجارت پیر زراعت پیر ہاتھ کی
کسانی مسئلہ بیع اگر مال نہ ہو مانند مردار یا بھیا حرام کی بیع او کی طبل ہی اور اگر بیع مال جو

لیکن قابل قیمت کی نہ ہو مانند اس جانور کی کہ ہوا میں دریا ہی رہا ہو چلی کہ پانی کی مانند ہی اون کی
 بیج ہی بٹل ہی ف بان گرجا نور کو ہر ایک کی عادت جھوٹ کہ پوریا چلی ایسی چوٹی جھوٹ ہیں
 کہ ہاتھ ہی بڑھ سکتی ہوں اس صورت میں بیج اون کی جا ہوگی اور مانند شراب و رسو کی کہ بہ درون ان پر
 کفار کی نزدیک قیمت دار مال میں شراب کی خرید و بیچ کی قیمت نہیں ہیں بہ درون ان اگر نقد پر اون کی
 عوض چچی جاوین اون کی بیج ہی باطل ہوگی اور اگر مثلاً کپڑی یا کسی اور استیلا کی عوض چچی جاوین تو
 اس صورت میں ہی اون کی بیج باطل ہوگی اور استیلا کی پیم فاسد بیج کی چارستین میں نافذ ہو
 فاسد ہل حسین بیج اور دشمن و دونوں مال ہوں ورجی والا اور یعنی والد و دونوں ہی قتل ہوں حلال
 و دونوں اپنی واسطی خرید و فروخت کرتی ہوں یہی اور کی وکیل نامی ہوں اس کو بیج نافذ کہتی ہیں
 اور اگر کسی نے غنہ کی مال بدو ان جائز و سکی یہی نہ تو یہاں اس کا ولی ہی اور نہ وکیل اس کو بیج نافذ
 کہتی ہیں پس نہ بیج صحیح نہ ہوگی جب تک مال کا مالک فن نہ دیوے اور اگر باعتبار اصل کی پیم درست
 ہو اور باعتبار عارض کی تا درست تو اس کو بیج فاسد کہتی ہیں مثلاً ایک کپڑا یا شراب کی عوض چچی
 پس کپڑی کی بیج اصل میں تو درست ہی لاکن شراب کے عوض میں فاسد ہی کیونکہ شراب شرع
 میں مال مقنوم نہیں ہی و اگر مال مقنوم ہی پس مال کو بغیر مال کی ساتھ عوض کرنا درست نہیں اور
 اگر کسی نے یہی درست نہوا اس کو بیج باطل کہتی ہیں مانند بیج مروار یا شراب کی بیج باطل میں خریدار
 بیج کی مالک نہیں ہوتا ہی کس واسطی کہ وہ مال نہیں و فاسد میں مہیم قبض کر کے بعد مال ہوتا ہی
 لیکن بیج مکمل کرنا واجب و اگر فتنہ نکلیا تو واجب ہوگا پھر قیمت اون کی دینی نقد میں ہی مثلاً
 کسی نے شراب دیکر کپڑا یا پس کپڑا یعنی والی پر واجب ہی کہ کپڑی کی قیمت نقد و میں سی دیوی مسئلہ
 دودہ بغیر و ہونے کی جانور کی تھو نہیں بیج و البنا درست نہیں یہ بیج باطل ہی کیونکہ او میں جو دودہ
 ہونی میں شک ہی احتمال ہی کہ ہوا ہودہ نہ ہو مسئلہ جو بیج چچی والی ورمول یعنی والی میں
 جگر اور انی والی ہو وہ فاسد ہی مانند بیج پشم کی بھیڑ بکری کی پیٹ پر یا بیج کسی کر کے جھپٹ ہیز
 یا بیج ایک کر کپڑی تھان میں سی یا بیج کرنی مدت مجھول کی ساتھ مثلاً خریدار نے کہا کہ جہان نہ
 برید کا یا ہوا زور کی چلیکی اوس دن قیمت دو گنا ان صورت میں جگر ہونے کی وجہ یہی کہ مثلاً
 خریدار چاہتا ہی کہ مال بھیڑ بکری کی پیٹ سی ملا کی کات لیوی یا کڑی اچھی سی بچو کر کال لہری

یا اگر بہر گز اپنی پسند و موافق پہاڑ لیبی یا سینہ برستی اور تن بہاڑ پٹنی کی دن قیمت مال کی دیوی در
 بائع اس قبہ پر راشی نہیں جو تاہی اور او سکاشی ہو و ہا ہی صورت اسکی نزاع کی ہی پس مشتری کو
 لازمی ہے کہ شرط کی بیع فاسد کو منسوخ کرے اور اگر مشتری نے منسوخ کیا بلکہ بائع نے کڑی قیمت سے نکال دی
 اور گز بہر گز اتہان سے پہاڑ دیا یا مشتری نے مدت چھوڑ کر بیع فاسد کو منسوخ کیا یا بیع فاسد کو منسوخ کیا
 مسئلہ شرط فاسد سے بیع فاسد ہوتی ہے اور شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضای عقد کا نہ ہو یعنی جن شرطوں
 کو عقد چاہتا ہے وہ او نہیں سی ہو اور او نہیں فتنہ ہو بائع کو یا مشتری کو یا بیع کو اگر بیع صحیح فتنہ کا ہی
 و یعنی بیع فتنہ کو فتنہ سمجھتا ہو اور او ہی ایسا فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے وضع کر رہا ہو اور اگر
 بیع کو یہ لیاقت نہیں ہے تو اسکا فتنہ معتبر نہ ہو گا مسئلہ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ
 بائع اس شرط کا قبضہ کر دیوی پس یہ شرط صحیح ہے نہ نہیں اس لیے کہ یہ شرط مقتضای عقد کا ہی
 اور اگر بائع نے کثیر ایسا اس شرط پر کہ مشتری اس کو کسی اور ٹی یا شہی پس یہ شرط اگر مقتضای
 عقد کا نہیں ہے لیکن فاسد ہی نہیں اس لیے کہ اس میں کیا فتنہ نہیں اور اگر بائع نے کہو یا ایسا اس شرط
 کہ خریدار اس کو فرو بہ کرے اس میں کہو کہ فتنہ ہے لیکن کہو انسان نہیں ہے کہ فتنہ کو سمجھے اور مشتری تو
 فرو بہنے کی غذا طلب کرے پس یہ شرط ہی فاسد نہیں اس طرح کی شرط کرنے لغوی ہے اور صحیح اور اگر
 کسی نے مکان چاہا اس شرط پر کہ چنی کی بند ایک مہینہ تک او نہیں رہا کرے پس یہ شرط فاسد
 کیونکہ او نہیں بائع کو فتنہ ہے اور اگر کسی نے کثیر ایسا اس شرط پر مول لیا کہ بائع اس کو بیرون دیوی پر
 یہ شرط فاسد ہی کہ سوا سٹی کہ اس میں لینی والی کو فتنہ ہے اور اگر غلام چاہا اس شرط پر کہ گشتی والا اس کو
 لیکر آ کر دیوی پس یہ شرط فاسد ہی اس سبب کہ اس میں غلام کو منفعیت ہے پس شرط صحیح ہے و مشتری
 پہنچا واجب کیونکہ ایسی شرطوں سے بیع فاسد ہوتی ہے اور بیع باطل اور بیع فاسد کی مسائل
 زیادہ تفصیل فقہ کی اور کتب میں موجود ہیں مسئلہ سود و لینا حرام ہے بیع اور قرض و لونین
 اور گناہ کبیرہ ہے جو حلال و حرام کی منکر ہے و وہ کا فتنہ مسئلہ جان تو بیع و دو قسم ہے
 ایک بیع انفعی و سراج فتنہ بیع و دہی کہ نقد مال کو وعدہ و چنی اور بیع فتنہ لہو ہے کہ ہوا
 مال کو بہت کی عین چنی پہاڑ اگر دو چیزیں پائی جائیں ایک اتحاد عین و دوسرا اتحاد وقت و نزدیک
 امام غزالی کی دونوں قسمیں ہر دو کی حرام ہوتی ہیں یعنی ہر دو انیہ ہی اور یہو فتنہ ہی اور قدری

مراد ہی کیل یا وزن اور اگر ان دونوں چیزیں سے ایک مائی جانی یعنی صرف اتحاد جس مائی جانی
یا اتحاد قدر تو برابر ہو اور عدا کا حرام ہو گا نہ برابر یا مائی کا پس اگر گنہوں عین کی ہوگی یا جو انوش حرام
یا حتی عوض جی کی یا سونا عوض سو نیکی یا چاندی عوض چاندی یا لوہا عوض لوہی کی یا چا جادی تو
مفضل اور نشیہ دونوں اور نین حرام ہیں کیونکہ اتحاد جس اور اتحاد قدر دونوں چیزیں عین موجود
ہیں اور اگر گنہوں عوض جی کی یا سونا عوض چاندی یا لوہا عوض مائی کی یا چا جادی تو مفضل حلال
ہی اور یہ حرام کس واسطی کی گنہوں اور جی دونوں ایک طرح کی کیل جی جانی ہیں اور لوہا اور
مانا دونوں ایک صورت کی ترازو اور سو نیکی اور سونا اور چاندی ایک طرح کی ترازو اور سو نیکی جی
جانی ہیں پس ان تین قدر متحد ہی اور جنس مختلف اس کی مفضل حلال ہو اور نشیہ حرام اور اگر گنہی کی گنہی
کی پڑی کی عوض اور گنہوں گنہوں کی عوض یا جادی تو بھی مفضل حلال ہی اور نشیہ حرام کیونکہ یہاں
اتحاد جس موجود ہی اور قدر نہیں اور اگر اتحاد جس اور اتحاد قدر دونوں نہ پائیں جابین تو مفضل ہی
حلال ہی اور نشیہ ہی مثلاً گنہوں سو نیکی یا لوہی کی عوض جی تو مفضل اور نشیہ دونوں جائز ہیں اگر
کہ یہاں نہ اتحاد جس ہی اتحاد قدر کیونکہ گنہوں کی ہیں اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا اور
بدل یا لوہا سو نیکی بدل جی او میں بھی مفضل اور نشیہ دونوں جائز ہیں کیونکہ یہاں نہ اتحاد جس ہی
اور نہ اتحاد قدر کس واسطی کہ ترازو اور ربہ سو نیکی اور نین اور ترازو اور ربہ سو نیکی کی اور واسطی طرح اگر
گنہوں جو نیکی عوض جی او میں بھی مفضل اور نشیہ دونوں درست ہیں اس لیے کہ گنہوں کی کیل اور
اور جی کی کیل اور ترازو نزدیک شافعی کی کہانی کی چیز و نین اور سو نیکی چاندی میں برابر جاری ہو گا
راکی جس متحد ہو نیکی صورت میں اور لوہی اور مائی اور پتیل اور چونہ اور انکی مانند میں برابر جاری نہ ہو گا
امام مالک کے نزدیک کہانی کی چیزیں اگر لایت و خیر نیکی ہو نیکی تو او میں برابر جاری ہو گا اور
اگر ایسی نہ ہوگی تو ہو گا پس تازی میوہ اور ترکاری وغیرہ میں وہی نزدیک برا نہیں و مفضل
اسل جمال کی یوں ہی کہ حدیث شریف میں حکم ہی کہ سونا اور چاندی گنہوں جو کچھ رنگ
انکی جس کو جس کی عوض یعنی سونا عوض سو نیکی اور چاندی عوض چاندی اور گنہوں عوض
گنہوں اور جو عوض جو کی در کچھ عوض کچھ کی اور رنگ عوض رنگ کی برابر ہیں اور اسی مجلس میں
ہاتھوں ہاتھ میں دین کرین کہ مفضل اور نشیہ دونوں میں برابر ہیں اتحاد جس میں پس جب حدیث

میں ان چیزوں کا بار اذکرہ علیہ فی درجہ زون کو اپنے قیاس کیا لیکن ان چیزیں علت ہوا کی کیا
 زمین چٹان ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اورین قدر ساتھ جس کی علت ہوا کی ہی اور قدر ہی
 مراد زون یا کیل ہی پس سونا چاندی شرع میں دونوں زونی ہیں اور زمین زون علت ہی ہوا
 اور زون کی سوا چیزیں زونی ہیں مانند زانی کیل ہی اور غیر ان کی اورین ہی علت ہوا کی زمین
 ہی اور باقی گہون جو خاک و پتھر چاروں شرع میں کیلی ہیں کو عرف میں نہیں لیں اورین کیل
 ہوا کی علت ہی ہر چیز کی کیلی ہیں مانند چونہ وغیرہ کی اورین ہی علت ہوا کی کیلی ہی پس خلصہ
 قول امام غزالی کہ چیزیں خواہ زونی ہوں خواہ کیلی اورین ہی کی جس کی بدل فتنل اورینہ
 کی ساتھ چنانچہ ام ہی اور اگر جس مخالف ہوا و قدر ایک ہوا مانند گہون چٹانی کی و زمین حلال
 ہی اورینہ حرام اور اگر جس ایک ہو اور قدر نہ پایا جائی اورین ہی فتنل حلال ہی اورینہ حرام چنانچہ
 اگر ایک تہاں گزی دیگر دو تہاں گزی لیوی تو درست ہی اور امام شافعی کی نزدیک اورین
 چیزیں علت ہوا کی زمین اور قوت ہی پس مونی چاندی میں تو زمینت ہی اور باقی چاروں زمینت
 پس وئی نزدیک سونا سونہ کی عوض اور چاندی چاندی کی عوض برابر چنانچہ اور اوسی مجلس میں ہاتھوں
 ہاتھ لینا دینا درست فتنل اورینہ زمین نہیں درست اور گہون جو خرواک ان چاروں کا بھی
 یہی حکم ہی اور ان سوا چیزوں میں قوت ہی مانند میوی و ترکاری دراد ویا کی انکا بھی ہو
 حکم ہی مجلس کو جس کی عوض برابر چنانچہ اور اوسی مجلس میں ہاتھوں ہاتھ دینا لینا درست فتنل اور
 نسیہ اورین نہیں درست پس لہی و زانی اور تزل اور چنہ اور وئی مانند میں فتنل اورینہ دونوں
 جایز ہیں کیونکہ اورین نہ تو زمینت ہی اور نہ قوت اور امام مالک کی نزدیک ہی سونی چاندی
 میں علت ہوا کی زمینت ہی اور باقی چاروں زمینت مدخر ہی یہ چاروں لایق جمع کر رہی کی
 میں پس وئی نزدیک ان چاروں کو اور ان سوا چیزیں قوت مدخر ہی اور کو اتجا و جس میں فتنل اور
 نسیہ کی ساتھ چنانچہ ام ہی پس ترکاری و جو میوہ کہ لایق ذخیرہ ہی نہیں میں ان کی جس کو
 جس کی عوض فتنل اورینہ کی ساتھ چنانچہ وئی نزدیک حرام نہیں مسئلہ کہ گہون کا آٹا گہون کی
 عوض برابر کیل و زانہ خرمایہ وری کی عوض برابر کیل اور انکو و جس کی عوض برابر کیل چنانچہ
 امام غزالی کی نزدیک وری نزدیک نہیں چار اگر تازہ خرما اور انکو خرما جو کم ہو زمین مسئلہ

مال بزمین یعنی جن مال و زمین بوجہ کا اومین اچھی اور برکوبار بوجہ چاہی اور اگر اچھا مال
کم ہو اور برا اوی زیادہ تو اچھی کی ساتھ کوئی اور جس مال و دیوی مثلاً جو شخص سیدھا اچھا بوجہ کرے
دوسرے یعنی جانی تو اچھی کی ساتھ سیرا و وسعتی وغیرہ ملائی اچھی تاکستہ چھ ہو جاوی اور جس
میں یا کہ جس قرض کی سبب سے قرض دینی والیکو قرض یعنی وائلی طرف سے نفع پہنچی وہ قرض
حکم پر لگا کر ہستی پس قرض دینی والیکو چاہی کہ قرضدار کی غیاسفت و بردہ قبول نکرے یا جن قرض
میں و دینی درمیان کہانی اور دینی یعنی لی رسم سابق سے چلی آئی ہو تو مضائقہ نہیں اور قرضدار
کی دیوار کی سالی میں شہنا بھی مکر وہی اور راوی خوف سے روپیوں کی ہندوی کرنی مکر وہی
جس صورت میں ہنداون نہ دینا ہو اور اگر ہنداون یا جاوی اور صورت میں تو حرام ہی اور بیاج
مسئلہ جس طرح بیع فاسد و بیاج سے پرہیز کرنا واجب ہے اسی طرح اجارہ فاسد سے بھی پرہیز کرنا
واجب ہے پس کسی چیز پر اجارہ کیا جاتا ہی اگر وہ چیز جو کچھ تو اس کی جہالت تیس میں نزاع قائم
ہی اور اجارہ کو فاسد کرتی ہی مثلاً اگر کسی نے اجارہ کیا اسطو پر کہ آج کی دن کی ہوئی پس اس پر
روٹی ایک درہم سی پکا دو گنا یہ اجارہ فاسد ہوگا و سبب فساد وہ ہے کہ روٹی کو ایک گنا
عوض ایک درہم مقرر ہو لیکن وہ روٹیاں کتنی ہیں یہ معلوم نہیں پس اگر اوسنی سبب پکاوی
والی تہ پو انوالابی عند ایک درہم حوالہ کر گیا اور اگر مثلاً چوتھائی باقی رہی تو تہائی درہم دینا
یا کچھ ہی نقد کیا جب تک کام اور کما پورا نہ کر گیا اور یہ طلب کر گیا پورا درہم اس لیے کہ اسنی دن
مزدوری کی پس یہ جہالت معقود علیہ کی دالی کی دو نو میں نزاع اور فاسد کری کی اور کما
اجارہ اور شہ ط فاسد ہی اجارہ فاسد ہوتا ہی جس طرح اوس بیع فاسد ہوتی ہی مسئلہ اجرت
یعنی دالی کی ہاتھ سے جو چیز تیار کی جاوی اوس میں سے جس اسکی اجرت مقرر کرنی سی اجارہ
فاسد ہوتا ہی مثلاً کسی نے ایک من کیون پسنی والی کو دیا اس شرط پر کہ اوس زمین سے جو تہائی
اوسکی پیوالی من دیوی اور تیس سیر آنا آپ کیوی یا کتنا ہر اسوت جو لای کو دیا اس شرط پر کہ
تہائی کچھ اوسکی ستوائی میں دیوی یا ایک من کیون کہ دی پرلد و یا دلی ایجا نیکو اس شرط پر
کہ اوس میں سے جو تہائی غلہ ملی دینا دوالی کا دیوی اس طرح اجارہ فاسد ہی پس اس میں مزدور
جس طور پر مہری تھی وہ نہ ملے گی یا کہ مزدوری موافق دستور کی واجب ہوگی لیکن جو مقرر کیا

اوسى زيارت و نذرى جادوى مسئلہ چھٹی الی کو حرام ہے کہ کرنا منع کا وزن میں اور یعنی و الیکہ حرام
 کہ کرنا منع کا وزن میں جس تعالیٰ نے کہ کرنا لونی حق میں غلٹ فتنین فرمایا اور منع کی قیمت
 اور اگر نہیں اور جو فرض جلد دینی کا ہے اوسکی اور اگر نہیں اور مزدور کی مزدوری اور اگر نہیں میں بنائے
 تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالاربعو حق اور اگر نہیں میں یرکرنی ظلم ہے اور
 مزدور کو مزدوری اور دوی اوسکی پسینا خشک ہوئی قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض اور
 کرتی تھی جس قدر آب پانی فنی واجب ہوتا تھا اوسی زیادہ دیتی تھی مثلاً آدمی دس کی تکبیر
 ایک سو اور ایک سو کی تکبیر میں دوسو دیتی تھی اور فرماتی تھی کہ مقتدر تیرا حق ہے اور پشہ
 زیادتی ہماری طرف سے ہے پس ان لوگوں کے بعد ان کی اس طرح کا زیادہ دینا جائز ہے یہ ہوتا ہے
 بلکہ سب سے اور جو تکبیر اور فریاد اور جہو نہ تہنیوں سلال کس کو حرام کر دیتی ہیں اور پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار میں پیغمبر لہو کا دیکھا جب ہاتھ مبارک اوسکی اندر گیا تو پیغمبر نے
 پیچ کھینچ لیا پانی پس فرمایا کہ یہ کیا ہے باجی کہا کہ پانی سینہ کا اوس میں پہنچا تھا اپنی فرمایا کہ
 گھوٹو کو پیوستی اور پر کھون نہیں کیا توئی جو کوئی فریب ملوئی مسلمانوں کو وہ ہماری میں سے نہیں
 مسئلہ چھٹا مردی کرتی یعنی اسی حق سے درگزر کرنا چھٹی اور خبیثی اور فرض اور اگر نہیں اور
 فرض طلب کر نہیں مستحب ہے اور اگر یعنی و الیکہ پشیمان خبر دے اور سچ فی و الی اور کسی ظلم سے
 بچنے کے حق لقا چھٹی و الیکہ کنا ہون کو بخش دینا ہے مسئلہ چھٹا سچ مزاجہ اور سچ قویہ میں
 بدون وزن کی پہلی قیمت کہہ دینی واجب ہے سچ مزاجہ وہ ہے کہ پہلی خریدی مثلاً چارالی اسکا
 کی سا تہ چھی اور تولیہ وہ ہے کہ سابق قیمت کی ساتھ چھی اور اگر سچ پر قیمت کی ساتھ ناند
 مزدوری لے سوائی اور دھوائی کی خرچ ہو اہو اسکو بھی قیمت کی ساتھ دلا دے اور کہی کہ پشہ
 روپی میری اس استہا میں خرچ ہوئی اور لون گھی کہ اتنی روپی سے میں فی خرید کرنا تاکہ چھو
 ہوجا دے مسئلہ اگر ایک شخص نے مثلاً ایک کپڑا دس درم سے چھا اور مول یعنی والی نے ایک
 روپی لے کر کھینچ لی پھر دس بلے فی اوس کی پیری کو شہر لے کر پانچ درم سے مول لیا یا دس روپی
 ایک در کھینچی ساتھ دس درم سے خرید کرنا یہ سچ صحیح نہیں کسوا سکی کہ یہ حکم میں ہوا کی ہے مسئلہ
 منتقل کا چھٹا قبل فتنہ کرنا درست نہیں و مثلاً دس من کھون خریدی اور اب تک

او پیر قبضہ نہیں کیا پھر لوگوں کی ہاتھ پیر ڈالنا درست نہیں مسئلہ اگر مال کی خرید و کاریل
 سی اول یعنی کی شہر پر پھر مشتری کی بات سی موافق شہر کی کیل سی مال کیا بند ہوگی و نہری
 ہاتھ پیر کیل سی دینی کی شہر پر پیر کی خرید کر کو اون مول لگی ہوئی علی بن سی کہا نا یا کسی اور
 کی ہاتھ پیر دینا درست نہ ہو گا جب تک دوبارہ کیل نہ کرے گا پہلی خرید کی کیل نہ کرنا کفایت نہ کرے گا کیونکہ
 شاید دوبارہ کیل کر نہیں کہہ زیادہ کل کوئی پس وہ مال بائع کا ہی نہ اسکا مسئلہ بحث حرام ہی
 اور حرام ہی کہ کوئی شخص لا ریشیا بنی یعنی خریدنا منظور نہ ہو اور اپنی عین خرید طلبہ کی بیع
 کی قیمت پر ہادی تاکہ دوسرے خریدار فریب لےنا جاوے مسئلہ اگر ایک سلمان کو بی بی خرید کر گنا
 اور بی بی اسکا سین کر رہا ہی سی عورت کو نکاح کا پیغام دیا پس وہ بی بی نے بی بی پر یا اس
 عورت کو نکاح پر دو مکر و مکر وہی پیغام دینا جب تک پہلی والی کی معاملہ درست ہو وی یا مکر و مکر
 رہی مسئلہ شہر سی محل کی اگر کوئی شخص غلطہ کی شوگر و سی ملاقات کری اور تمام غلاموں کا
 مول لےوی اسکو تلفی جلب ہتی میں پس سطور خریدی میں اگر شہر والی پر ضرر ہووی تو منع
 ہی اور اگر اوکو ضرر نہیں ہی تو درست ہی مگر حصہ نہیں شہر کا رخ سودا گروشی چھیا و بگاڑ
 فریب ہو گا اور مکر و مکر مسئلہ شہر کی لوگ سودا گروں سی غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر میں قیمت گراں
 کر کی عین تو مکر وہی حال میں شہر کی اندر ہووی خطا اور بگئی مسئلہ جمعہ کی ول اذان کی
 وقت سی خرید و فروخت کرنا مکر وہی مسئلہ اگر دو بروی چھوٹی بیوی اور بیسیم چھوٹی عورت
 کہتی ہوں دو کو الگ الگ بیچنا مکر وہی اور سی اور اگر ایک اندو میں سی بیچنا ہوا اور دوسرا
 بیسوی میں سی بیچنا ہی بلکہ نزدیک قبض کی بیع جائز نہیں مسئلہ مردار کی جڑی سی بیچنا درست
 اور جس روغن کا بیچنا درست ہی نزدیک نام اعظم کی اور نزدیک امرا مانوی نہیں درست وہ
 آدمی کا گوہ اگر نہی وغیرہ کی ساتھ ملا ہوا ہووی تو بیچنا اسکا مکر وہی نزدیک نام اعظم
 کی اور اگر ملا ہوا ہی تو جائز ہی اور اگر بگاڑ بیچنا ہی درست ہی امام اعظم کی نزدیک اور اکثر امامو
 نزدیک ان چیزوں سی کسی چیز کی بیع درست نہیں و جڑی چیز کا بیچنا درست نہیں وی فائدہ
 اٹھانا ہی درست نہیں مسئلہ احکا میں بند کر لیا اور نہ بیچنا و آدمی اور جانورون کا مکر وہ
 ہی ایک شہر میں شہر کی لوگوں کو آدمی ضرر پہونچی اور نزدیک نام ابی یوسف کی جس جس کو بند

ساتھ ہی درود کلام او نکویا دالہی سی مانع نہ ہو بلکہ خواہش لاوی خدا کی محبت کی پس اگر کسی نے
 انکار کرنا چاہی ہو خواجہ عالیہ نشان بہاوالدین شہ بند قدس سرہ کہ حال تابعہ دینی سنت کی کہنی
 ہی اونی فرمایا کہ میں یہ کام کرتا ہوں کہ سنو اچھی کہ یہ بہت نہیں ہی اور نہ انکار کرتا ہوں اور
 ملا ہی اور مرزا میرا اور طہنورا اور قبول اور نقارہ اور وقت اور غیر ان سب حرام ہی بالاتفاق
 مگر طبل یعنی نقارہ غازیو کو نکایا دق بچا نکا طبلی خبر کی ایسی جائز ہی مسئلہ شعر کلام موزون ہی
 پس جو شعر کی مضامین خدا کی حمد و ترسیل کی منت اور مسائل دینیت پر اور جو نیک باتیں ہیں
 اوپر شامل ہوں پس ایسی شعر کہنی درست اور جو شعر کی مضامین برہنہ اور کھانا اور پرہیزنا
 دو وزن پر ہی لیکن جو شعر نیک ہی اور سین ہی کہ شوقیات ضائع کرنا کر وہ ہی مسئلہ رہا اور
 سمیعہ یہ دو وزن عبادت کی تو انکو باطل کرتی ہیں یعنی جو شخص عبادت کرتا ہی لوگوں کو دکھانی
 یا شائستگی ایسی خدا کی نزدیک خواب و سکا نہ ہو گا مسئلہ عقیبت یعنی یہ بھی سبکی برائی کہنی گوہ
 برائی اور سین ہی حرام ہی خواہ او کی دین ہی برائی ہی خواہ او کی صورت ہی خواہ او کی حسب
 کی یا انکی ستوا اور چین یا سین او سکیرا معلوم ہو او کی برائی ہی مگر ظالم کی عقیبت کرنے حرام
 نہیں ہی اور عقیبت جب ہوئی کہ ایک شخص کو معین کر کے بھی اور اگر ایک شہر کی ساری لوگوں کی
 عقیبت کرے گا تو عقیبت نہ ہو گی مسئلہ بھی کہانی یعنی ایک کی بات ہو نہ ہو پہچانی کہ جسین او کی
 در بیان سبب لا خوشی کی ہو وی ہنہ ہی حرام ہی مسئلہ گالی دینا دوسرے کو نہ با کسی یا نہ دیکھ
 یا ہاتھ وغیرہ کی اشارہ ہی یا ہندا دوسری پر اسطوری کہ حسین او کی ہی عزتی ہو حرام ہی
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانا کہ مسلمان کی مال اور بر روی حرمت اسکی جو کی حرمت کی یا پیغمبر
 اور عقیبت نہ لے کر فرمایا کہ ہی تعالیٰ ہی شکایت حرمت ہی لیکن مسلمان کی خون اور مال اور بر روی
 کی حرمت ہی زیادہ ہی مسئلہ جو ہنہ لو کہنا حرام ہی کر دوا دینی ہی در میان صلہ کر دانی یا
 ایسی ہی نہ ہی کرنی یا ظالم کی ظلم دفع کرینکی واسطی ایسی مقامہ عین جو ہنہ بولنا بہتر
 اگر حاجت ہو اور بدو کی حاجت کی مکر وہی مسئلہ سب جو ہنہ ہی برا زیادہ جو ہنہ کو ایسی
 دینی اور جو ہنہ قسم کہانی کہ جسین مسلمان مال ناحق ہلاک کری حق تعالیٰ ہی جو ہنہ کو ہر
 کی برابر شمار کیا اور فرمایا کہ یہ ہنہ کر و تم لبت پرستی ہی اور پرہیز کر و تم جو ہنہ بات ہی سب

بین سب سے زیادہ یعنی وہی مسلمان جو ہم سے شریک کر نیوالی مسئلہ رشوت و غیرہ الا اور رشوت کہانی والا
 دونوں میں سے جو بین کی غلامی کی ظلم دفع کر دینی رشوت دینی جائز ہی مسئلہ جو کہ
 قرآن کی خلاف ورزی میں جتنی نیکی کی ہو تو کما کر کما اور تلاش کرنا مال مسلمانوں کا اور کما
 برائی بیان کر دینی ہی حرام ہی مسئلہ پسین جب قصیدہ فساد ہو وی تو واجب ہے کہ شرع کی طرف
 رجوع کریں اور شرع جسطورہ پر حکم کری اگر یہ طبیعت کی خلاف ورزی ہو تو بھی واجب ہے کہ اس حکم
 کو جو بھی ہی قبول کریں کیونکہ شرع کی حکم کو رہا نہیں کفر ہی و راہ میں انکار شرع کا لازم آتا
 مسئلہ غزوہ و رخصت کرنا و اپنی نفس کو اور دوسری بہت کما اور غیر کو حقیر ماننا حرام ہی حق تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ اپنی جان و گھریالی کی ساتھ نہ بیست کرو بلکہ خدا جل جلالہ کو سکوایا کرتا ہی اور
 اعتبار خاتہ کا ہی اور خاتہ سلیم نہیں کہ کیا ہو گا حدیث میں آیا ہی حق تعالیٰ فی بعض لوگوں کو
 بہشتی لکھا ہی وہ تمام عمر کام و روزگار کرتی ہیں اور آخر میں تائب ہوئی ہیں اور کام بہشت کا کرتی ہیں
 اور بہشتی ہی ہیں لیکن لوگوں کو روزگار لکھا ہی وہ ساری عمر کام بہشت کا کرتی ہیں آخر میں تائب ہوئی ہیں لکھا عام
 آتا ہی اور عمل و روزگار کرتی ہیں و دوسری ہوئی ہیں شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ فی فرمایا
 بہشت ہر ایمہ و انانی رشد شہاب ہے۔ دلوں و زفر ہو و بر روی آب کی انکہ بر خوش خور دین
 میاں ہے دوم کہ بر غیر بد بین باطن مسئلہ ایک دوسری بہشت کا ذکر کرنا اور مال اور
 مزی کی زیادتی پر برائی کرتی حرام ہی کیونکہ عزت والا خدا کی نزدیک وہ شخص ہی جو براہی
 ہی مسئلہ شرط پر یا تختہ نزدیک و غیرہ یا تختہ و غیرہ کی ساتھ کہنا حرام ہی و اگر دوسری بہشت
 پر مال دینی یعنی کی شرط ہو تو وہ جو اور حرام طعمی اور کماہ کبیرہ ہی اور اس کی حرمت کی انکار
 کرنا الا کا فوری اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ و غیرہ لانا ہی حرام ہی مسئلہ جو جوئی حدیث
 مکر وہ ہی مسئلہ بالو کو پیند لگا کر لنگرنا حرام ہی خصوصاً جو کہ ناؤ کی بالوں سیڑی لگانا ہی
 مسئلہ اذان کہنی پر اور انابت و تعلیم قرآن و فقہ اور انکی سوال و جوابات پر زور ہی
 یعنی جائز نہیں نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک دوسری اماموں کی جائز ہی اور اس میں شیخ ہی
 اس بات پر ہی کہ تعلیم قرآن و غیرہ واجب دینی درست مسئلہ نوحہ کر لی اور کافی پر اور انکی
 سوال گناہ کی اور کما مونس اجرت یعنی اور زجا نوحہ کر دینی کی ساتھ بحث کر دینی اجرت یعنی

حرام ہی مسئلہ قاضیوں و مفتیوں اور عالموں اور غازیوں کو بیت المال سے روزینہ دینا صحیح
 موافق حاجت کی بدون شرط کی مسئلہ آزاد عورت کو بغیر محرم یا بغیر شوہر کی سفر کرنا درست
 نہیں اور باندی اور ام ولد کو درست اور خالی سکا نہیں بخیر عورت کی ساتھ بیٹنا خواہ وہ عورت
 آزاد ہو خواہ لونڈی حرام ہی مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق اونگی کر دینا
 حرام ہی پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے وقت اخیر کلام میں نازکی لینی اور غلام لونڈی کی ساتھ
 نیکی کرینے کی نئی وصیت فرمائی پس چاہی ہی کہ اپنی غلام لونڈی کو آپ کہاں سے سوکھلا دی اور
 جو آپ ہی سو پنا دی اور اس کی طاقت سے زیادہ کام میں حکم نگرے اور اگر کسی سخت کام
 میں حکم کرے چاہی ہی کہ آپ ہی اس کی شریک ہو وی مسئلہ جس غلام کا بھاگنی کا اندیشہ ہو
 اس کی پادشہن پڑی النی جائز ہی مسئلہ غلام کو مول کی خدمت سے بھاگنا حرام ہی مسئلہ
 داری کٹر و اگر ایک مشت سے کم کر لی حرام ہی اور داری عتہ ہی سفید بالوں کو و کھانا کو
 ہی اور داری چوڑی اور موچہ اور ناخن کٹر وانا اور نعل اور زیر ناف کی بال شانا ست
 مسئلہ مرد اور عورت کو ایک حمام میں داخل ہونا درست ہی اگر پردہ ہوا و راز رہی ہو
 مسئلہ نیک کام میں حکم کرنا اور بریکامو کو منع کرنا واجب ہی پس اگر مقہور کہتا ہو تو
 ہاتھ سے منع کری اور اگر ہاتھ سے نہ ہو سکی تو زبان سے اور اگر زبان سے نہ ہو سکی
 لیکن اگر نہیں کرتا ہی تو دل سے برا مانے اور صحبت اونگی ترک کری اور اگر عقد نہ ہو گیا تو اونگی
 و بال میں شریک ہو گا دنیا و آخرت میں مسئلہ دوست رکھنا خلکی تا بعد رو کو خدا کی واسطی
 اور فیض رکھنا خدا کی دشمنی کو خدا کی واسطی فرض ہی مسئلہ چہرہ کسی کی حسان کیا حسان
 کہ فیو کی کا حسان مانا اور او کی حسان کا بد لا دینا صحیح ہی یا واجب اور حسان کا انکار کرنا اور
 ناکری کر لی بڑا گناہ ہی پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے بیک شکر نہ کیا اس نے خدا کا شکر کیا
 مسئلہ علماء و صلی کی مجلس میں پیشیناہت ہی اگر میسر ہو اور اگر میسر نہ ہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر
 مسئلہ پیغمبر علیہ السلام پر دو پہچا بڑی کثرت سے تحب ہی اور خدا کی ذکر اور معنی کی ضرورت
 ہی مجلس خالی رہی مگر وہ ہی مسئلہ مرد و عورت بنانی عورتوں کی اور عورتوں کو صورت بنانی
 مردوں کی اور خواہ مرد و عورت اور عورت اور عورت بنانی کا فرون اور فاسقوں کی حرام ہی مسئلہ

ماکول المکر جانور کو بنیہ غرض کہ بانی کی قتل کرنا حرام ہی اور موزنی جانور کو قتل کرنا درست ہی مسئلہ
 مسلمان کا حق مسلمان پر جو چیزیں ہیں یا انکی عیادت کرنا یا ان میں جان بوجھنا دعوت قبول کرنا یا
 جنگ کرنا یا بیعت کرنا یا کچھ دینے کی تبت و بدو اور بدست چھو و غیر
 خیال میں خیر خواہی کرنا مسلمان پر یا کسی مسلمان کو کسی چیز کو دینا یا کسی چیز
 بخش کرنا یا کسی چیز کو کسی حق میں جس چیز کو ناپسند کرنا یا کسی حق میں مسئلہ
 اسلام کا جواب دینا واجب ہی مسئلہ جاننا یا تمیز کرنا یا تمیز کرنا کہ وہ کفر کرنا کہ وہ کفر
 کبیر و کبیرہ ہی اور او کی قریب کرنا یا عیادت باطلہ جیسی کہ عقاید فاضل غیر ہم کی
 حقوق بندہ کا ہلاک کرنا یا کسی ظلم کرنا یا مسلمان کو مال پر اور خون کرنا اور بیعت کرنا حق تھا
 حقوق اپنا بھجیگا اور حقوق بندہ کا نہ بھجیگا امام بغوی فی الشرح فی التفسیر ص ۱۰۱ وایت کی کہ
 رسول علیہ السلام فی فرمایا کہ قیامت کی دن عرش کی جانب سے پکارا گیا کہ اے محمد
 استحقاق حق تعالیٰ فی تم ساری مومن مردوں و مومن عورتوں کو بخش دینا تم ہی مسلمان
 حقوق ایک و میر کا بخشنا اور بدست میں اہل ہو حافظ فی فرمایا کہ مسلمان برائی ازار
 بہر خواہی کن کہ در شریعت یا غیر ازین گناہی نیست یا کسی کوئی گناہ برابر اس گناہ
 کی بہتین تیسرا حق و کرنا خاص خدای کی حقوق میں سے کسی بندگی بجا نہ لانی پس جتنی کیا کرے جو
 میں لانی میں و نیکو ایک ایک کر لی شمار کرنا یا توین شکر کرنا یا آپ کی نافرمانی کرنا کسی کو
 نا حق مارنا یا جو شہدہ قسم کہا یا جو تہہ کو یا کسی دینا اور دغاوند والی خود گمانہ کی تہمت کرنا یا توین
 کا مال کہا یا اور سو دیکھا یا اور دو تہہ کافرون کی لڑائی سے پہاگنا اور جا و کرنا اور باغی و لا و
 قتل کرنا یا بطرح کفار کرنا یا کو قتل کرنا یا کسی اور زندہ کرنا یا جنت و شہادت کی غرض سے حدیث
 میں آیا ہی کہ دس غیر مذکور کے ساتھ مذکور کرنا کہ کسی حق گناہ اور کجا بہت کم ہی ہے بہت سنی کہ
 مذکور کی ہمسایگی خود کی ساتھ اور جو ہی کرنا اور راہ کو شہادت کہ لڑائی کرنا ہی خدا اور
 رسول کی ساتھ اور امام عادل سے بغاوت کرنا اور حدیث میں آیا ہی کہ ہر ایک کہ کبیر و کبیر
 کہ کوئی شخص اپنی ما باپ کو کالی و یا کسی عرض کرنا صحابہ کی کہ ما باپ کو کوئی کیونکر کالی دیکھا
 فرمایا کہ جب و ستر کی ما باپ کو کالی دیکھا تو وہ اسکی ما باپ کو کالی دیکھا مسئلہ فاسق کی لعنت

کرنی حرام ہے حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ وسیع غضب ناک ہوتا ہے اور جو شخص کسی چیز سے کافرت
 مسئلہ اگر کسی نے کسی پر لعنت لپی جس پر لعنت ہے اگر وہ لایق لعنت ہے نہیں ہی تو وہ لعنت میں
 لعنت کرنے والی پرہیزگاری ہے حدیث میں آیا کہ منافق کی علامتیں چار ہیں پہلو ہٹا کر بولنا اور
 وعدہ خلاف کرنا اور امانت میں خیانت کرنا اور قول میں کھڑو دھا کرنا اور ہنگامہ میں وقت گالی دینا
 مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہر مکہ میں اگر کسی نے سنا کہ اگرچہ مکہ کی گلیاں ہیں
 اور جلا با جاویں تو اور نہ تو مانی مانا پائی ہے کہ اگرچہ حکم کرین چکا کہ جو رومی اپنی جو روم اور
 اولاد اور مال کو مسئلہ خاوند کا حق عورت پر اس قدر ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر
 خدا کی سوا اور کو سچی سجدہ کرنا جائز نہ ہوتا تو جو عورت کو میں حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کری اگر شوہر عورت
 کو حکم کری زبردستی بہت ہٹا کہ سیاہ بہاڑ میں اور سیاہ بہاڑ کی بیشتر سفید بہاڑ میں
 پہنچا پس عورت کو چاہیے کہ اس طرح کری مسئلہ حدیث میں آیا کہ تم میں سے کوئی آدمی بہتر ہے
 کہ اپنی بی بی سے ساتھ خوب ہو وی اور میں اپنی بی بی سے جنت میں جنت میں اور عورت
 بائیں پسلی سے پسلی کی راست ہونا ممکن نہیں پس وہ کسی کچی پر صبر کرنا چاہیے اور پسلی چٹا
 کرنی اور چاہیے کہ عورت کو دشمن نہ بنا رکھی اگر راضی نہ ہو تو طلاق دیوے مسئلہ کٹنا صغیرہ کو ہاتھ
 جاکر پیشہ کرنی سے کٹنا کبیرہ ہونا ہی اور جو قطعی صغیرہ کٹا ہی اور کٹنا صغیرہ ہی
 بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ فرمایا اللہ نے کہ بہت کاموں کو تم سب
 کرتی ہو اور انکو مال سے باریک اور سہل زیادہ جانتی ہو اور سب کو سنا ہو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت میں ہلاک کرنے والی چیز دو تھیں ایک جانی ہتی و شریعہ میں بائیں
 بہت ہیں تری امیری کشائیں اون باتوں سے پرہیز کفایت لیغیر زین و زینبین لگو
 گئی زیادہ اس سے اگر عیادت تری ہو عالموں کی طرف رجوع کرنا ہر گز نہ چاہیے

کتاب الاحسان والحق

بعد از ایک بحث کرمی جگہ اللہ تعالیٰ بیدار ہوئی مسائل جو مذکور ہوئے ایمان و اسلام
 اور شریعت کی صورت میں یعنی شریعت کی ظاہری حکام میں اور شریعت کی حقیقت اور
 ان کے قیود و حدود کی حد و شمار میں تلاش کرنی چاہیے اور یوں نکلا چاہیے کہ حقیقت شریعت

خداوند ہی بہت جاہلوں کی سی اور اس طور پر اپنا کفر ہی بلکہ ہی شریعت ہی اولیاء اللہ کے
خداوند نہیں اور رنگ پیدا کرتی ہی یعنی دل جب علاقہ جسمی اور علاقہ عقلی اور راسخہ کی سی
جتنی علاقہ تین سب سی پاک ہو جائی اور نفس کی برائیاں دور ہو جائیں مطلقہ ہو جائیں
اور زندگی بند کی من خواص پیدا ہو جائیں پس ہی شریعت و سکی حق میں مغز ہو جائی
ہی اور اسکی نماز کی ایک فریاد کہ در علاقہ ہم پہنچائی ہی یعنی دور گستا و سکی اور وہی
لکھ رکست سی بہتر ہوتی ہی اور ہی سال و سکی مہوم صیدی وغیرہ کا ہی ہوتا ہی اصول
علیہ السلام ہی فرمایا کہ اگر تم سب آدمی بیمار کی مانند ہونا چاہو گی راہ میں تیرے کرو
ایک سیرا اور سیر جو کی برابر ہو گا جو صحابہ کی خدا کی راہ میں دی ہیں یہ ہر ہی آدمی
قوت ایمان اور اخلاص کی سبب سی ہی اور سیر میری مدد علیہ وسلم کی باطنی نور کو دور ہو
یعنی ہی چاہی ہو نہ مینا اور راہی نور سی اپنی سستی کو چاہی ہی روشن کرنا یا ہر نیک اور
صحیح فرستے دریافت ہو جائی تو ان شریعت میں لی سستی کو فرمایا اور حدیث میں فرمایا
کہ تمام اولیاء اللہ کی وہی کہ اوں کی محبت سی خدا یاد آوری یعنی اوں کی محبت سے
محبت دنیا کی کم ہو جائی اور محبت خدا کی یاد ہو ہو لیکن جو آدمی سستی نہیں ہو جائی
ولی نہیں ہو جائی مولانا روم فرمایا محبت ایسا پل نہیں ہے کہ آدمی سستی نہ پائے اور
دست نہ آئے بلکہ شمع دل سے نور تیرے چہرے سے نکلتے ہیں نہ ہاں چہرے سے نہ پائے
میں اس نور نہ کہ روح عزیزان نجات پد احمد بقہ و سلام علی عبادہ الدین

حاجت

کلمات کثر اور بدعت کی بیاہن دستور القضاء میں خلاصہ سی نقل کیا کہ لکھ سکی میں اگر
کئی وجہ کفر کی ہوئی وہ ایک وجہ کفر کی نہ ہو تو قوی کفر نہ ہو سہی و نہ تیرے کہ کفر ہی اور کفر
اور کفر ہی اندر نہ ہاں کہ کفر ہی کا فر ہو جائی اور علی کرم اللہ وجہہ کو اہد و لون پر ضیاء و
ہی کا فر ہو گا کہ کفر ہی کا فر ہو گا کہ کفر ہی کا فر ہو جائی اور کفر ہی کا فر ہو جائی
کہ خدا کا جسم ہی اور کفر ہی کا فر ہو گا کہ کفر ہی کا فر ہو جائی اور کفر ہی کا فر ہو جائی
جہاں ہی کہ کفر ہی کا فر ہو گا کہ کفر ہی کا فر ہو جائی اور کفر ہی کا فر ہو جائی

کما ینکد بدون قصدی زبانی کل آدی توکا فرہوگا اگر اودو کیا کا فرہوگا ایک مدت راز
 کی بعدین بالفعل کا فرہو جانی گا اگر قطع حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہیں کا فرض کو فرض
 نہ جانی گا توکا فرہوگا اگر گوشت مردار کا پختہ ہی اور گہی کہ بہ گوشت مردار کا نہیں حلال
 گوشت ہی توکا فرہوگا اگر کافرب ہوگا اگر ایک مردنی دوسری کہی کہ تو ظلی ہی نہیں دریا
 اگر وہ کی کہ نہیں توکا فرہوگا لیکن محمد بن فضل کی نزدیک یہی کہ اگر قطعی گناہ میں سطور
 انکار کر گیا توکا فرہوگا نہیں تو نہیں اگر گہی کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو ہی میں اپنا حق اود
 توکا کا فرہوگا اگر گہی کہ خدا تیری مقابلہ میں کفایت نہیں کرتا ہی میں تیری ساتھ ہونکر
 کفایت کر سکتا توکا فرہوگا اگر کوئی ہی کہ آسمان پر سیر اخذ ہی اور زمین پر قوی کا فرہوگا
 اگر کسی کا مر جانی اور وہ گہی کہ خدا اسکا محتاج تھا کا فرہوگا اور اگر دوسرا کوئی گہی کہ خدا
 تجھ پر ظلم کیا پس شخص کا فرہوگا اگر کوئی کسی پر ظلم کری اور ظلم گم کہی کہ ای خدا تو اوسی مست
 قبول کر اگر تو قبول کرے گا تو میں نہ قبول کروں گا کا فرہوگا اگر کوئی گہی کہ میں خدا باور و ثواب
 سی پزار ہوں کا فرہوگا اگر کوئی بدون گواہ کی نکاح کری درہی کہ خدا اور رسول کو گواہ
 کیا میں یا گہی کہ فرشتہ تو گواہ کیا میں نی کا فرہوگا اور جمع النوازل میں کہا کہ اگر کہا کہ واپسی
 بایں فرشتہ تو گواہ کیا میں نی توکا فرہوگا اگر کسی جانورنی آواز کی پس کہا کہ مریض ہو گیا یا
 غلہ ہنگا ہو گیا یا کسی جانورنی آواز کی پس سفر ہی پیرا یعنی گہری نکلا تھا سفر کی قصد ہی
 جانا موقوف کیا اس شخص کی کھڑین اختلاف ہی اگر گہی کہ خدا جانتا ہی کہ میں عیشہ تجھ کو یا د کرتا
 ہوں اس میں جی نی کہا کہ کا فرہوگا اگر گہی کہ خدا جانتا ہی کہ تیری خوشی اور غمی میں ایسا
 ہوں کہ طرح اپنی خوشی اور غمی میں ہوں اس صورت میں ہی بعضی نی کہا کہ کا فرہوگا اور
 بعضی نی کہا کہ اگر اوس دیسی نیکی اور بد بین اپنی جان و زمان سی اس طرح حاضر رہتا ہی کہ
 جس طرح اپنی نیکی اور بد بین مستدر رہتا ہی توکا فرہوگا اگر گہی کہ قسم خدا اور تیری یا تو کی کا فرہوگا
 اگر گہی کہ روزی خدا کی طرف سے ہی لیکن بندی ہی دہنوئلینا جا ہی توکا فرہوگا اگر گہی کہ فلا نا
 اگر نہی ہوگا او سیر ایمان نہیں لاؤں گا یا گہی کہ اگر خدا مجھ نماز کا حکم کرے گا میں تو بھی نماز نہ پڑھوں گا
 یا گہی کہ اگر قبلہ او سطرف ہوگا تو نماز نہ پڑھوں گا کا فرہوگا اگر کسی ستمبری کی اہانت کی توکا فرہوگا

اگر کوئی کہی کہ آدم علیہ السلام کثیر البنتی تھی دوسرا کوئی کہی پس ہم ساری جو لایمیں کا فر ہوگا
 اگر کوئی کہی کہ آدم علیہ السلام اگر تینوں کہائی تو ہم سب بد بخت ہوئی گا فر ہوگا اگر کسی نے
 کہا کہ بی بی علیہ السلام ایسا کرتی تھی دوسرا کہی کہ یہ بی بی کوئی بی کا فر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناحن
 ترشہ ناستی دوسرا کہی اگر حبیہ بنت مکریمہ نہ تراشو گنگا کا فر ہوگا اور اگر کہی کہ سنت کیا
 کام آویگی کا فر ہوگا اگر کوئی امر معروف نہ رہا ہی دوسرا اسکی قول یہ دیکھی واپسی کہی کہ یہ کیا
 شور و غل مٹنی می یا کا فر ہوگا فتاویٰ سترچین لکھا ہی کہ قرین مانگنی والا اگر کہی کہ اگر وہ
 جہاں خدا ہی تو نہی اوسے میں اپنا قرض لی آونگا کا فر ہوگا اور اگر کہی کہ اگر وہ بی بی
 تو ہی لی آونگا کا فر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم خدا کا اس طرح ہی دوسرا کہی کہ میں خدا کی عظیم کو
 کیا جائیگا تینوں کا فر ہوگا اگر کوئی شخص فتویٰ دیکھ کر کہی کہ یہ کتاب ایک مکہ انامہ توئی
 فتویٰ لایا اگر شریعت کو شک بک جانکہ کیا تو کا فر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ تم شریعت کا ایسا
 دوسرے آدھ کو روکیا اور کہا کہ تو دیکھتا رہو شریعت کو کا فر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ فلائی
 کی سائبہ صلہ کر اوسنی کہا کہ ست کو سجدہ کر دینا لیکن اوسی صلہ نماز ہوگا کا فر ہوگا کیونکہ منظور
 اوسکا یہی کہ بت کو سجدہ کرئی سی ہی زیادہ بدی اوسکی سائبہ صلہ کرئی اگر کوئی شخص
 فاسق شقیق ہوئی کہی کہ اوسلانی سیر کرو اور اشارہ کرئی مناق کی مجلس کی طرف تو کا فر
 ہوگا اگر کسی شراب خور نے کہا کہ خوش رہی وہ آدمی کہ خوش رہتا ہمارے خوشی پر ابو بکر خان
 نے کہا کہ وہ کا فر ہوگا اگر کوئی عورت کہی کہ سنت و شریعت شوہر پر تو کا فر ہوگی اگر کسی نے
 کہا کہ جب تک حرام مجھ کوئی حلال کی کر دیکون پر زمین کا فر ہوگا اگر کوئی بیماری حالت
 میں کہی کہ اگر چاہی تو مجھ مسلمان مار جا ہی تو کا فر مار کا فر ہوگا فتاویٰ سترچین لکھا کہ اگر کسی
 نے کہا روزی مجھ کشادہ کرنا کہنا کہ مجھ کو مست کرالو نصرتی توقف کیا اوسکی نصرتین ظاہر وہ
 کہ کا فر ہوگا کہ سوطی کہ خایہ ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہی ایک فی اذان کہی اگر دوسرا کہی کہ توئی چہوہ
 کہا کا فر ہوگا اگر بی بی علیہ وسلم کا عیب کر گیا اور بوی مبارک کو حقارت سی امور کیا
 تو کا فر ہوگا اگر کوئی ظالم بادشاہ کو عادل کہی امام بنو منصور تا زیدی نے کہا کہ کا فر ہوگا اور
 امام ابو القاسم نے کہا کہ کا فر ہوگا اس لیے کہ البتہ کہی اوسنی عدل کیا ہوگا حماد و بر سر زمین

لکھا کہ اگر کوئی اعتقاد کرے کہ شریعہ وغیرہ جو بادشاہ کی خزانہ میں ہیں یہ سب بادشاہ کی ملک میں
 تو کافر ہوگا اور سراجی میں لکھا کہ اگر کوئی کہے کہ تو علم غیب کہ بتائی وہ کہی کہ ہاں تو کافر ہوگا اگر
 کوئی کہے کہ اگر خدا بغیر تیری فیکہ نہشت میں کیا اور تو بھی نہشت نظر نہیں اس کے بعد میں احکامات سے
 صحیح ہے کہ کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ میں مسلمان ہوں دوسرا کہی کہ تجھے اور تیری سبائی لست
 کافر ہوگا اور جامع الفتاویٰ میں لکھا کہ اگر وہ ہی کہ کافر ہوگا سراجی میں لکھا کہ اگر کسی نے کہا کہ
 اگر فرشتی اور پیغمبر کو ہی دیوں کہ تیری پائیں چاندی نہیں ہی تو بھی یقین کروں گا کافر ہوگا
 اگر ایک شخص نے دوسری کہا کہ اتنی کافر اور وہ کہی کہ اگر میں ایسا ہوتا تو تیری ساتھ ظلم نہ کرتا
 بعضی نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضی نے کہا ہوگا اگر کسی کہ کافر ہوگا بہتر ہی تیری ساتھ نہیں ہی کافر ہوگا
 کس واسطی کہ مراد اسکی کیا ہی دور رہنا اوسی اگر کوئی شخص کسی ہی کہ نماز پڑھ وہ کہی کہ اتنی بہت
 قوی نماز پڑھ کی کیا حاصل کیا یا یوں ہی کہ اتنی مدت نماز پڑھی کیا حاصل کیا میںی کافر ہوگا اگر کوئی کہ
 سی کہی کہ کیا کافر ہوگا تو وہ جواب دیو کہ تو اتنی نزدیک ہوگا فرجان لکھا کہ کافر ہوگا اگر کسی کہ
 میری نہیں ہے جو رت خدا سے یادہ بیاری کافر ہوگا لازم ہی تو نہ کرے میرا اس علم سے کافر پڑھ
 لیوے اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہی کہ مجھ کو مسلمان ہی پھر لانا کہ تیری نزدیک میں مسلمان ہر جا ہوں
 اگر مسلمان ہی کہ توقف کہ جب فلا نا عالم یا فلا نی قاضی کی میں غاری کہ وہ مجھ کو بتا دینے میں
 اور سوقت تو راوی کہ نزدیک مسلمان ہونا اسکی کفر میں اختلاف ہے صحیحہ وہ ہی کہ کافر ہوگا اور اگر کوئی غلط
 ہی توقف کہ فلا نی دن عظمیٰ کی مجلس میں تو مسلمان ہونا اسکو مستحق ہے یہ ہی کہ وہ عظم کافر
 ہوگا اگر کسی کہ مجھ کو خدا تعالیٰ نماز روزی جلد ہی دے گا وی کافر ہوگا اگر کسی کہ کتنی دن نماز پڑھ
 تا خدا سے نمازی تو دیکھی کافر ہوگا اگر کسی کہ کام عقلمند نہ کیا ہی وی اور کام کافر ہوگا ہی وی وی
 کام ایک تو کافر ہوگا اور اگر اس کام کا اشارہ کسی عالم معین کی طرف کرے گا تو کافر ہوگا دعا نامی میں
 یوں کہنا کہ ای اندھی حجت جی دروغ نہت کہ یہ یہ لفظ الفاظ کہ میں ہی اگر کوئی شخص کسی جو
 کہی کہ تو مرند ہو جا اسکو نہیں تو ای شوہر ہی جلد ہو دی گئی والا کافر ہوگا کفر پڑا ہوا خواہ اپنی خواہ غیر کی
 ہی کفر ہی صحیح وہ ہی کہ اگر کفر کو راجحانہ ہی لیکن چاہتا ہی کہ دشمن کیا کافر ہو جا وی اس جابی پر
 یہ چاہنی والا کافر ہوگا اگر کوئی شخص شراب پی کی مجلس میں بلند جگہ پر دعا عظمیٰ مانند ہو کہ نہ کسی کی

مائیں کری اور ساری اہل محکماتین باطنی نہیں بخوش ہو دین خود و سب کا فرمودہ لکھی اگر کوئی
 شخص زندہ کری و کہی کہ اگر زنا یا ظلم قتل ناحق حلال ہو تا تو کیا خوب ہو تا کہ فرمودہ اگر کوئی
 کری و کہی کہ شراب حلال ہو تی یا زور و جبری ہنسا کا فرین ہو تا کیا خوب ہو تا کہ فرمودہ اگر کوئی
 کہی کہ خدا بامنائی کہ یہ کلام میں فی زمین کیا اور حال یہ کہ اگر کسی کی یا ہی میں کسی کفر میں قول
 میں قول صحیح یہی کہ کا فر ہو گا اور امام حسنی سی منقول ہی کہ اگر قسم کہ بانی والا اعتقاد کہ بتای کہ
 اس کلام میں جو تہہ و لٹا کفر ہی اور صوفیوں نے کہ کا فر ہو گا اور اگر اعتقاد زمین کہ بتای تو ہو گا
 حسام الدین کا فتویٰ امام حسنی کی قول پر ہی امام طحاوی فی کہا کہ یومین ایمان سی خارج ہو گا
 مگر جب انکار کر گا اور جن چیز کا کہ حیر ایمان لانا و خوب ہی امام ناصر الدین فی کہا کہ جس چیز کو اختیار
 کری سی اختیار نہ ہو جائے گا اور جن چیز کی ظاہر ہوئی سی علم و دت کا تھا جائے گا اور جس چیز کی اختیار نہ کر
 سی مرتد ہو نہیں شک ہو وی اس امر کی ظاہر ہوئی سی مرتد کا حکم نہ چاہی کر نا کیونکہ امر لیس فی دین
 نہیں ہو تا شک کے سبب اور حال یہ ہی کہ اسلام غالب بتای مغلوب نہیں ہو تا مسلمان کو کا فر
 کہی کا فتویٰ جلدی بخائی مینا کیونکہ کفار کی کراوی سی کہ کفر کا کہا علمانی اور یہی حکم کفر کا
 نہیں فرمایا بلکہ زمانی کہ ایمان او کا قائم ہی تا مگر خانیین نیات سی قتل کیا کہ ابو حنیفہ فی کہا کہ
 جب تک کفر نہ اعتقاد نہ کر گا کا فر ہو گا تحیظ اور ذخیر عین کہہا ہی کہ مسلمان کا فر نہیں ہوتا مگر
 جس وقت کفر کا قصد کر گا کا فر ہو گا اضرات میں لفظ الاحساب فی راجع ہر کسی قتل کیا کہ اگر کسی فی
 کفر کفر کا قصد تھا لیکن اعتقاد کفر نہیں کہ بتای علمانی کہا کہ کا فر ہو گا کیونکہ کفر اعتقاد ہی علاقہ تھا
 اور او کو کفر اعتقاد نہیں اور بعضی فی کہا کہ کا فر ہو گا اگر کوئی قاتل کفر کا کہی اور جانتا نہیں کہ کفر کا
 ہی قتل علمانی کہا کہ کا فر ہو گا نہ جائی سبب اور بعضی فی کہا کہ کا فر ہو گا کیونکہ جہل غنہ نہیں تھی ہی کہ
 کہ جو بر و خاوند زمین سی ایک مرتد ہوئی ساتھ فی احوال کجائے ثروت جاتا، قاضی کی حکم پر موقوف ہوتا
 نہیں اگر کسی لشکر سونگے اندوئی ہی یا بندہ وکی مانی لباس پہنا یعنی علم کہا کہ کا فر ہو گا اور
 فی کہا ہو گا اور بعضی متاخرین فی کہا کہ ضروری سبب کا تو کا فر ہو گا اگر نہ باندہ اسسور میں تھا
 ابو حنیفہ کہی ہیں کہ اگر کفار کی ہاتھ سی خلاصی یا نیکی لپی باندہ ہو گا تو کا فر ہو گا اور اگر تجا کی ناپیدہ
 کیونکہ باندہ ہو گا تو کا فر ہو گا جب محسوس نہ کر کے زنجیر ہو دین یا ہو دیا اور ہو لی کہیں جو کرار

اوس وقت اگر کوئی مسلمان کہی کہ ان لوگوں نے کیا اچھی سیست کی ہے کہ فریبوگا جسے اللہ نازل فرمایا
 کہ اگر کوئی مسلمان نہ کرے خج اچھے غیر ہوں خواہ کبیر دین دوسرے شخص کہی کہ تو بیکر اور وہ کہی کہ کیا تو
 کیا ہی تو بیکر کوں کا فریبوگا اگر حرام مال سی صدقہ کیا اور تو اسے اسید کہی تو کا فریبوگا صدقہ لینے والا اگر
 جانتا ہی کہ صدقہ حرام مال کا ہی باوجود جانی کی اگر دعا کری اور صدقہ دینی والا ہیں تو
 دونوں کا فریبو دینگی کوئی فاسق شرابے بہاتھا اوس حالت میں اسکی قریابی اور دراپم و سپر
 بصدقہ نہی یا سبے اوسکو مبارک باد دی دینی ان دونوں کو نہیں وہ سب کا فریبو دینی عورت
 سی لواطت جلال سمجھنے سی کا فریبوگا اچھی عورت کی ساتھ جلال جانی سی کا فریبوگا شخص کے
 حالت میں دینی ان جانا کفری اور سترالی حال میں جلال جانی عورت سی خسروانی من نگہا ہی
 کہ ایک مرد اگر بلند جبکہ یہ بیٹہ جاوی اور لوگ نہی گئی راہ سی اوسی سائل بوجہین اور وہ بطریق
 نہی کی جواب دیو تو وہ کا فریبوگا کافر دینی علوہ کی ساتھ نہی کرنی کفری نہی کرنا لایا ہی
 بلندی نہی چاہی سی میں اگر کہی کہ یہی علم کی مجلس سی کیا کام یا کہی کہ جن باتوں کو علما نے
 اونکو کون کر سکتا ہی یا کہی کہ میں عالموں کی جلد کا مسکرمون کا فریبوگا اگر کہی کہ زحاک کا کیا کام
 اور کا کا فریبوگا اگر کہی کہ ان علما کو کون سبھی یہ تو کہتا ہیں میں یا یوں نہی کہ یہ تو کفر و
 فرب میں کا فریبوگا اگر ایک شخص کہی کہ چل سرعہ کطرف دوسرے کہی کہ پیادہ لی کا فریبوگا
 اور اگر کہی کہ چل قاضی کی پاس وہ کہی کہ پیادہ لی کا فریبوگا اگر کوئی کسی سی نہی کہ ناز جاعت
 کی ساتھ نہی وہ کہی کہ ان اصلہ نہی کا فریبوگا ف کیونکہ آیت قرآن کی سی کہ ان الصلوات
 تنہا ہی غیر الفحشاء والمکرہ سی سی میں اوسی سی سی کی سی مراد لیا اور سی کر
 قرآن کی آیت کی ساتھ کفر ہی اگر کوئی قرآنی آیت پیالی میں رتہ کر یا لیند کر کہی
 کا مسکدہا کا کا فریبوگا ویک میں جو کہی باقی رہ جانی اور سہ اگر کہی واللباقیات
 الصالحات کا فریبوگا اگر کوئی مسکدہ کہ کہ شرب پیو یا زنا کری تو کا فریبوگا اگر سہ ایت کہ حرام
 اسصورت میں کا فریبوگا اگر رمضان اور گہی کیا رنج سہر یا کا فریبوگا اگر کوئی کسی سی کہی کہ چل فلاں کو
 امر صرف کریں پس اگر جواب دیو کہ اوسنی سہر کیا کیا ہی کہ میں اوسکو امر صرف کریں کا فریبوگا کوئی مسکدہ
 اگر نہی کہ میرا نروینا میں دیکو کہ آخر میں نہی کا اگر وہ جواب دیو کہ دس شہر دوری خیر

مجلس سابع

اس جدول میں احوال مشہور ہوا کی ساری ساری کادور و رجات نماز کا اور محمد شریف صمدی کا
 لکھا گیا ہے اول اس کی مصلحتات معلوم کرنا یا یہی قدم سائنہ دینے کا ہوتا اور ایک مقدمہ سائنہ کا اور ایک
 مقدمہ یہ کہ کہ دو سمن کیا رہا بار لفظ اللہ کا کہہ سگین اور ایک لہری سائنہ پل کی ہوتی ہے اور ایک پل سائنہ زبرد
 اور ایک زبرد سائنہ فربہ کا اور زبرد بقدر و حرفت کی ہوتی ہے سیکہ کہیں ان روز و زہرہ بقدر ہوتا ہے
 کہ دو سمن ایک وقت کہہ سگین اور بعض وقت کہہ سگے ہیں اور بعض وقت کہہ سگے ہیں جب پل سنا
 خیر مقدم فی حسب افق وار خلافت دہلی لکھی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حلی سائنہ ہے

[illegible]

نظم نصیحت امیر و اشعار حبس و انبیا و اهل بیت

بسم الله الرحمن الرحیم

ابن صدیق ولسی مومنو الله کی باتیں تم سنو
ماؤں تم ام کی ام کو باز آو او کی بی بی سی
جو امر حق لاؤی بجا و تار ہی حق سی سدا
جو امر حق غافل رہی اور نبی سی شاغل رہ
دنیا کو فانی جان لو مری کو برحق نہان لو
یار و عزیز و دوست و دنیا میں ہرگز دست نہیں
اوم کہان ہوا کہان مریم کہان عیسی کہان
چلنا یہاں نہی لیکن آوی نہ کام امان نہ
ایک وزیر ایسا ہو گیا جو قبر میں تو سوی کا
چلنا وہاں تا چار ہی جس جانہ کوئی بار
میت کر پیر و ساز و رکاست لکھو مالک کا
دور او سکھریسی جہان میں چھوڑیں گنجی اگر دوزخ
سنگر گزیر گنجی جب پوچھیں تڑپا کی کون رب
روز قیامت آوی جب خلقت آوی قبر بوقی
نگی بدی تو لین بان غامبی کی پوسن بان
بہانی کو بہانی چھوڑ دی تھی لو مالی چھوڑ دے
پیدا گئی نہان باکو حب و یکم ہی او کی تابکو
اوم سی غامبی تھی غمسی کلین بان سب ہی
کوئی نکام آوی وہاں غم و غم لای مومن

اے کو حاضر تم گنوست بہو لو او سکھو لکھم
جسے کیا سب خلق کو ایک گن سی جو لاؤ گم
کرتاری وہ فرس او اجنت لای او سکھو لکھم
وہ دوزخ اسفل ہی جلتا ہند درو الم
یہ بات حق سی مان لو جانو اسی فرس
دل او کی الفت میں نہ دست بار و تم لایا جہم
بارون اور موسی کہان اس باکجا ہی کریم
چلنی کا دن و سچی گن و عیسی یوم زیاد و کم
شمر گنہ سی رو کا مولی رکبی دکان بہتیم
یا ماری یا مری یا خاک بی یا خون بہم
کر یا داندہ پیر گور کا جو بی وہاں سو ستیم
اولی پیرن سب مرد و زن مالی دلیں کریم
چارون طرفنی از غضب بہر خاک ہو جویم
قاضی تو ہوا میں نہ رب حاشی گری بہتیم
جب ست پو لین بان غامبی کی پوسن بان
خاوند لگانی چھوڑ دی تھی ایسی ہی کہل بان
سب یار ہون اب ایک سانی نہو چہا پنا
بولی وہاں ایک شئی احمدی صاحب شہ
یا مصطفیٰ مہوین شئی یا نبی مہوین انکریم

قصیده نصیحت شهید می مغفور کائنات میں حضرت سالت شاه اسماعیلی اند علمیه و سلم کی

| | | |
|--|--|--|
| <p>ایستادن از لبین بر سر عقل کل کا ہوا بہار آفرینش ایک روز اس کی سند کا شرف حاصل ہوا دم در بارید کم کو اس بخوبی یاد تہا راج الامین کو خوشی کا شمع بجلا چو کہ غرض حق دم میں ہوا کروں کیا منفک اس پر ہر ہر ہر کا وفات بخلا ہر جی بہر جان غرض حق کا لافزون تیرے قرآن مجزای مجاہد کا اور ہر تندی حاصل ہر مخلوق کا شامل نہ ملتا صفر کو نقش احد پر یہ علم حق کا تیری باوس سی ختم فکرت سنبل کیسا ترا دست عاقل کی سی کیسی کا لکے بہر نشان دلیلی جیغہ فضا کا اسی اندر ہی ہی رنگتے رنگل شکار کا عذو کو حشر تک نکال دینے کی سالک کا ننانوں ملک سر کر کسی ندین میں ہر کا پیشین کی مثل لٹو کر لٹو لٹو ہزاروں میر طواف اکاش سجود تیری طرف کا فرغ دے دی زبان ننگی کا لونی دم گذر کا کسی صبر میں مانگی طرہ میں نام اور دوا کا خد مو نہ چہر لبتا ہی شہید کر جس کا</p> | <p>نہو جوت کی جوت جہا نہیں تو ار کا جی پی کی کڑواش کی زم زم میں عرب میں شرافت ہوا جس وقت اس کی شہد روز اس کی صانع کو کھانا گیا جنت میں باگی سایہ دوس تھی کا روان تسمیم کو توڑا کہ قطر آب جی کو اکبر لکڑا ہی بن کئی ہر تھن ان جہد کا نہ کہ قدر کی شیرازہ جہاں ہی کئی ملا ہی ہر خضر و حکو اس کے نہر کا گند و حدت کی کثرت میں ہوا ذات بھی نام مبارک کا ہی ہر تھن کو خد میں لکھی کیا کثرت میں تیا ہی نہر کا کہی کا حال مست تر انعام ہی کا رہا کہہ میں تیری و زو کی ریخا یار کا تر جمی اش کری تیر مقنا کو حکم کر کا ہوا تجسا نہ ہو سکتا ہی سیر کی لکھی کا صفایاں تک نہ ہو گا اس تیغ نہر کا ہوئی ہی ہر عالی میری سحر کا کہی گرد و پیشوں میں دن انظار کا مدینہ کی میں کی گرد لایق ہو ملا شہد کا حق جس وقت قری طایر روح مقید کا زبان پیری جسد نام نامی کا</p> | <p>طلوع ربی جی جی جی جی جی جی نہ تھا نام و نشان جی جی جی جی عجم میں لڑو تیر دانی مقدر میں آیا نہ تھا خیر عالم خیر تھا اپنی برید کا دوس عالم میں جی جی جی جی جی بیان اس لکھ میں کی سیکہ جہد و رک کشادہ عقیدہ باطن میں کافی نام حق کا وہ جہد پاک گو محسن تہا راج مجہد کا اگر انجی لکھی جائی ادب الہی میں ہوا خواص اس رخ کبری میں جی جی جی بہر ساہری کو ایک حصا عاقبت ہوا تیری جہد ہی تم تہا میں جی جی جی جی کی جہد ہی جی جی جی جی جی تہا شاہ و محشر میں تین کی نیک بندہ نشانہ قادرا ندر قدر کا دست مبارک کا محلانی تیری اندکی قول ہو کہ کا تیری توفیق میری نایاب اس کی تیر کا ہوا عالم میں شہر میری شہر جی جی کہی جی جی جی جی جی جی جی حسد و خضر علی گوری عیش جی جی کتابی جی جی جی جی جی جی جی</p> |
|--|--|--|

رسالہ محبت نمان

تقصیف شاعر ہمدان میرزا

محمدی بیک غم نشین

ہمیشہ محمد و خدا کے کر
 بابائی شجر محمد لغت ضرور
 ایک مسئلہ پر ہا ہے درخشندہ
 بہن صغیر و کبیر کی دو امام
 کبریاں زاد و غوث الاعظم سی
 تو سن نظم کے تین تو چہرے
 جو تین جو کہ میر مرین سلیم
 تیری عقیدت کج سے باہر
 والدہ و ازہرن بی بی فخر
 ہو چکا سات عورت کا بیان
 تیری زوجہ کی خواہر و مادر
 خالا اوس زکی اور پوجی پوجی
 ساتویں بی تری لیسری زن
 دو کی اوسین بوسامی ہی
 جو دہنی رضاعی کی چوستے
 ہو چکی قسم تیسری آیات
 بہر فاطمہ محمد اکبر کے
 قطع ایسا کلام کرتا ہوں

لغت بعد او کی تصنیف کی کر
 بیلو کی چو چابی کر تو کلام
 یا بتا ہوں کروں تین اسم اوی
 اون کی برکت سی دفع ہو جاوی
 حجت حق شارب و اوس کے
 تین قسم اون کی مین کروں جوان
 کروں ان ظہار ایک ایک کا نام
 ابھی ایک قسم ہی مذکور
 و خیرابی اور باپ کے بشیر
 دوسری قسم کا کروں انہار
 دو فوج عورت سلیم بن بکیر
 کی و باعث سی ہی حرام نجی
 یہ بھی قسم جو چکی برادرین
 ایک و مین رضاعی ہی مادر
 پانچویں بہانجی رضاعی ہے
 فائدہ و کلیہ حلام کا اب
 ہی لکھا نظم مین اسی سنگے
 جو کوئی اسکو پڑے کی ہوشیار

کیونکہ تو ہے محمد سے مشہور
 تاکہ معتدل ہو وی خاص نام
 اون کا حضرت امین الدین ہی نام
 طفل نطفہ حسد ام سب جانی
 جبر نہال حلام کی تو اکوین
 ہو گئی سات سات حسابی
 بہن وہ کیس عورتین ظاہر
 اکہ بیان اول اوس کا بی منظور
 خالا اور بہانجی شہید جان
 سببی جان اور سکری نکرار
 بہانجی اوسکی اور تہی جان
 چاہی احمس لرم نام نجی
 تیسری قسم جو رضاعی ہی
 دوسری جاسو شہید ہی
 چہنی خالا پڑتی پتہی سات
 اکوین و یا جو سنا تھا مینی سب
 محمد پر یہ تمام کرتا ہوں
 اگر کی محک و غنا خیر سی

صحیحہ کلام

اغلاط کشفیہ

مع صلحہ

| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|